فتاویٰ

محمد عبدالغفور الوری

ناشر

جامعہ فیاض العلوم رائیونڈ پاکستان

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ——— فتاویٰ محمد عبدالغفور الوری

تالیف ——— شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالغفور الوری

ترتیب ——— صاحبزادہ قاری احمد سعید الوری

کل صفحات ——— 424

اشاعت اول ——— 2011ء 1432ھ

اشاعت دوم ——— 2014ء 1435ھ

تعداد ——— 1000/-

قیمت ——— 600 روپے 8 پاؤنڈ

ناشر ——— جامعہ فیاض العلوم رائیونڈ لاہور

برائے رابطہ

فون جامعہ فیاض العلوم رائیونڈ پاکستان

042-35390243, 0300-4857229, 0300-4256623

برائے رابطہ UK

17-Oxley Road Preston, Lancashire, (PR1-5QH) England

00 44 1772302283 - 078 11808452, 0777 2465864

Madni Book Shop, 40/A St. Pauls Road, Preston

00447979758236

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
20	مقدّمہ	1
23	مصنف کے حالات زندگی میں انوار العلوم ملتان کے سالانہ امتحان میں اوّل پوزیشن	2
33	اس فتاویٰ کی ابتداء غزالیِ زماں علامہ سیّد احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک عظیم فتویٰ سے	3
33	داستانِ فتویٰ کی تفصیل ضرور پڑھیئے	4
33	تنظیم المدارس کا مرکزی اجلاس	5
37	حضور غزالیِ زماں کا مصنف فتاویٰ ہذا پر خصوصی کرم	6
38 〃 〃	حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ کا اہم سوال اور حضرت غزالیٔ زماں رحمۃ اللہ علیہ کا محققانہ مدلّل جواب اور اصل سوال و جواب کی کتابت ملاحظہ ہو	7
44	ملاحظہ ہو آپ کے مدلّل جوابی خط کا عکس	8
48	ملاحظہ ہو وہ اصل خط جو آپ نے مصنّف فتاوٰی ہذا کو تحریر فرمایا	9
49	ملاحظہ ہو اُس خط کا عکس جو آپ نے مصنّف فتاوٰی ہذا کو تحریر فرمایا	10

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
11	ملاحظہ ہو وہ اصل خط جو دعائیہ کرم نامہ ہے	50
12	ملاحظہ ہو اُس خط کا عکس جو دعائیہ کرم نامہ ہے	51
13	ملاحظہ ہو آپ کا وہ اصل خط جو جامعہ کے معیارِ تعلیم وطلبہ سے متعلق ہے	52
14	ملاحظہ ہو آپ کے اس خط کا عکس جو جامعہ کے معیارِ تعلیم وطلبہ سے متعلق ہے	54
15	ملاحظہ ہو آپ کا وہ اصل خط جو جامعہ فیاض العلوم کو فوقانی مدارس میں شامل کرنے کیلیئے ناظمِ اعلیٰ تنظیم المدارس کو لکھا	55
16	ملاحظہ ہو عکس آپ کے اُس خط کا جو جامعہ فیاض العلوم کو فوقانی مدارس میں شامل کرنے کیلیئے ناظمِ اعلیٰ تنظیم المدارس کو لکھا	56
17	احسن المقال فی قصر الصلوٰۃ او عدمہ مع الاھل والعیال	57
18	معرکۂ حق و باطل اور شرعی فتویٰ	71
19	حقیقتِ حال	72
20	جہاد کے دو سبب ہیں	73
21	عراق کے مسلمانوں کی حمایت میں مشرق سے مغرب تک کے مسلمانوں	74

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	پر جہاد فرض ہے	74
22	یہود و نصاریٰ غیر مسلِم اللہ تعالیٰ اور مؤمنوں کے دشمن ہیں	77
23	مسلمانوں کو چھوڑ کر یہود و نصاریٰ، کافروں سے دوستی حرام اور انکارِ حکم خدا ہے	77
24	یہود و نصاریٰ سے دوستی و مدد حرام اور انکارِ حکمِ خدا ہے	78
25	یہود و نصاریٰ وغیرہ مشرکین سے مدد لینا یا مفید دوستی کی توقع پر دوستی کرنا ممنوع و حرام ہے	80
26	یہود و نصاریٰ، مشرکین سے دوستی کرنا ان کے کردار سے راضی ہونا ہے جو کفر ہے	81
27	یہود و نصاریٰ سے دوستی و مدد چاہنے والا مخالفِ حضرتِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہے	82
28	دوستی ہوتی ہی تب ہے جب رضا پائی جائے	83
29	یہود و نصاریٰ اور مشرکین سے دوستی اگر عزت کی غرض سے ہے تو عزت کا مالک اللہ ہے وہ یہود و نصاریٰ نہیں	86
30	غیر مسلموں کو راز دار اور دوست بنانا حرام اور اپنے آپ کو	

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
86	ہلاکت میں ڈالنا ہے	
87	مسلمانوں کا غیر مسلموں کو جاسوسی اور راز داری کا موقع دینا ممنوع ہے	31
89	ظالم کی طرف جھکاؤ ظالم ہی نہیں کافر و جہنمی بھی بنا سکتا ہے اور اس کی مدد لینا حرام و ممنوع ہے۔	32
92	اگر شیطانیت کے غلبہ سے بھول کر ظالم کے پاس بیٹھا تو یاد آنے یا دلانے کے بعد نہ بیٹھے	33
92	یہود و نصاریٰ کا جزیرۂ عرب میں داخل ہونا شرعاً منع ہے	34
93	غیر مسلم جزیرۂ عرب میں داخل ہو تو نکالنا واجب ہے اور اگر مر گیا اور دفن کر دیا گیا تو قبر کھود کر نکال باہر کیا جائے	35
95	غزوہ میں غیر مسلم سے مدد لینا ممنوع ہے اور مسلمانوں سے قتال کیلئے سخت حرام	36
97	مؤمن کو اپنے مؤمن بھائی کی مدد کے لئے بنیاد کی طرح مضبوط ہونا چاہئے	37
98	ہر فردِ مسلم و حکومتِ مسلم کی خیر خواہی مسلمان پر فرض ہے	38

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
99	ضروری ہے کہ مؤمن ایک دوسرے کا تعاون کریں	39
100	ظالم کا حامی اسلام سے خارج	40
100	ظالم کے دُعا گو کو خدا کی نافرمانی محبوب ہے	41
101	ظالم کے قریب جانے والا بھی ملعون!	42
102	کاذب وظالم حکّام کی تصدیق واعانت کرنے والے کے متعلق نبی کریم ﷺ کا فرمان ''نہ وہ میرا نہ میں اُس کا''	43
103	کاذب وظالم حکّام کی تصدیق واعانت نہ کرنے والے کے متعلق نبی کریم ﷺ کا فرمان ''وہ میرا، میں اُس کا''	44
104	جو اپنے ملک وملت، جان ومال کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ شہید ہے	45
105	مسلمان کو قتل کرنے کے لئے آنے والا قتل ہو گیا تو اس کا خون ضائع اور جس کو اس نے قتل کیا وہ شہید!	46
106	اللہ تعالیٰ کے نزدیک مؤمن کی جان مال کی حرمت کعبہ کی حرمت سے زیادہ ہے	47

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
48	مسلمان کا مسلمان کو قتل کرنا حرام اور قتل سے راضی ہونا کفر!	108
49	گمراہی و کفر کے جھنڈے کے زیرِ سایہ لڑنے والے کی موت کفر و گمراہی پر!	109
50	عراق و امریکہ جنگ سے متعلق ملکی و غیر ملکی مفکّرین کی آراء و اقوال	111
51	قائدِ اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ (سابق صدر جمعیت علماء پاکستان)	111
52	مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ (وفاقی وزیر بلدیات)	111
53	احمد اللہ خمینی	112
54	دنیا بھر کی اسلامی تحریکوں کے قائدین	112
55	قاضی حسین احمد (سابق امیر جماعت اسلامی و سینیٹر)	113
56	خان ولی خان (اے این پی)	114
57	نواب زادہ نصر اللہ	114
58	حافظ حسین احمد (سینیٹر)	114
59	پروفیسر ڈاکٹر شیخ محمد صیام (وائس چانسلر غزہ یونیورسٹی)	114
60	ڈاکٹر اسرار احمد	115

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
61	شہزادہ شاہ پور جان اور محمد سعید بٹ (رٹ دائر کنندگان پشاور ہائی کورٹ)	115
62	قاضی عبدالقدیر خاموش (سیکرٹری جنرل جمعیت علماء اہلحدیث پاکستان)	115
63	عرضِ مرتّب فتویٰ ہذا	116
64	سورت روحانی اعلامیہ اور فیورک تنظیم کے دستور پر ایک اہم فتویٰ	117
65	جھینگا کھانے کا حکم	178
66	حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل	180
67	مسجد حرام میں نماز باجماعت میں محاذاۃِ عورت سے نماز کے فاسد ہونے نہ ہونے کا بیان	181
68	آخری چہار شنبہ کی حقیقت	183
69	اجماع کا بیان	184
70	قیاس کا بیان	185
71	تقلید کا بیان	186
72	دوسرے امام کے مذہب پر فتویٰ	187
73	حائضہ عورت طواف زیارت کیئے بغیر وطن لوٹ آئے تو ؟	188

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
74	اذکار میں ذکرِ خفی افضل یا جلی	190
75	حالتِ روزہ میں ٹیکہ	192
76	مسئلہ اجتہاد	193
77	روزہ افطار کی دعاء قبل افطار پڑھی جائے یا بعد افطار	196
78	روزہ افطار کرنے کی دعاء	198
79	پانچ نمازیں	199
80	حرام چیزیں	200
81	نوافل کی جماعت کا مسئلہ	200
82	حدیث من زار قبری الحدیث	201
83	امام سے دورانِ قرأت کسی حرف کی کمی بیشی	203
84	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نمازِ جنازہ	204
85	سیاہ خضاب	207
86	قبر میں عذاب صرف روح کو یا روح اور جسم دونوں کو	209

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
210	احناف کے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ	87
211	رجم کے متعلق ثبوت	88
213	تعویذ گلے میں ڈالنا اور دم وغیرہ	89
216	نبی کریم ﷺ سے منقول دعائیہ کلمات طیّبات میں کمی بیشی	90
218	اولیاء اللہ کی موت	91
219	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام	92
220	حدیث صلوا خلف کل برو فاجر	93
222 〃 〃	مفقود الخبر کی بیوی دوسرے سے نکاح کرلے اور اس سے اس کے بچے بھی ہو جائیں پھر پہلا خاوند آجائے تو اب بیوی کس کو ملے گی اور بچے کس کو ؟	94
223	اگر کوئی اپنی بیوی کا دودھ پی لے ؟	95
224	دو سگی بہنوں کا نکاح دو سگے باپ بیٹے سے	96
225	الکحل ملی ہوئی دوائی کا استعمال	97

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
98	حرام اشیاء کا کاروبار کرنے والے کی ملازمت کرنا ٹھیک ہے یا نہیں	227
99	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام والا اور کوئی نہیں ہوا	230
100	ذکر امام مہدی رضی اللہ عنہ	231
101	فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنا	235
102	سلام پھیرنے کے بعد ذکر و دعاء	236
103	عمامہ باندھ کر نماز پڑھنا	237
104	خالہ کو طلاق دیکر اسکی عدت کے اندر بھانجی سے نکاح کرنا	239
105	فرض نماز میں بغیر قیام کے تکبیر تحریمہ کہنا ناجائز ہے	241
106	نماز میں کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہونا	242
107	جنت میں بیویوں کی تعداد	244
108	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا	245
109	حدیث: انا مدینۃ العلم وابوبکر اساسہا الحدیث	246
110	جہاد کا بیان	247

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
249	قرآن کے بوسیدہ اوراق	111
250	بہتر رنگ کا لباس	112
252	داڑھی کی مستحب مقدار	113
253	دورانِ خطبہ امام کا ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنا	114
253	اذان میں اللہ اکبر کی را پر کیا پڑھنا چاہیئے	115
256	زخم سے خون ادھر اُدھر نہ بہا ہو تو وضو کا مسئلہ	116
257	قرآن میں علماء حقانی کی قسم	117
258	حج بدل	118
259	مریضوں کا علاج صدقہ سے	119
260	مسجد میں نمازِ جنازہ	120
263	حیلۂ اسقاط	121
265	اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے ندا کر کے مدد چاہنا	122
266	مسجد میں اژدھام کی صورت میں نماز کا طریقہ	123

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
124	ایک مسجد میں دو دفعہ جماعت کے ساتھ عید نماز پڑھنا جائز ہے	267
125	روزہ افطار کرانے کا ثواب	270
126	دعاء مانگنے پر ثواب، نہ مانگنے پر غضبِ الٰہی	271
127	عورتوں کا نماز کیلئے مسجد میں آنا	272
128	حدیث من رأی منکم منکرًا الحدیث	275
129	یہود و نصاریٰ اور صابئین کا ایمان یا عدم ایمان کی صورت میں جنتی یا جہنمی ہونے کا بیان	276
130	میلاد کا ثبوت	279
131	جنت میں مریم و آسیہ کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نکاح	280
132	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیویوں، لونڈیوں اور اولاد کی تعداد	281
133	مہر نبوت	283
134	تیسرا اور چوتھا کلمہ	284
135	حدیث لولاک لما خلقت	285

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
287	مرد اور عورت کے استنجاء کا بیان	136
289	صحابہ کے دل میں منبر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب واحترام	137
291	مساجد کی فضیلت کا بیان	138
292	عشاء اور عصر کی چار سنتوں کا ثواب وثبوت	139
295	حشر ونشر قیامت اور غُرلاً کا معنی	140
298	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں مسجد نبوی میں محراب تھا یا نہیں	141
300	صلوٰۃ التسبیح	142
301	جمعہ کی دوسری اذان منبر کے قریب	143
302	حدیث رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر	144
303	جنت میں جنتیوں کی صفیں	145
304	فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں	146
306	امام کو نماز میں قرأت کتنی کرنی چاہیئے	147
307	حدیث من عرف نفسہ فقد عرف ربہ	148

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
149	تحویل قبلہ کی تاریخ ومقام اور سمت مدینہ طیبہ اور بیت المقدس	309
150	مغرب کا وقت	310
151	حضرت خوات بن جبیر کا واقعہ زمانۂ جاہلیت	312
152	تکبیر تحریمہ کی فضیلت	314
153	یزید پر لعنت اور عدم لعنت	315
154	حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا نامِ نامی یاد ہونا باعث جنت	316
155	انوار المصابیح لختم القرآن فی التراویح	317
156	فسخِ طلاق کے سلسلہ میں غیر مسلم حاکم کا فیصلہ ہرگز جائز نہیں	324
157	بے ہوش اور مخبوط الحواس کی طلاق ہرگز مؤثر نہیں	337
158	حاملہ عورت کی طلاق	339
159	حضرت اسماعیل علیہ السلام کے فدیہ کے دنبہ کے سر سینگ؟	341
160	روزہ توڑنے کا کفارہ اور دلیل کیا ہے؟	344
161	کوئی ایسی حدیث جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے دعا میں توسل پیش کیا ہو	348

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
351	معذور کا نماز باجماعت کرسی پر بیٹھ کر ادا کرنا	162
352	وضوء کرتے دوسروں کے چھینٹے کپڑوں پر پڑ جائیں تو نماز ہوگی یا نہیں؟	163
353	پانی کی قلت کی وجہ سے وضوء میں اعضاء پر پانی بہانا ضروری ہے یا نہیں؟	164
355	اذان کی آواز سنائی نہ دینا ترکِ جماعت کیلئے عذر ہے یا نہیں؟	165
355	نمازِ جماعت میں صف بندی کی ترتیب کہاں سے شروع ہوگی؟	166
356	امام نے نماز وسحری رمضان میں تاخیر سے کرائی اس کا وبال کس پر؟	167
357	حاملہ عورت کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت کب ہے؟	168
358	جسم کے اعضاء کی پیوند کاری اور خون لینا، دینا جائز ہے یا نہیں؟	169
360	سحری کے وقت میں سحری ختم کرلی پھر پانی پی لیا وقت باقی ہے روزہ ٹوٹا یا نہیں؟	170
360	تذکرہ غوثیہ کتاب کو کسی نے من گھڑت کہا اس سے استفادہ کرنا جائز یا ناجائز؟	171
362	دو عورتیں ایک لڑکا دو لڑکیوں اور ایک بہن میں تقسیم جائیداد	172
363	ایک شخص کا 50 یا 60 سال کی عمر میں دوسری شادی کرنا جائز یا ناجائز؟	173
366	ایک شادی کے بعد دوسری شادی کی کیا ضرورت؟	174

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
175	کیا زیادہ شادیاں کرنے کا ثبوت قرون اولیٰ میں پایا جاتا ہے؟	367
176	کیا بوڑھے آدمی کا جوان لڑکی سے شادی کرنا شریعت میں جائز ہے؟	369
177	اگر چھوٹی یا کنواری لڑکی سے شادی کو لوگ بُرا جانیں تو اس صورت میں نکاح جائز ہوگا؟	372
178	دوسری شادی کے لئے پہلی بیوی سے شرعاً اجازت لینا ضروری ہے یا نہیں؟	374
179	چھوٹی عمر والی لڑکی کی شادی والدین اگر اپنی رضامندی سے کرنا چاہیں تو شرعاً اس میں عمر کی قید ہے؟	375
180	لوگ کہتے ہیں 14,15 سال کی لڑکی ازدواجی زندگی کے قابل نہیں ہوتی کیا یہ درست ہے؟	377
181	شریعت محمدی میں شادی شدہ مرد افضل ہے یا غیر شادی شدہ؟	380
182	دوسری شادی کے بعد پہلی بیوی کا خاوند سے اور اولاد کا اپنے باپ سے قطع تعلق کرنا جائز ہے یا ناجائز؟	383
183	جعلی طلاق نامہ بناکر جبراً دستخط و انگوٹھا لگوانے پر حکم طلاق؟	386
184	طلاق کے دو نوٹس بھیج کر تیسرے نوٹس سے قبل رجوع ہوسکتا ہے یا نہیں؟	388
185	ایک لڑکی تین بھائی ایک بہن دو پوتے اور چار پوتیوں میں تقسیمِ ترکہ	389
186	طلاقِ ثلاثہ دینے کے بعد طالق اور مطلقہ آزاد ہیں؟	391

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
187	ڈاڑھی منڈوانے یا کتروانے والے کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟	392
188	طلاق نامہ پر گاؤں والوں نے زبردستی دستخط کرائے،حکمِ طلاق کیا ہے؟	394
189	سالی کو لے کر بھاگ جانے والا پھر بیوی کے پاس آنے والا اور ساتھ رہنے والے کا یہ فعل جائز ہے یا ناجائز؟	395
190	بیٹھے امام کے پیچھے کھڑے مقتدی کی اقتداء درست ہے یا نہیں؟	400
191	ایک بیوی ایک لڑکی اور ایک بھائی میں تقسیمِ وراثت	402
192	رائے ونڈ کی تبلیغی جماعت کی اصل حقیقت کیا ہے؟	403
193	باپ کے زندہ ہوتے ہوئے کیا اولاد وراثت کی حقدار ہے؟	404
194	بیک وقت تین طلاق، تین ہوں گی یا ایک؟	407
195	تین طلاقوں کو ایک شمار کرنے کی شرعی حیثیت؟	411
196	فرض واجب، سنت، حرام، مکروہ تحریمی وغیرہ کا ثبوت کس دلیل سے حضور ﷺ کے نام پر نام رکھنے پر بخشش اور حدیث	418
197	مسئلہ منبر یہ کیا ہے؟	421
198	بارگاہِ خُداوندی میں عاجزانہ دُعاء	423

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ مَنْ اَرَادَ بِہٖ الْخَیْرَ لِلتَّفَقُّہِ فِی الدِّیْنِ وَ ھَدٰی مَنْ شَآءَ اِلٰی سَبِیْلِ الْمُھْتَدِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ الَّذِیْ قَالَ "مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ" وَ عَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَ اَصْحَابِہٖ الطَّاھِرِیْنَ وَعَلٰی اَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۞

اَمَّا بَعْدُ

اس مختصر فتاویٰ میں اکثر ان سوالات کے جوابات ہیں جو میرے قیامِ برطانیہ کے دوران علماء و مشائخ عظام نے مجھ سے حاصل کیے اور جو سینکڑوں کی تعداد میں فتوے ملک و بیرون ملک پاکستان کے مرکزی دارالعلوم جامعہ مجددیہ فیاض العلوم رائیونڈ جس کا شمار وفاق اربعہ کے تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے فوقانی مدارس میں ہے کے دارالافتاء سے جاری ہوئے انکے علاوہ ہیں جو ان شآءاللہ عنقریب منظر عام پر آئیں گے۔

حضرات گرامی یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ حسب الحکم مشائخ عظام و علماء کرام ہر مسئلہ کو قرآن و حدیث اور فقہ و تفسیر اور آثار صحابہ و تابعین وائمۂ مجتہدین کے قول و عمل سے نہایت جامع اور مدلل آسان و سلیس زبان اردو میں پیش کیا گیا ہے۔ جس سے بالبداھت وصراحت حکمِ خدا (جل جلالہ) اور حکم حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) روزِ روشن سے کہیں زیادہ واضح ہو جائے۔

قارئین یہ بات پیشِ نظر رکھیں کہ قرآنی آیات کے تحت تفاسیر کے حوالہ جات میں یہ خاص لحاظ رکھا گیا ہے کہ آیت کے تحت کسی ایک یا دو تفسیروں کی عبارت نقل کر کے اُس مضمون کی عبارت جن جن زیر مطالعہ تفسیروں میں موجود تھی ان کے صفحات و جلد تحریر کر دی گئی اور بخوفِ طوالت سب کی عبارتیں نقل نہیں کی گئیں اسی طرح احادیث کو نقل کرنے میں طوالت کے پیشِ نظر ایک یا دو حدیثیں نقل کر کے جن جن کتبِ احادیث میں اس مضمون سے متعلق احادیث ہیں ان کے صفحات و جلدیں اکٹھے جمع کر دیئے ہیں تا کہ

جس کسی کے پاس جو کتاب حدیث موجود ہو اس میں دیکھ سکے اور یہی طریقہ کتبِ فقہ وفتاوٰی میں ملحوظ رکھا گیا ہے حتی الامکان پوری چھان بین کے ساتھ مدلل طور ہر مسئلہ کو واضح کیا گیا ہے۔ پھر بھی اگر صاحبِ نظر وفکر وژرف نگاہ دانشمند کہیں کوئی خامی یا کمی محسوس کریں تو بعد از تحقیق باحوالہ مطلع فرما کر ماجور ہوں۔ اِن شآءَاللہ تعالیٰ آئندہ ایڈیشن میں اسے صحیح کر کے شائع کر دیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اسے قبول فرمائے اور میرے اور میرے والدین کے لیے ذریعۂ نجات وتوشۂ آخرت وصدقۂ جاریہ بنائے آمین آمین! بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ
سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
بِرَحْمَتِكَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

مصنف کے مختصر

حالاتِ زندگی

ولادت

حصولِ علم

مدرسہ انوار العلوم ملتان کے سالانہ امتحان میں اول پوزیشن

تلامذہ

دار العلوم کا قیام

ملکی تحریکوں میں حصہ

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کانفرنس

مصنف کے مختصر حالات زندگی

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا الحاج محمد عبدالغفور الوری زید مجدہ ان بندگان خدا کے زمرہ میں شامل ہونے کی سعادت سے بہرہ ور ہیں جنھیں محض، کمانے، کھانے، پینے، اور پہننے کے لیے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ ان کی آفرینش کا ایک مقصد ہے اور وہ صرف اور صرف دین خدا و رسول کی شبانہ روز خدمت ہے۔

ولادت آپ 10 ستمبر 1938ء کو ریاست الور (بھارت) کے ایک گاؤں کھیڑا جاہر میں جناب امید علی خان بن محمد خان کے گھر میں پیدا ہوئے گاؤں کے ایک بزرگ امام وخطیب مولانا گلزار احمد صاحب نے آپ کا نام محمد عبدالغفور تجویز فرمایا۔ آپ زمیندار قوم میو راجپوت سے تعلق رکھتے ہیں اور بارہ گوت میں سے گوت سینگل میں شمار ہوتے ہیں

حصولِ علم ابتدائی تعلیم اپنے چچا نہال خان اور ماسٹر عبدالمجید آف گگڑ سے حاصل کی اور بعدازاں باقاعدہ تحصیل علوم کے لیے آپ نے شرقپور شریف، خانپور اور ملتان کا سفر کیا اور اہل سنت کے نامور علماء سے علم حاصل کیا اور صرف ۲۲ سال کی عمر میں جید عالم بن گئے

آپ کے اساتذہ میں مندرجہ ذیل اکابر امت قابل ذکر ہیں

مناظر اسلام علامہ قاضی عبدالسبحان صاحب کھلابٹی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت علامہ غزالئ زماں سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت علامہ سراج الفقہاء مولانا سراج احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ خان پور کٹورہ

مدرسہ انوار العلوم ملتان کے سالانہ امتحان میں اول پوزیشن

۱۹۵۹ء میں آپ نے گرامی قدر استاذ غزالئ زماں علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ سے انوار العلوم ملتان میں دورۂ حدیث پڑھا اور مدرسہ کے سالانہ امتحانات ۱۹۶۱ء میں اول پوزیشن حاصل کی۔

دیکھئے اخبار ''اِمروز'' بروزِ پیر 30 جنوری 1961ء ،۱۲شعبان ۱۳۸۰ھ،۱۸ماگھ سمت ۲۰۱۷ب

مدرسہ انوار العلوم کے امتحانات

ملتان ۲۹ جنوری۔کل مدرسہ انوارالعلوم کے سالانہ امتحانات ہوئے مولانا مفتی حامد علی کانپوری اور مفتی عبدالعزیز لاہوری نے امتحان لیا۔

عبدالغفور میواتی اول اور غلام یٰسین دوئم رہے۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد ۱۹۶۲ء میں پاکستان کی معروف دینی درسگاہ دارالمبلغین آستانہ عالیہ شرق پور شریف میں سلسلۂ تدریس شروع کیا۔ ۱۹۶۶ء میں حضرت علامہ مفتی محمد حسین صاحب نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شہرہ آفاق دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور میں بحثییت صدر مدرس آپ کو بلا لیا، ۱۹۶۷ء میں آپ مدرسہ غوثیہ رضویہ رحیم یار خان میں تشریف لے گئے اور ۱۹۶۸ء میں اپنے استاذ مکرم غزالئ

زماں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی قدس العزیز کے حسبُ الحکم مدرسہ انوار العلوم ملتان میں استاذ الحدیث کے منصب پر فائز ہو گئے۔

تلامذہ

اس دوران ملک کے مختلف علاقوں سے آنے والے طلبہ نے آپ سے تعلیم حاصل کی اور ملک میں دینی خدمات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ چند تلامذہ کے نام یہ ہیں

☆ خطیب پاکستان حضرت علامہ مولانا عبدالوحید ربانی رحمۃ اللہ علیہ ــــ ملتان
☆ مولانا حافظ محمد فاروق خان سعیدی صدر جماعت اہلسنت پنجاب وخطیب جامعہ انوار العلوم ملتان
☆ علامہ صاحبزادہ مفتی مزمل حسین شاہ ــــ مہتمم مدرسہ حسینیہ فیض العلوم سید پور لاہور
☆ علامہ صاحبزادہ خادم حسین شرقپوری ــــ مہتمم ریاض العلوم شاہدرہ لاہور
☆ مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی تصحیح کنندہ شرح مسلم وتفسیر تبیان القرآن سعیدی صاحب مظفر گڑھ
☆ قاری شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ ــــ خطیب بستی عبدالقادر قصور و ناظم نشر واشاعت جماعت اہلسنت سٹی قصور
☆ مولانا غلام رسول ــــ خطیب جامع مسجد غلہ منڈی فورٹ عباس (بہاولنگر)

☆ حافظ قاری محمد اختر علی نقشبندی سابق ناظم نشر و اشاعت جماعت اہلسنت کراچی	☆ صاحبزادہ حبیب اللہ فاروقی خطیب اعظم ریڈنگ۔ یوکے
☆ عبدالخالق صدیقی رحمۃ اللہ علیہ سابق خطیب باغبانپورہ لاہور	☆ علامہ منظور احمد رحمۃ اللہ علیہ سابق خطیب جامع مسجد سلطان باہو گوجرانوالہ
☆ مولانا سراج الحق رحمۃ اللہ علیہ سابق مہتمم مدرسہ رضویہ اہلسنت تلونڈی ضلع قصور	☆ حافظ قاری نذیر احمد کشمیری خطیب جامع مسجد کوبرج سٹوک آن ٹرنٹ یوکے
☆ مولانا اصغر علی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نئی بھینی ضلع شیخوپورہ	☆ مولانا حکیم محمد یونس خطیب کرتو نارنگ منڈی
☆ حافظ عبدالرحمٰن خطیب چک نمبر 9 فیصل آباد	☆ مولوی خلیل احمد لودھراں
☆ مولوی محمد حنیف منچن آباد	☆ مولوی محمد شفیع مظفر گڑھ
☆ مولوی محمد قاسم اویسی رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ شریف بہاولپور	☆ مولوی نذیر احمد اظہر ساہیوال
☆ مولوی محمد یونس ملتان	☆ مولوی غلام فرید قادری شجاع آباد
☆ مولوی رحیم بخش سعیدی لیاقت پور	☆ مولوی محمد بخش نظامی تونسہ شریف
☆ مولوی خان محمد ڈیرہ غازی خان	☆ مولوی سید الطاف حسین شاہ گیلانی ملتان
☆ مولوی غلام محمد نظامی مظفر گڑھ	☆ حافظ محمد حنیف منڈی چشتیاں
☆ مولوی شیخ غلام محمد تونسہ شریف	☆ مولوی خدا بخش سعیدی مظفر گڑھ
☆ حافظ قاری مولانا فیض احمد نقشبندی خطیب اعظم لاہور	☆ مولانا حافظ محمد انور خطیب اعظم پنگالی لاہور کینٹ

☆ مولانا سید ذاکر سجاد شاہ آستانہ عالیہ خانوہارنی شریف	☆ مولانا رضا محمد حویلی رامیانہ ضلع قصور
☆ مولانا سید محمد امین شاہ خطیب اعظم تنس پورہ لاہور	☆ قاری محمد اسلم شکوری خطیب و امام محکمہ اوقاف لاہور
☆ مولانا سید مراتب علی شاہ آستانہ عالیہ چمروپور شریف	☆ مولانا وسیم الدین پریسٹن یو کے
☆ مولانا عبدالستار مدرّس جامعہ زبیر گھنئیکے قصور	☆ مولانا محمد ایوب خطیب مسجد رضا رینڈل سٹریٹ بلیک برن آف انگلینڈ
☆ مولانا محمد عنایت اللہ مہتمم مدرسہ غوثیہ عابد العلوم مدکے ضلع قصور	☆ مولانا محبوب سرور الوری سعیدی مدرس و خطیب جامعہ مجددیہ فیاض العلوم رائے ونڈ لاہور
☆ مولانا حافظ و قاری احمد سعید الوری صدر المدرسین مرکز سلطان باہو بلیک برن انگلینڈ	☆ مولانا مشتاق احمد رحمۃ اللہ علیہ خطیب اعظم بھمبہ ضلع قصور
☆ مولانا حافظ محمود اقبال زاہد قادی ونڈ ضلع قصور	☆ مولانا محمد انور خطیب مسجد جامع گلزارِ مدینہ بھمبہ قصور
☆ مولانا حافظ آس محمد خطیب النصر ٹیکسٹائل ملز مانگا روڈ رائیونڈ	☆ مولوی قاری ممتاز احمد امام مسجد خیبر فیکٹری مانگا روڈ
☆ مولانا بشیر احمد عرف جگمال خطیب اعظم جودھو ڈھیر لاہور	☆ مولانا قاری لیاقت علی خطیب نگینہ مسجد رائے ونڈ
☆ پروفیسر ارشد علی میاں لاہور	☆ حکیم افتخار الحسن مانگا روڈ رائیونڈ
☆ مولوی اظہار الحق آکسفورڈ۔ یو۔ کے	☆ مولوی محمد عثمان مرحوم سابق خطیب فرّخ آباد لاہور
☆ مولوی حسن محمد خطیب میر محمد ستو کی قصور	☆ مولوی سردار احمد تھہ جٹّاں قصور
☆ مولوی محمد شریف خطیب شاہدرہ لاہور	☆ مولوی محمد اسرائیل خطیب بابلیانہ قصور

مولوی جمعہ خان بھچو کی قصور	مولوی رحمت علی بھچو کی قصور
مولوی نصیب علی مرحوم بلو کی قصور	مولوی ابوبکر ولد بنارس ریڈنگ یو۔ کے
مولانا موج خان سدھا اوتاڑ نزد چونیاں	مولانا فضل دین خطیب مسجد ہانڈو گجرّا لاہور
مولانا حافظ بشیر احمد راجہ جنگ	مولانا حافظ محمد ادریس لاہور
مولانا عبدالستار خطیب مسجد شیر ربانی تھہ روسہ قصور	صاحبزادہ مولانا سید فضلِ رحمٰن عرف عادل عاستانہ عالیہ نذیریہ بہاولپور
مولانا سید شوکت علی خطیب اعظم محالم کلاں قصور	مولانا محمد عارف خطیب پتو کی قصور

دارالعلوم کا قیام کئی سال کے تعلیمی و تدریسی تجربے کے بعد ۱۹۷۰ء میں آپ نے رائے ونڈ میں ایک وسیع پلاٹ خرید کر دارالعلوم فیاض العلوم کی بنیاد رکھی اور توکلا علی اللہ کام شروع کر دیا۔ یہ علاقہ خاص طور پر بد مذہبیت کی اشاعت کرنے والی تبلیغی جماعت کے نرغے میں آ چلا تھا، آپ کے یہاں تشریف لانے کے بعد تبلیغی جماعت کی تبلیغی دیوار منہدم ہوتی دکھائی دیتی ہے۔

اس وقت دارالعلوم میں مجموعی طور پر دوسو (۲۰۰) طلبہ ہیں جن کی ضروریات کا کفیل بفضلہٖ تعالیٰ دارالعلوم ہی ہے، چھ علماء و حفاظ مصروفِ تدریس ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے یہ دارالعلوم روز افزوں ترقی پر ہے۔

ملکی تحریکوں میں حصہ بے پناہ مشاغل کے باوجود آپ ملکی تحریکوں میں بھی حصہ لیتے آئے ہیں۔ تحریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۱۹۷۷ء کی تحریک نظامِ مصطفیٰ میں بھرپور کام کیا اور اس کی پاداش میں اپنے بعض تلامذہ سمیت آپ جیل بھی گئے اور ایک ماہ تک قصور جیل میں امامت و خطابت سے لوگوں کے دلوں کو نورِ اسلام سے منور فرماتے رہے۔

میلاد کانفرنس آپ طبعی طور پر انتھک واقع ہوئے ہیں اس وقت آپ بیک وقت مہتمم، مدرس، مفتی، شیخ الحدیث، مقرر شعلہ بیاں اور دارالعلوم کی تمام تر ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے ہیں مزید براں آپ ضلع لاہور حلقہ ۱۱۰ کے لیے جمعیت العلماء

پاکستان کے صدر بھی رہے ہیں اور آپ کے کارناموں میں سے بہت بڑا کارنامہ رائے ونڈ کی سرزمین پر 27-26-25 مارچ 1979ء میں کل پاکستان میلادِ مصطفیٰ کانفرنس جیسی بے مثال کانفرنس کا انعقاد ہے جس کی شہرت پوری دنیا میں اخبارات، جرائد اور پریس کے علاوہ بی بی سی (BBC) جیسے بین الاقوامی ادارے نے شرکاءِ کانفرنس کی تعداد پچاس لاکھ نشر کی۔ اس کانفرنس کی انتظامی کمیٹی کی مجلس استقبالیہ کے نامزد صدر آپ ہی تھے۔

تقریباً پچھلے دس سال سے حضرت شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد عبدالغفور الوری صاحب پرسیٹن برطانیہ میں دینی فرائض انجام دے رہے ہیں۔

فتاویٰ کی ابتداء

میں برکۃً اس فتاویٰ کی ابتداء سیدی وسندی واستاذی واستاذ العلماء
غزالیِ زماں رازیِ دوراں مُحَدِّثِ اعظم ہندو پاک امامِ اہلسنت

علامہ سیّد احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے ایک نہایت عظیم فتویٰ سے کررہا ہوں۔

(داستان)

جس کی داستان کچھ یوں ہے کہ

تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان کا

سالانہ اجلاس مؤرخہ 19-20 نومبر بروزِ پیر، منگل 1979ء

بمطابق 28-29 ذی الحجہ 1399ھ

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرونِ لوہاری گیٹ لاہور میں منعقد ہوا۔

اجلاس کی آخری نشست مؤرخہ 20 نومبر 1979ء بعد نمازِ عشاء
شروع ہوئی۔ حضرت غزالیِ زماں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چونکہ مرکزی تنظیم

المدارس (اہلسنت) پاکستان کے صدر تھے اور آپ نے اجلاس کی صدارت فرمانی تھی اس لئے آپ ملتان سے بذریعہ ٹرین لاہور پہنچے آپ کو اسٹیشن سے لایا گیا جب آپ جامعہ نظامیہ رضویہ تنظیم المدارس کے اجلاس میں پہنچے تو کیفیت یہ تھی کہ دو آدمیوں کے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھ کر اُن کے سہارے سے آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آئے۔ سانس پھولا ہوا تھا اور ہانپ رہے تھے۔ چونکہ آپ کو دل کا عارضہ تھا اور علیل بھی تھے۔ آپ کی تشریف آوری سے قبل اجلاس شروع ہو چکا تھا۔ پورے ملک کے اطراف واکناف سے چاروں صوبوں کے مرکزی مدارسِ اہلسنت کے نمائندے مہتممین و منتظمین، محدثین، مفسرین، فقہاءِ عصر، اَجِلّہ اکابر علماء کرام پوری گہما گہمی سے موجود تھے۔

آہ! وہ اجلاس کیا تھے ایک دیدنی تھی۔۔۔۔ ایک شان تھی۔۔۔!

المختصر یہ کہ جب اجلاس اختتام پذیر ہوا تو قبل از دُعاء علماءِ اجلّہ کے بھرے مجمع میں علمی گھرانے کے چشم و چراغ شب و روز فقہ و حدیث کے بحرِ بیکنار کے شناور معلوماتِ دینیہ کے مخزن کتب بینی و مطالعہ کے

دلدادہ اپنے وقت کے بلند پایہ محدّث ومفسر شارحِ بخاری علامہ سیّد محمود احمد صاحب رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ الحدیث ومہتمم مرکزی حزب الاحناف نزدِ داتا دربار لاہور اُٹھے اور حضرت غزالیِٔ زماں رازیِٔ دوراں علامہ شاہ سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ حضرت جب والد صاحب (قبلہ سیّد ابوالبرکات صاحب) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حیات تھے تو کوئی بھی اشکال درپیش ہوتا تو اُن سے حل کرا لیتے تھے اب تو اُن کے بعد آپ ہی ہیں۔ آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ ایک سوال کافی دن سے میرے ذہن میں گردش کر رہا ہے جس سے میں نہایت قلق واضطراب میں ہوں۔

سوال یہ ہے کہ حدیث شریف میں یَدًا بِیَدٍ کا حکم اشیاءِ سِتّہ مذکورہ فی الحدیث کو حاوی ہے پھر کیا وجہ؟ کہ ذہب وفضّہ کے علاوہ اشیاءِ اربعہ میں احناف کے نزدیک صحتِ بیع کے لئے مجلس میں تقابُضِ بدلین شَرط نہیں؟

حضرت غزالیِٔ زماں رازیِٔ دوراں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے باوجود علالت وتھکان کے اِس حدیث پر ایسے انداز واسلوب سے محققانہ

دلائل دیئے کہ اکابر واصاغر علماء محظوظ ہورہے تھے اور سب کے چہرے چمک دمک رہے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ مستحضر فی الذہن دلائل ومسائل مُجَسَّمَہ ہوکر آپ کے پیشِ نظر ہیں اور آپ انھیں دیکھ دیکھ کر بیان فرمارہے ہیں۔ حضرت علامہ رضوی صاحب مرحوم بھی مطمئن تھے۔

اِس کے باوجود حضرت غزالیِٔ زماں رازیٔ دوراں علامہ سیّد احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 20 نومبر 1979ء کی رات کو اجلاس سے فارغ ہوکر بذریعہ ٹرین 21 نومبر 1979ء کو ملتان پہنچے اور علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نہایت مدلّل جواب خط کی صورت میں

(مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان)

کے لیٹر پیڈ پر تحریر فرما کر بذریعہ ڈاک اُسی دن 21 نومبر کو ارسال کردیا۔

حضور غزالیِ زماں کا مصنف فتاویٰ ہذا پر خصوصی کرم

میرے شیخِ کریم غزالیِ زماں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ ناچیز پر خصوصی کرم یہ فرمایا کہ اُس مدلّل جواب کی بعینہٖ مکمل نقل اپنے دستِ اقدس سے تحریر فرما کر مع ایک والا نامہ کے مجھے بھی ارسال فرمادی۔

عنقریب ناچیز اُس مدلّل جواب کو اور اپنے شیخ کے خطوط وارشادات کو من وعن کتابت کرا کے اپنے فتاوٰی کی زینت اور بارگاہِ خداوندی میں ذریعۂ قبولیت اور استفادۂ اہلِ اسلام کے پیشِ نظر نذرِ ناظرین و قارئین کر رہا ہے۔

ملاحظہ ہو آپ کا اصل مدلل جوابی خط

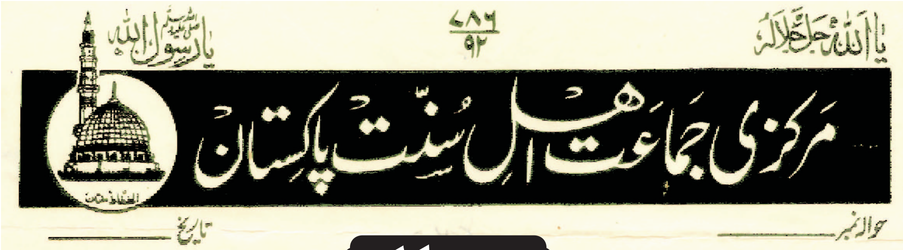

سوال

حضرت والا مرتبت علامہ سید محمود احمد صاحب رضوی دَامَ مَجدُہُمُ العَالِیْ!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔ مزاج گرامی؟

جامعہ نظامیہ میں کل رات میٹنگ کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ حدیث شریف میں یَدًا بِیَدٍ کا حکم اشیاء ستہ مذکورہ فی الحدیث کو حاوی ہے پھر کیا وجہ؟ کہ ذہب و فضہ کے علاوہ اشیاء اربعہ میں احناف کے نزدیک صحت بیع کے لیے مجلس میں تقابضِ بدلین شرط نہیں؟

الجواب و ھو الموفق للصواب

فقیر نے عرض کیا تھا کہ اشیاء اربعہ کی بیع میں تقابض فی المجلس کے ضروری نہ ہونے پر دلیل قائم ہے۔ اُس وقت شدید تھکان اور دماغی پریشانی کے باعث تفصیلی گفتگو نہ ہو سکی۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ امام شمس الائمہ شمس الدین سرخسی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی موضوع پر بحث کرتے ہوئے فرمایا کہ

يَدًا بِيَدٍ سے عَيْنٌ بِعَيْنٍ بھی مراد ہوسکتا ہے کیونکہ تعیین اشارہ بِالْيَدِ کے ساتھ ہوتی ہے اور قَبْضٌ بِقَبْضٍ مراد لینا بھی جائز ہے اس لیے کہ قبضہ ید کے ساتھ ہوتا ہے احتمال ثانی مراد لینے والوں کی دلیل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بیان فرمائی جس میں بیع صرف کا بیان ہے اور اس میں وارد ہے:

مِنْ يَّدِكَ اِلٰى يَدِهٖ وَاِنِ اسْتَنْظَرَكَ اِلٰى خَلْفِ سَارِيَةٍ فَلَا تُنْظِرْهُ وَاِنْ وَثَبَ مِنَ السَّطْحِ فَثِبْ مَعَهٗ اِنْتَهٰى

مبسوط سرخسی	جلد 12	ص 111

یعنی بیع صرف میں تیرے ہاتھ سے اُس کے ہاتھ کی طرف قبضہ ہوتا ہے اگر وہ تجھ سے ستون کے پیچھے جانے کی اجازت مانگے تو اُسے اتنی اجازت بھی نہ دے۔ اور اگر وہ کسی اونچی جگہ سے چھلانگ لگانا چاہے تو اس کے ساتھ تُو بھی چھلانگ لگا دے۔ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد امام سرخسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

وَلٰکِنَّ الْاَصَحَّ اِنَّ الْمُرَادَ التَّعْیِیْنُ لِاَنَّہٗ لَوْکَانَ الْمُرَادُ بِہِ الْقَبْضَ یُقَالُ مِنْ یَّدٍ اِلٰی یَدٍ لِاَنَّہٗ یَقْبِضُ مِنْ یَّدِ غَیْرِہٖ فَعَرَفْنَا اَنَّ الْمُرَادَ التَّعْیِیْنُ اِنْتَھٰی

یعنی اصح یہ ہے کہ اشیاء ستہ مذکورہ والی حدیث میں یَدًا بِیَدٍ سے تعیین مراد ہے قبضہ مراد نہیں۔ اگر قبضہ مراد ہوتا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَدًا بِیَدٍ کی بجائے مِنْ یَدٍ اِلٰی یَدٍ فرماتے (جیسا کہ بیع صرف کے متعلق حدیث عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں وارد ہے) کیونکہ وہ اپنے غیر کے ہاتھ سے اپنے ہاتھ کی طرف قبضہ لیتا ہے لہٰذا ہمیں معلوم ہو گیا کہ اشیاء ستہ والی حدیث میں یَدًا بِیَدٍ سے قبضہ نہیں بلکہ تعیین مراد ہے۔ انتہی کلام الامام السرخسی۔ ملاحظہ ہو مبسوط سرخسی جلد 12 ص 111۔)

میں عرض کرتا ہوں کہ مذہب احناف کے مطابق یَدًا بِیَدٍ سے تعیین مراد ہونے پر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مرفوع عبارۃ النص کے ساتھ دلالت کرتی ہے۔ امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ وَعَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الذَّھَبِ بِالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ بِالْفِضَّۃِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِیْرِ بِالشَّعِیْرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ

وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ اَلْحدیث

ملاحظہ ہو

مسلم شریف	جلد 2	ص 24-25

اس حدیث میں یَدًا بِیَدٍ کی جگہ عینا بعین وارد ہے۔ ثابت ہوا کہ احتمال اول اصح ہے۔

یعنی اشیاء ستہ والی حدیث میں یَدًا بِیَدٍ سے قبضہ مراد نہیں بلکہ تعیین مراد ہے اس کے ساتھ متصلاً امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

وَلِهٰذَا لَا يُشْتَرَطُ التَّقَابُضُ فِيْ بَيْعِ الْحِنْطَةِ بِالْحِنْطَةِ لِاَنَّ التَّعْيِيْنَ فِيْهَا يَتِمُّ

بِالْاِشَارَةِ اِنْتَهٰى

اس کے دو سطر بعد فرماتے ہیں "وَكَذٰلِكَ الشَّعِيْرُ وَالتَّمْرُ وَالْمِلْحُ"یعنی اشیاء اربعہ (ذہب و فضہ کے علاوہ) کی تعیین ہاتھ کے اشارہ سے تمام ہو جاتی ہے لہٰذا اس میں قبض بالید کی ضرورت نہیں۔ لیکن سونا چاندی چونکہ خِلْقَةً ثمن ہیں اور ثمن کی تعیین کا اتمام قبضہ کے بغیر ممکن نہیں۔ اس لیے بیع صرف میں قبضہ بالید صحت بیع کی شرط ہے۔

خلاصہ یہ کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مرفوع عینا بعین احناف کے اس قول کی دلیل ہے کہ اشیاء اربعہ مذکورہ کی صحت بیع کے لیے تعیین شرط ہے جو اشارہ بالید کے ساتھ متحقق ہو جاتی ہے اس میں قبضہ بالید ضروری نہیں اور بیع صرف میں تقابض فی المجلس ضروری ہے کیونکہ وہاں ثمن خِلقی کی بیع ثمن خِلقی کے عوض ہو رہی ہے اور اثمان کی تعیین بلاقبضہ نہیں ہو سکتی۔ اس بیان سے بیع صرف اور اشیاء اربعہ مذکورہ کی بیع میں تعیین اشارہ بالید اور قبضہ بالید کا فرق واضح ہو گیا اور جس دلیل کا فقیر نے ذکر کیا تھا وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مرفوع عَیْنًا بِعَیْنٍ ہمارے سامنے آ گئی۔ اس فرق کی بنا پر علماء احناف نے تعیین بالاشارہ اور قبض بالید کے دو حکم الگ الگ بیان کئے اشیاء اربعہ کے لیے تعیین اور ذہب وفضہ کے لیے قبض بالید۔ اسی لیے بحر الرائق میں فرمایا"

وَيُعْتَبَرُ التَّعْيِينُ دُونَ التَّقَابُضِ فِي غَيْرِ الصَّرْفِ اِنْتَهٰى

بحر الرائق	جلد6	ص130

یعنی بیع صرف (سونے چاندی کی بیع) کے علاوہ (اشیاء اربعہ) کی بیع میں تعیین شرط ہے تقابض شرط نہیں۔

عنایہ علی الہدایہ میں ہے

قَبۡضُ عِوَضِ الصَّرۡفِ قَبۡلَ الۡاِفۡتِرَاقِ بِالۡاَبۡدَانِ وَاجِبٌ بِالۡمَنۡقُوۡلِ

عنایہ بہامش فتح القدیر جلد 5 ص 369 بیع صرف کے عوض کے قبضہ کا واجب ہونا احادیث منقولہ سے ثابت ہے۔ معلوم ہوا کہ بیع صرف کے علاوہ اشیاء اربعہ مذکورہ کی بیع میں یہ قبضہ کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ وہاں صرف تعیین واجب ہے جس کی دلیل عینا بعین حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں وارد ہے۔

ہاں! ثمن اور دَین کی صورت میں یہ قبضہ اس لیے واجب ہو گا کہ دَین اور ثمن کی تعیین قبضہ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

ثمن خِلقی ہو یا غیر خِلقی، سونا چاندی مضروب ہو یا مصوغ ہر صورت میں تقابض البدلین فی المجلس واجب ہے اس کے ماسوا میں تعیین اشارہ بالید کے ساتھ کافی ہے قبضہ ضروری نہیں۔ والسلام مع الاحترام

فقیر سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

21 نومبر 1979ء

ملاحظہ ہو آپ کے مدلّل جوابی خط کا عکس

یااللہ جل جلالہ ۷۸۶/۹۲ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان

حوالہ نمبر ______ تاریخ ______

(۱)

حضرت والا مرتبت علامہ سید محمود احمد صاحب رضوی دام مجدہم العالی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی؟

جامعہ نظامیہ میں کل رات میٹنگ کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ حدیث شریف میں یداً بید کا حکم اشیاء ستہ مذکورۃ فی الحدیث کو حاوی ہے یہ کیا وجہ ہے؟ کہ ذھب و فضہ کے علاوہ اشیاء اربعہ میں احناف کے نزدیک صحت بیع کیلئے مجلس میں تقابض بدلین شرط نہیں

فقیر نے عرض کیا تھا کہ اشیاء اربعہ کی بیع میں تقابض فی المجلس کے ضروری نہ ہونے پر دلیل قائم ہے۔ اس وقت شدید تھکان اور دماغی پریشانی کے باعث تفصیلی گفتگو نہ ہو سکی۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ امام شمس الائمہ شمس الدین سرخسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے فرمایا کہ یداً بید سے عیناً بعین بھی مراد ہو سکتا ہے ~~اور~~ کیونکہ تعیین اشارہ بالید کے ساتھ ہوتی ہے اور قبضاً بقبض مراد لینا بھی جائز ہے اسلئے کہ قبضہ ید کے ساتھ ہوتا ہے احتمال ثانی مراد لینے والوں کی دلیل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بیان فرمائی جس میں بیع صرف کا بیان ہے اور اس میں وارد ہے من یدک الی یدہ وان استنظرک الی خلف ساریۃ فلا تنظرہ وان وثب من السطح فثب معہ انتہی (مبسوط سرخسی جلد ۱۲ ص ۱۱۱)

یعنی بیع صرف میں تیرے ہاتھ سے اسکے ہاتھ کی طرف قبضہ ہوتا ہے اگر وہ تجھ سے ستون کے پیچھے جانیکی اجازت مانگے تو اسے اتنی اجازت

یا اللہ جل جلالہ ۷۸۶/۹۲ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان

حوالہ نمبر ______ تاریخ ______

(۲)

بھی نہ دے۔ اور اگر وہ کسی اونچی جگہ سے چھلانگ لگانا چاہے تو اس کے ساتھ
تو بھی چھلانگ لگا دے۔ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد امام سرخسی علیہ الرحمہ
فرماتے ہیں ولکن الاصح ان المراد التعیین لانہ لو کان المراد بہ القبض لقال
~~من ید الی ید~~ من ید الی ید لانہ یقبض من یدیہ فعرفنا
ان المراد التعیین انتہی۔ یعنی اصح یہ ہے کہ اشیاء ستہ مذکورہ والی حدیث
میں یداً بید سے تعیین مراد ہے قبضہ مراد نہیں۔ اگر قبضہ مراد ہوتا تو
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یداً بید کی بجائے من ید الی ید فرماتے (جیسا کہ
بیع صرف کے متعلق حدیث عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں وارد ہے) کیونکہ وہ اپنے
مجرد ہاتھ سے اپنے ہاتھ کی طرف قبضہ لیتا ہے لہذا ہمیں معلوم ہو گیا کہ اشیاء
ستہ والی حدیث میں یداً بید سے قبضہ نہیں بلکہ تعیین مراد ہے۔ انتہی کلام
الامام السرخسی۔ ملاحظہ ہو مبسوط سرخسی جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۱)
میں عرض کرتا ہوں کہ مذہب احناف کے مطابق یداً بید سے
تعیین مراد ہونے پر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث صحیح
عبارۃ النص کے ساتھ دلالت کرتی ہے۔ امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا کہ
حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ینہی عن بیع الذھب بالذھب والفضۃ بالفضۃ والبر بالبر والشعیر
بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح الا سواء بسواء عینا بعین الحدیث
ملاحظہ ہو مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۵۔ اس حدیث میں یداً بید کی
جگہ عینا بعین وارد ہے۔ ثابت ہوا کہ احتمال اول اصح ہے

یا اللہ جل جلالہ ۷۸۶/۹۲ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان

حوالہ نمبر ____ تاریخ ____

(۳)

یعنی اشیاء ستہ والی حدیث میں ید اً بید سے قبضہ مراد نہیں بلکہ تعیین مراد ہے
اس کے ساتھ متصلاً امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ولہذا لا یشترط التقابض
فی بیع الحنطۃ بالحنطۃ لان التعیین فیہا یتم بالاشارۃ انتہی۔ اس کے دو سطر
بعد فرماتے ہیں وکذلک الشعیر والتمر والملح۔ یعنی اشیاء اربعہ (ذہب وفضہ کے علاوہ)
کی تعیین ہاتھ کے اشارہ سے تمام ہو جاتی ہے لہذا ان میں قبض بالید کی ضرورت نہیں۔
لیکن سونا چاندی چونکہ خلقۃً ثمن ہیں اور ثمن کی تعیین کا اتمام قبضہ کے
بغیر ممکن نہیں اس لئے بیع صرف میں قبضہ بالید صحت بیع کی شرط ہے۔
خلاصہ یہ کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث مرفوع عیناً
بعین احناف کے اس قول کی دلیل ہے کہ اشیاء اربعہ مذکورہ کی
صحت بیع کیلئے تعیین شرط ہے جو اشارہ بالید کے ساتھ متحقق ہو جاتی ہے
اس میں قبضہ بالید ضروری نہیں اور بیع صرف میں تقابض فی المجلس ضروری ہے کیونکہ
وہاں ثمن خلقی کی بیع ثمن خلقی کے عوض ہو رہی ہے اور اثمان کی تعیین بلا قبضے
نہیں ہو سکتی۔ اس بیان سے بیع صرف اور اشیاء اربعہ مذکورہ کی بیع
میں تعیین اشارہ بالید اور قبضہ بالید کا فرق واضح ہو گیا اور جس دلیل کا
فقیر نے ذکر کیا تھا وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث مرفوع عیناً
بعین ہمارے سامنے آگئی۔ اسی فرق کی بنا پر علماء احناف نے تعیین بالاشارہ
اور قبض بالید کے دو حکم الگ بیان کئے۔ اشیاء اربعہ کیلئے تعیین اور ذہب وفضہ

یا اللہ جل جلالہ ۷۸۶ / ۹۲ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان

حوالہ نمبر ________ تاریخ ________

(۲)

کتبہ قبض بالید – ریسی کے بحر الرائق میں جو جا بیان و بغیر التعیین
دون التقابض فی غیر الصرف انتہی بحر الرائق جلد ۶ صفحہ ۱۳۰
یعنی بیع صرف (سونے چاندی کی بیع) کے علاوہ کل اشیاء اربعہ
کی بیع میں تعیین شرط ہے تقابض شرط نہیں – عنایہ علی الہدایہ میں ہے
قبض عوض الصرف قبل الافتراق بالابدان واجب بالمنقول
عنایہ بہامش فتح القدیر جلد ۵ صفحہ ۳۶۹ بیع صرف کے عوض کے قبضہ کا واجب ہونا
احادیث منقولہ سے ثابت ہے – معلوم ہوا کہ بیع صرف کے علاوہ
اشیاء اربعہ مذکورہ کی بیع میں قبضہ کی حدیث سے ثابت نہیں –
وہاں صرف تعیین واجب ہے جس کی دلیل عیناً بعین حدیث
عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں وارد ہے

ہاں! ثمن اور دین کی صورت میں قبضہ اس لئے واجب ہوگا
کہ دین اور ثمن کی تعیین قبضہ کے بغیر نہیں ہو سکتی –
ثمن خلقی ہو یا غیر خلقی (سونا چاندی مضروب ہو یا مصوغ) صورت میں
تقابض البدلین فی المجلس واجب ہے اس کے ماسوا میں تعیین اشارہ بالید
ساتھ کافی ہے قبضہ ضروری نہیں – والسلام مع الاکرام

فقیر سید احمد سعید کاظمی غفرلہ ۲۱ نومبر ۱۹۷۹ء

(۲) ملاحظہ ہو

وہ اصل خط جو آپ نے مصنّف فتاوٰی ہذا کو تحریر فرمایا

فون دفتر: 72521
رہائش: 76861

سید احمد سعید کاظمی

شیخ الحدیث و مہتمم

شاداب کالونی پولیس لائنز روڈ۔ ملتان

مدرسہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم (رجسٹرڈ) ملتان

تاریخ ۲ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ

الفاضل المحترم العلامہ مولانا عبد الغفور صاحب الوری مُجدِّدی زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ مزاج گرامی!

جامعہ نظامیہ میں میٹنگ کے بعد رات کے وقت مولانا سید محمود احمد صاحب رضوی سے جو گفتگو ہوئی تھی اُس کی تفصیل لاہور سے واپس آتے ہی اُنھیں لکھ کر بھیج دی تھی پھر خیال آیا کہ اُس کی ایک نقل آپ کو بھی بھیج دوں لہٰذا حاضر خدمت ہے۔ امید ہے آپ بعافیت ہوں گے اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں محفوظ و مامون رکھے آمین

احباب اہلسنت کی خدمت میں سلام مسنون والسلام مع الاحترام

فقیر ناکارہ سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

۲۳ نومبر ۱۹۷۹ء

ملاحظہ ہو اُس خط کا عکس جو آپ نے مصنّف فتاوٰی ہذا کو تحریر فرمایا

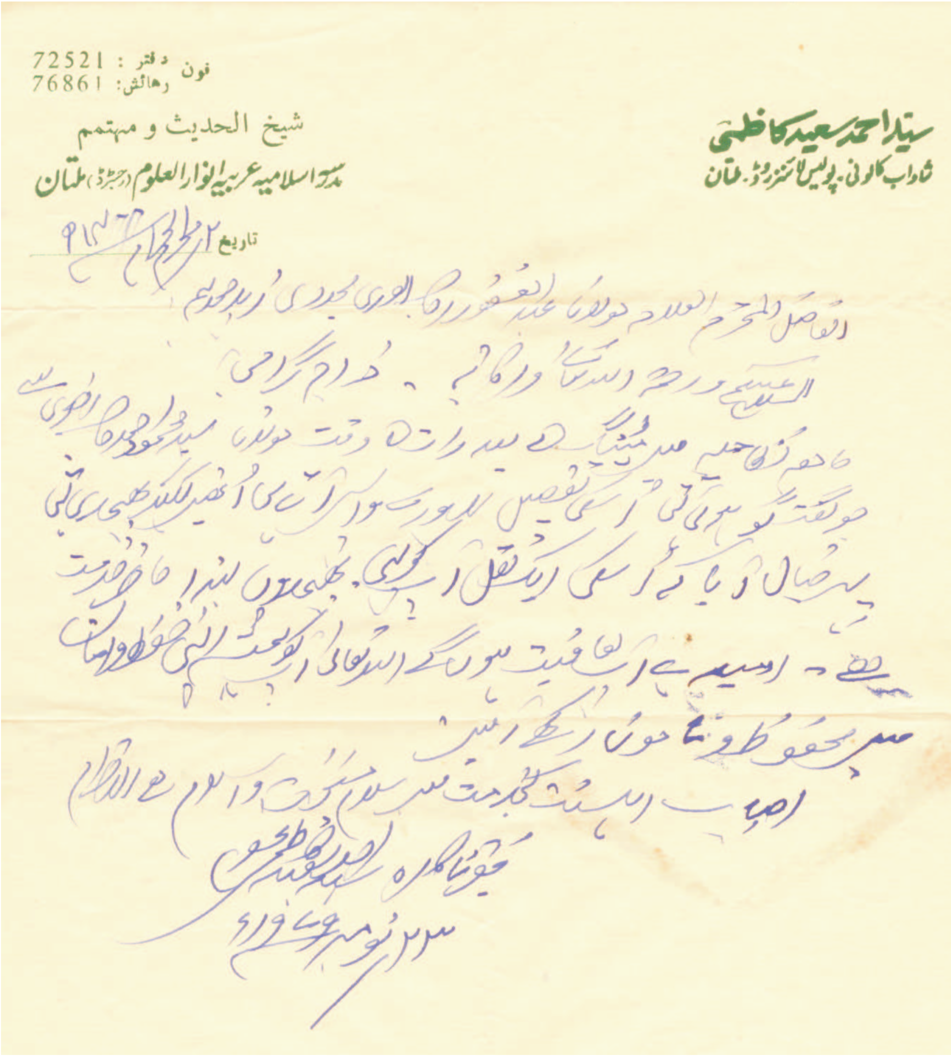

فون دفتر : 72521
رہائش: 76861

شیخ الحدیث و مہتمم
مدرسہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم (رجسٹرڈ) ملتان

سید احمد سعید کاظمی
شاداب کالونی۔ پولیس لائنز روڈ۔ ملتان

تاریخ ۲ ذوالحجہ ۹۶ھ

الفاضل المحترم العلامہ مولانا عبد الغفور رضا الوری مجددی زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مکرم گرامی

ماہ رواں جلسہ میں منٹگمری کے سید زادہ وقت مولانا سید محمود احمد رضوی سے

جو گفتگو ہوئی تھی اس کی تفصیل بطور سوال آپ کی خدمت میں بھی ارسال کی

[illegible] دیا ہے اس کی ایک نقل آپ کو بھی بھیج رہا ہوں لہٰذا آپ خدمت

رسید ہے آپ بعافیت ہوں گے اللہ تعالیٰ آپ کو بحق النبی [illegible]

میں بحفظ [illegible] رکھے آمین

احباب اہلسنت کی خدمت میں سلام مسنون [illegible] والسلام

مخلص ناکارہ سید احمد سعید کاظمی

۲۳ نومبر ۱۹۷۶ء

(۳) ملاحظہ ہو وہ اصل خط جو دعائیہ کرم نامہ ہے

سید احمد سعید کاظمی

شیخ الحدیث و مہتمم
مدرسہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم (رجسٹرڈ) ملتان
فون: 2521

تاریخ: ۹ فروری ۱۹۷۷ء
از ملتان

۷۸۶
۹۲

محترم حضرت مولانا عبدالغفور صاحب الوری مجددی زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ مزاج گرامی؟

آپ کا عطیہ سو ۱۰۰ روپیہ ایک صاحب دے گئے تھے آپ کا خط اُن سے گم ہو گیا میں باوجود علالت کے بے حد مصروف رہا اس لیئے آپ کو اطلاع نہ دے سکا تاخیر کی معافی چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس محبت و خلوص کی جزاء خیر عطا فرمائے اور دارین کی نعمتوں برکتوں اور سعادتوں سے بہرہ ور فرمائے آمین۔

احباب اہلسنت کی خدمت میں سلام مسنون عرض کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو آمین

والسلام مع الدعاء

فقیر ناکارہ سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

(۳) ملاحظہ ہو اُس خط کا عکس جو دعائیہ کرم نامہ ہے

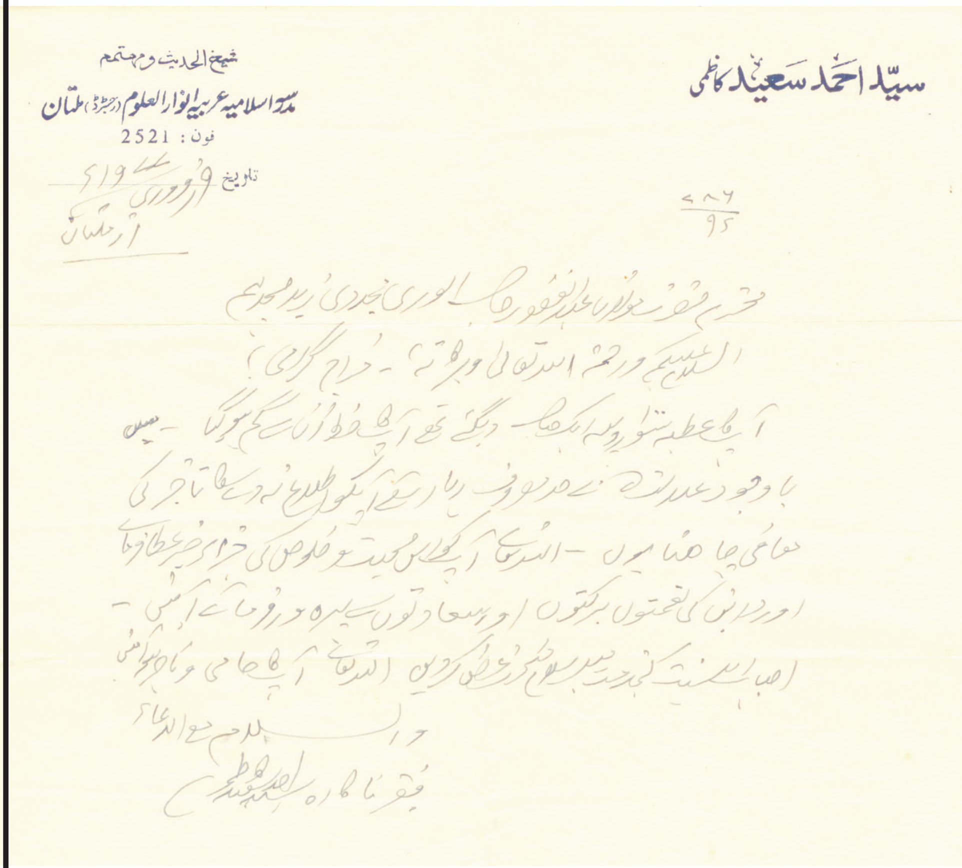

سیّد احمد سعید کاظمی

شیخ الحدیث ومہتمم
مدرسہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم (رجسٹرڈ) ملتان
فون: 2521
تاریخ ۹ فروری ۱۹۷۷ء
از ملتان

۴۲۶ / ۹۵

محترمی و مکرمی مولانا محمد عبدالغفور صاحب الوری نقشبندی مجددی زید مجدہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی!
آپ کا عطیہ مبلغ سو روپیہ ایک ماہ [illegible] مل گیا تھا آپ کا [illegible] شکر گزار ہوں گا — بعض
باوجود [illegible] رسید نہ بھیج سکا آپ کو اطلاع نہ دے سکا تاخیر کی
معافی چاہتا ہوں — اللہ تعالیٰ آپ کے اس محبت و خلوص کی جزائے خیر عطا فرمائے
اور دارین کی نعمتوں برکتوں اور سعادتوں سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین۔
احباب اہل سنت کی خدمت میں سلام عرض کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین
والسلام مع الدعاء
فقیر ناکارہ احمد سعید کاظمی

(۴) ملاحظہ ہو آپ کا وہ اصل خط جو جامعہ کے معیارِ تعلیم وطلبہ سے متعلق ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سید احمد سعید کاظمی

صدر مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان

صدر مرکزی تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

شیخ الحدیث و مہتمم: مدرسہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان

شاداب کالونی پولیس لائنز روڈ۔ ملتان

فون مدرسہ:30492

رہائش:76861

مؤرخہ ۲۶اکتوبر ۱۹۸۱ء

"جامعہ فیاض العلوم" غلہ منڈی رائے ونڈ ضلع لاہور کے حسب ذیل کوائف جو فقیر کے پیش نظر ہیں اُن کی بنا پر میں اس جامعہ کو فوقانی مدرسہ قرار دیتا ہوں۔ تقریباً سولہ ۱۶ کنال زمین مدرسہ کی ذاتی ہے جس میں مسجد کے علاوہ آٹھ کمرے ہیں حضرت مولانا محمد عبدالغفور صاحب الوری کے زیر اہتمام رائے ونڈ میں جو ہمارا یہ مدرسہ تنظیم المدارس سے ملحق ہے اُس میں چار مدرس ہیں ٦٠ ساٹھ طلباء مسافر ہیں (جن کے قیام و طعام کتب وغیرہ کے جملہ اخراجات مدرسہ برداشت کرتا ہے) اِن کے علاوہ سو ١٠٠ سے زائد طلباء مقامی ہیں۔ تنظیم المدارس کے نصاب کے مطابق اردو، فارسی، حفظ قرآن مجید، اور تجوید و قراۃ اس کے علاوہ موقوف علیہ اور دورۂ حدیث شریف کی تعلیم یہاں ہوتی ہے۔

جامعہ کی آمدنی تقریباً ایک لاکھ روپیہ سالانہ ہے اور خرچ ایک لاکھ سے زائد ہے اسی لیے مدرسہ مقروض رہتا ہے۔

اِن حقائق کی بناء پر میں سفارش کرتا ہوں کہ اس مدرسہ "جامعہ فیاض العلوم" غلہ منڈی رائے ونڈ ضلع لاہور کو ہمارے فوقانی مدارس کی برابری ملنی چاہیئے۔ اور اس جامعہ کو فوقانی مدرسہ شمار کرنا چاہیئے۔

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

(۴) ملاحظہ ہو آپ کے اس خط کا عکس
جو جامعہ کے معیارِ تعلیم و طلبہ سے متعلق ہے

سید احمد سعید کاظمی

صدر مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان
صدر مرکزی تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان
شیخ الحدیث و مہتمم : مدرسہ اسلامیہ انوارالعلوم ملتان

شاداب کالونی
پولیس لائنز روڈ ملتان

فون مدرسہ : 30492
رہائش : 76861

مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۱ء

"جامعہ فیاض العلوم" غلہ منڈی رائے ونڈ ضلع لاہور کے جملہ
کوائف جو فقیر کے پیش نظر ہیں ان کی بنا پر میں اس جامعہ کو فوقانی
مدرسہ قرار دیتا ہوں۔ تقریباً سولہ کنال زمین مدرسہ کی ذاتی ہے جس میں مسجد کے علاوہ آٹھ کمرے ہیں۔
حضرت مولانا محمد عبدالغفور صاحب انوری کے زیر اہتمام رائے ونڈ میں جو
ہمارا یہ مدرسہ تنظیم المدارس سے ملحق ہے اس میں چار مدرس ہیں
ساٹھ طلباء مسافر ہیں (جن کے قیام و طعام کتب وغیرہ کے جملہ اخراجات
مدرسہ برداشت کرتا ہے) ان کے علاوہ سو سے زائد طلباء
مقامی ہیں۔ تنظیم المدارس کے نصاب کے مطابق اردو فارسی
حفظ قرآن مجید اور تجوید و قراءۃ اس کے علاوہ موقوف علیہ اور
دورہ حدیث شریف کی تعلیم ہوتی ہے۔
جامعہ کی آمدنی تقریباً ایک لاکھ روپیہ سالانہ ہے اور خرچ
ایک لاکھ سے زائد ہے اسی لئے مدرسہ مقروض رہتا ہے
ان حقائق کی بنا پر میں سفارش کرتا ہوں کہ اس مدرسہ یعنی
جامعہ فیاض العلوم غلہ منڈی رائے ونڈ ضلع لاہور کو ہمارے
فوقانی مدارس کی برابر امداد دی جائے۔ اور اس جامعہ کو فوقانی
مدرسہ شمار کیا جائے۔ سید احمد سعید کاظمی عفی عنہ

(۵) ملاحظہ ہو آپ کا وہ اصل خط جو جامعہ فیاض العلوم کو فوقانی مدارس میں شامل کرنے کیلئے ناظمِ اعلیٰ تنظیم المدارس کو لکھا

محترم مولانا مفتی محمد عبد القیوم صاحب ہزاروی مُدظلہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ مزاج شریف

جامعہ فیاض العلوم غلہ منڈی رائے ونڈ ضلع لاہور کا اندراج آپ کے یہاں تحتانی یا وسطانی میں ہے اس سے قبل یہاں موقوف علیہ تک تعلیم ہوتی تھی مگر اب اس کے علاوہ دورۂ حدیث شریف بھی وہاں پڑھایا جاتا ہے۔ دیگر امور میں بھی یہ جامعہ معیار کے مطابق ہے لہٰذا اپنی لسٹ میں اِسے اس کے جائز مقام پر جگہ دیں اور اسے فوقانی مدارس میں شامل فرمالیں۔

اس معیار کے مطابق امداد حاصل کرنے کی جدوجہد خود مہتمم مدرسہ مولانا عبد الغفور صاحب الوری فرمائیں گے۔ آپ اس جامعہ کو فوقانی مدرسہ قرار دے کر اُسی فہرست میں اس کا نام لکھ لیں۔ والسلام

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

(نوٹ) مولانا عبد الغفور صاحب الوری کو یہی تحریر فرمادیں کہ آپ کا یہ مدرسہ فوقانی مدارس میں شامل کرلیا گیا ہے۔ شکریہ۔

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

(۵) عکس آپ کے اُس خط کا جو جامعہ فیاض العلوم کو فوقانی مدارس میں شامل کرنے کیلئے ناظمِ اعلیٰ تنظیم المدارس کو لکھا

۲۶ اکتوبر ۱۹۸۱

محترم مولانا مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ، بعد از آداب

~~جامعہ فیض العلوم~~ جامعہ فیاض العلوم محلہ سنگتی راولپنڈی

کا اندراج آپ کے یہاں تحتانی یا وسطانی میں ہے۔ اس سے قبل

یہاں موقوف علیہ تک تعلیم ہوتی تھی مگر اب اس کے علاوہ

دورۂ حدیث شریف بھی وہاں پڑھایا جاتا ہے

دیگر امور میں بھی یہ جامعہ معیار کے مطابق ہے لہٰذا

اپنی لسٹ میں اس کے کا [illegible] مقام پر جگہ دیں

اور اسے فوقانی مدارس میں شامل فرمالیں

اور معیار کے مطابق امداد حاصل کرسکیں جلد سے جلد

مہتمم مدرسہ مولانا عبدالغفور صاحب انوری [illegible] آپ

باقی جامعہ کو فوقانی مدرسہ قرار دینے کی [illegible]

اس کا نام لکھیں والسلام

[illegible]

نوٹ: مولانا عبدالغفور صاحب انوری کو بھی

تحریر کر دیا ہے کہ آپ کا مدرسہ فوقانی مدارس میں

شامل کر لیا گیا ہے [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احسن المقال

فی قصر الصلوٰۃ او عدمہ

مع الاہل والعیال

از

شیخ الحدیث حضرت علامہ **محمد عبدالغفور الوری** نقشبندی مجددی

شیخ الجامعۃ المجددیہ فیاض العلوم رائے ونڈ پاکستان

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ۔

زید کا اصلی مکان اس کی مستقل رہائش کاروبار، بال بچے کراچی میں ہیں جبکہ اس کا ایک مکان لاہور میں ہے اور وہ اپنے لاہور والے ذاتی مکان میں بال بچوں کے ساتھ دو ماہ رہنے کے لیے آتا ہے اس کے بچے دو ماہ مستقل اسی لاہور والے مکان میں رہتے ہیں لیکن وہ خود اس مکان میں دس بارہ روز سے زیادہ کا عرصہ نہیں گزارتا کبھی دس روز کے بعد ایک ہفتہ کے لیے بہاولپور چلا جاتا ہے کبھی بارہ روز کے بعد نو دس روز کے لیے سیالکوٹ چلا جاتا ہے۔ الغرض اس مکان میں اس کے پندرہ روز کبھی پورے نہیں گزرتے اور اس پروگرام کا اس کو کراچی سے جب وہ چلتا ہے پتہ ہوتا ہے کہ میری رہائش اور قیام لاہور والے مکان میں کبھی مکمل پندرہ روز ہونے نہیں پائے گا اب آیا دو مہینوں میں وہ جب یہاں اس مکان میں ہوگا تو قصر نماز ادا کرے گا یا دو مہینہ مجموعی قیام کا اعتبار کرتے ہوئے پوری نماز پڑھے گا

والسلام

السائل قاری شیر محمد نقشبندی قصور خطیب جامع مسجد نورانی، قصور

الجواب و ھو الموفق للصواب

صورت مسئولہ مذکورہ فی السوال میں زید اپنے لاہور والے ذاتی مکان میں مع اہل وعیال پہنچنے کے بعد پوری نماز ادا کرے گا قصر نہیں کیونکہ اب لاہور والا زید کا ذاتی مکان اس کا وطن اصلی ہے اگرچہ وطن اقامت کی شرائط بھی بتمامہ اس میں موجود ہیں کہ وہ مکمل دو ماہ کیلئے اپنے اس لاہور والے ذاتی مکان میں اپنے بال بچوں کے ساتھ رہنے کے لیے آتا ہے مگر حقیقتاً زید اپنے وطن اصلی سے وطن اصلی میں دو ماہ رہائش و قیام کیلیے آتا ہے۔ وطن اصلی کی تعریف ہی یہ ہے

وھو مولد الرجل او البلد الذی تأھل بہ

یعنی وطن اصلی اور وہ اسکے پیدا ہونے کی جگہ ہے یا وہ شہر جہاں اس کے اہل وعیال ہوں۔

فتاویٰ عالمگیری	ص 142 ج 1
درمختار علی حاشیۃ الشامی	ص 555 ج 1
مراقی الفلاح برحاشیہ طحطاوی	ص 233

عین الہدایہ	ص	632	ج	1
شرح نقایہ	ص	285	ج	1
فتاویٰ برہنہ	ص	339	ج	1
حاشیہ درر علی الغرر	ص	82	ج	2

اور اسی طرح بحر الرائق میں وطن کی تعریف یوں ہے۔

والوطن الاصلی ھو وطن الانسان فی بلدتہ و بلدۃ

اخری ا تخذ ھا دارًا و توطن بھا مع اھلہ و ولدہ

بحر الرائق	ص	136	ج	2

یعنی وطن اصلی وہ ہے جہاں انسان اپنے شہر یا دوسرے شہر میں گھر بنا لے اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ اس میں رہے اور (صلوۃ مسعودی) میں ہے کہ (وطن اصلی آں بود کہ زاد بود وے وزن وفرزندے درآن جا بود)

یعنی وطن اصلی اس (انسان) کا اس کی جائے پیدائش اور وہ

جگہ جہاں اس کے بیوی بچے رہتے ہوں۔

صلوٰۃ مسعودی	ص	425	ج 2
فتح القدیر	ص	16	ج 2
بہارشریعت	ص	76	ج 4
کتاب الفقہ	ص	773	
فیوض الباری	ص	162	ج 4
عنایہ	ص	15	ج 1
کفایہ	ص	16	ج 1

وطن اصلی کی باحوالہ تعریف سمجھ لینے کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ زید کا یہ لاہور والا مکان اس کا وطن اصلی ہے اور جب وطن اصلی ہوا تو اب یہاں وہ قصر نہیں بلکہ پوری نماز ادا کرے گا کیونکہ مقیم ہے۔اور مقیم اس لیے کہ اس کے اہل وعیال اس کے ہمراہ اس کے ذاتی مکان میں رہائش رکھتے ہیں۔اب اس کا ثبوت حدیث شریف سے پیش خدمت ہے۔

صحیح بہاری شریف میں مصنف بہاری نے باب کا عنوان ہی یہ رکھا ہے۔ **بَابُ مَنْ تَأَهَّلَ بِبَلْدَةٍ فَلْيُتِمَّ**

جو کسی شہر میں گھر والا ہو جائے تو پوری نماز پڑھے

عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ الْغَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِذَا تَأَهَّلَ الرَّجُلُ فِيْ بَلَدٍ فَلْيُصَلِّ صَلَاةَ الْمُقِيْمِ۔ رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ فِيْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ وَ عَنْهُ اَنَّهُ صَلّٰى بِمِنٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فَاَنْكَرَهُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَاأَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَأَهَّلْتُ بِمَكَّةَ مُنْذُ قَدِمْتُ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ مَنْ تَأَهَّلَ فِيْ بَلَدٍ فَلْيُصَلِّ صَلَاةَ الْمُقِيْمِ

دیکھئے

مسند امام احمد بن حنبل بیروت	ص	199	ج	1
مجمع الزوائد، بیروت	ص	299	ج	2
کنز العمال	ص	**513**	ج	**7**
صحیح البہاری شریف	ص	**716**	ج	**2**

یعنی حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی کسی شہر میں گھر والا ہو جائے تو مقیم والی نماز پڑھے اسے دیلمی نے مسند الفردوس میں روایت کیا۔

بہاری شریف	ص 716 تا 717 ج 2

اور آپ سے ہی یہ روایت ہے۔یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے) کہ انہوں نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھیں تو اس پر لوگوں نے اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا کہ لوگو میں جب سے مکہ میں آیا ہوں گھر والا ہو گیا ہوں اور بلا شبہ میں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو فرماتے سنا کہ جو کسی شہر میں گھر والا ہو جائے تو مقیم والی نماز پڑھے یعنی پوری نماز پڑھے۔

اس حدیث سے بھی ثابت ہو گیا کہ زید پوری نماز پڑھے گا کیونکہ وہ اپنے لاہور والے ذاتی مکان میں جو کہ وطن اصلی کی حیثیت رکھتا ہے اپنے بیوی بچوں کے ساتھ عیال داری کی حیثیت سے ہے۔

روایت مذکور تفسیر مظہری	ص 213 ج 2

مرقات شرح مشکوٰۃ	ص 226	ج 3
فتح القدیر	ص 7	ج 2
عمدۃ القاری، شرح صحیح بخاری	ص 120	ج 7
بحرالرائق	ص 136	ج 2
فیوض الباری شرح صحیح بخاری	ص 120	ج 4
بحرالرائق	ص 136	ج 2
فیوض الباری شرح صحیح بخاری	ص 162	ج 4

میں بھی موجود ہے۔

مزید براں یہ کہ زید تو پھر بال بچوں والا ہے اور اس کا یہاں لاہور میں ذاتی مکان ہے فقہاء تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مسافر کسی شہر میں نکاح کر لے یعنی صرف بیوی والا ہو جائے تو مقیم ہو جائے گا چاہے یہاں اپنا وطن بنائے یا نہ بنائے اور پندرہ دن اقامۃ کی یہاں نیت کرے یا نہ کرے مقیم ہو جائے گا۔ اور پوری نماز ادا کرے گا۔ دیکھیئے

درمختار علی حاشیہ ردالمحتار	ص 558	ج 1 ہے

تزوج المسافر ببلد صا رمقیما علے الاوجه

یعنی کسی شہر میں مسافر نے نکاح کرلیا **علے وجه الاتم** وہ مقیم ہوجائے گا۔اس کے تحت

فتاویٰ شامی	ص 558 ج 1 ہے

ای بنفس التزوج وان لم یتخذہ وطنا اولم ینو

الا قامة خمسة عشر یوما

یعنی صرف نکاح (شادی) کرنے سے ہی مقیم ہو جائے گا اگر چہ وہ اپنے شہر کو اپنا وطن بھی نہ بنائے اور پندرہ دن یہاں اقامۃ کی نیت کرے یا نہ کرے مقیم ہوجائیگا اور پوری نماز ادا کریگا

نیز ردالمحتار علیٰ درالمختار	ص 555 تا 556 ج 1
درمختار	ص 558 ج 1
صلوٰۃ مسعودی	ص 426 ج 2
بحرالرائق	ص 136 ج 2 میں ہے کہ

ولو تزوج المسا فر ببلد ولم ینوالاقامة بہ فقیل لا

یصیر مقیمًا و قیل یصیر مقیمًا وھو الاوجہ ولو کان

لہ اھل فی بلدتین فایتھما دخلھا صار مقیما وھو

الا وجہ ولو کان لہ اھل فی بلدتین فایتھما دخلھا

مقیما فان ماتت زوجتہ فی احداھما وبقی لہ، فیھا دورو

عقار قیل لا یبقیٰ و طنًا اذا المعتبر الاھل دون الدار

یعنی اگر مسافر کسی شہر میں شادی کر لے اور نیت اقامۃ نہ کرے تو ایک قول کے مطابق مسافر مقیم نہ ہوگا۔ اور قول موجہ کے مطابق وہ مقیم ہو جائے گا اور اگر مسافر کی بیوی دو شہروں میں ہوں دونوں شہروں میں سے وہ جس شہر میں بھی داخل ہوگا مقیم ہو جائے گا۔ پھر اگر ان دو شہروں میں سے کسی ایک میں سے اس کی بیوی فوت ہو جائے اور اس کی جائیداد، زمین گھر بار وغیرہ اس شہر میں موجود ہو تو ایک قول کے مطابق یہ شہر اس کا وطن نہیں رہے گا کیونکہ اعتبار بیوی کا ہے گھر کا نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ زید یہاں اس مکان میں پہنچ کر پوری نماز پڑھے گا کیونکہ یہاں ذاتی مکان اور بیوی بچے اور جائیدا

کچھ موجود ہے۔ چہ جائیکہ صرف بیوی ہو۔

نیز واضح ہو کہ زید جب اپنے کراچی کے مکان سے لاہور کے ذاتی مکان میں اپنے بال بچوں کے ساتھ دو ماہ رہنے کیلئے آتا ہے تو اس کے پیش نظر صرف اپنا لاہور کا واحد مکان ہوتا ہے جس میں رات دن رہنا مقصد ہے۔ جیسا کہ سائل نے سوال کی سطر نمبر **3** میں واضح کر دیا ہے۔ اور یہ کہ زید دس بارہ دن اس مکان میں گزارتا ہے۔ لہٰذا وہ مقیم ہوا اور یہ اس کا وطنِ اصلی ہوا۔ بنابریں وہ یہاں پہنچتے ہی پوری نماز پڑھے گا۔ جبکہ فقہاءِ کرام تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے دو شہروں میں رہنے کی نیت کی تو جہاں رات کے قیام کرنے کی نیت کرے گا اس شہر میں داخل ہوتے ہی مقیم ہو جائے گا۔

بحر الرائق میں ہے

اذا نوی ان یقیم باللیل فی احدھما فیصیر مقیمًا

بدخولہ فیہ لان اقامۃ المرء تضاف الی مبیتہ

یعنی دونوں میں سے جس میں رات کو رہنے کی نیت کی ہے اس میں داخل ہوتے ہیں مقیم ہو جائے گا کیونکہ آدمی کا مقیم ہونا اس

کی شب باشی کی جانب منسوب ہوتا ہے

بحرالرائق	ص 232	ج 2

یصیر مقیمًا اذادخل التی نوی البیتوتۃ فیھا

یعنی جس شہر میں رات کو قیام کرنے نیت کی وہاں پہنچتے ہی مقیم ہوجائے گا

فتاوٰی عالمگیری	ص 140	ج 1
ہدایہ شریف	ص 150	ج 1
عین الہدایہ	ص 634	ج 1

میں ہے کہ **لان اقامۃ المرء مضافۃ الٰی مبیتتہ**

یعنی آدمی کا مقیم ہونا بلاشبہ اس کے شب باشی کے مقام کی جانب منسوب ہوتا ہے جیسا کہ

فتاوی قاضی خاں	ص 165	ج 1
کفایہ	ص 18	ج 1
منتہی الارب	ص 132	ج 1

اب چونکہ یہ بات تو مسلمہ ہے کہ زید جب کراچی سے آتا ہے تو اپنے لاہور والے اسی ذاتی مکان میں مع بال بچوں کے قیام کرتا ہے اور یہیں سے مع اہل و عیال واپس ہوتا ہے اور بہاولپور یا سیالکوٹ وغیرہ جانا ہوتا ہے تو یہیں سے ہوتا ہے اور پھر واپس یہیں اپنے بال بچوں کے پاس آ جاتا ہے۔ لہٰذا یہ اس کا وطن اصلی ہے۔ المختصر یہ کہ زید جب بھی ان دو مہینوں میں یہاں اس مکان میں ہو گا تو پوری نماز پڑھے گا قصر نہیں پڑھے گا۔ اگر قصر پڑھے گا یا پڑھائے گا تو ان دلائل کی رو سے خود گنہگار اور دوسروں کو گنہگار کرنے کا موجب ہو گا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال والیہ المرجع والمآل

محمد عبد الغفور الوری (مہتمم جامعہ مجددیہ فیاض العلوم منڈی رائے ونڈ)

الجواب صحیح والمجیب مصیب

محمد عبد القیوم غفرلہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

الجواب صحیح جید سید محمود احمد رضوی

دار العلوم حزب الاحناف لاہور، 19 اکتوبر 1996ء

الجواب صحیح فجزی اللّٰہ الفاضل المجیب النجیح صانہ

اللّٰہ تعالٰی عن کل سیئی و قبیح بجاہ حبیبہٖ الکریم

علیہ الصلوٰۃ والتسلیم و علیٰ آلہٖ و صحبہٖ ذوی

الفضل العمیم۔ فقط

محمد الشہیر بغلام سرور قادری الملقب بناصر الدین

جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور

15 جمادی الآخرۃ 1417 ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عراق و امریکہ جنگ

معرکۂ حق و باطل

اور

شرعی فتویٰ

از

شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد عبدالغفور الوری نقشبندی مجددی

شیخ الجامعۃ المجددیہ فیاض العلوم رائے ونڈ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّ مُسَلِّمًا اَمَّا بَعْدُ

حقیقت حال

ملکی و غیر ملکی، دینی و ملی رہنما و سیاستدان، قانون دان حضرات کے موجودہ عراق و امریکہ اتحادی جنگ پر واضح حقائق و بیانات کی روشنی میں یہ فتویٰ جاری کیا جا رہا ہے۔ کسی سیاسی یا دنیاوی مفاد پرستی سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ و راس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور حکم کے مطابق اہل اسلام کو شریعت کی رو سے اس معرکۂ ام المحارب کے اندر شرعی احکام سے آگاہ کرنا مطلوب و مقصود ہے۔

میں اپنے اس جاری کردہ فتویٰ کی رو سے پوری دنیا کے مسلمانوں کو آگاہ کرتا ہوں۔ اور چیلنج کرتا ہوں کہ مسلمانوں کی جنگیں غیر مسلموں سے ہوئیں، مسلمانوں کی آپس میں بھی جنگیں ہوتی رہیں لیکن آج تک پوری تاریخ اسلام میں یہ ثبوت نہیں ملتا کہ کسی مسلمان ملک نے غیر مسلموں کی مدد سے

مسلمانوں پر چڑھائی کی ہو، جس طرح کہ آج کے سعودی حکمرانوں نے یہود و نصاریٰ کی مدد لے کہ نہ صرف سرزمین مقدس کی حرمت کو پائمال کیا بلکہ عراق کے مسلمانوں پر قیامت خیز تباہی برپا کر کے اسلام کی بیخ کنی کے بھی مرتکب ہوئے۔اب ہر فرد مسلم اور مسلم حکومت اس فتویٰ کی روشنی میں اپنے کردار کا تعین کرسکتی ہے

مرادِ مانصیحت بود و گفتیم حوالت باخدا کردیم ورفتیم

محمد عبدالغفور الوری غفرلہ

جہاد کے دو سبب ہیں

1 الجهاد عندنا كونهم حربا علينا

جہاد ہمارے نزدیک ان (دشمنوں) کا ہم پر حملہ آور ہونا

2 لاعزاز دين الله تعالىٰ ودفع الشر عن العباد

اللہ تعالیٰ کے دین کے غلبہ اور بندوں سے شر کی مدافعت اور اس کے فرض ہونے کا سبب اور وجہ اسلامی ملک کی سرحد پر ہجوم دشمن ہے۔

ہجوم دشمن کا معنی ہے

الاتیان بغتة والدخول من غیر استیذان

دشمن کا اچانک حملہ آور ہونا اور مسلم ملک کی حد میں بغیر اجازت کے داخل ہونا

بحرالرائق	ص 72 ج 5

عراق کے مسلمانوں کی حمایت میں مشرق سے مغرب تک کے مسلمانوں پر جہاد فرض ہے

اسلامی مما لک کی سرحدوں میں کسی سرحد پر اگر (دشمن) اچانک حملہ آور ہو جائے تو وہاں کے لوگوں پر جہاد فرض عین ہوگا اور قریب والوں پر فرض کفایہ اور اگر یہ دشمن کے مدمقابل مسلمان دشمن کو دفع نہ کر سکیں تو قریب والے مسلمانوں پر جہاد کرنا یا مقابلہ کرنا فرض عین ہے اور اگر یہ بھی سستی کریں یا عاجز رہیں اور وہاں کے مسلمانوں کو دشمن سے مقابلہ کرنے میں امداد کی محتاجی واقع ہو تو ان کے قریب والوں پر بھی جہاد فرضِ عین ہو جائے گا جیسا کہ

ردالمحتار	ص 303 تا 304 ج 3 میں ہے

فیفترض علی من یلیھم فرض عین کالصلوۃ والصوم لا یسعھم ترکہ ثم و ثم الی ان یفترض علی جمیع اھل الاسلام شرقا و غربا

یعنی جہاد پھر قریب والوں پر اس طرح ہی فرضِ عین ہو جائے گا جس طرح نماز روزہ اس کے ترک کی ان کو قطعًا گنجائش نہ ہوگی۔ پھر ان کے قریب والوں کے قریب والوں پر یہاں تک کہ مشرق و مغرب تک کے تمام مسلمانوں پر ان کے ساتھ ان کی حمایت میں جہاد کرنا اور ان کی مدد کرنا فرضِ عین ہو جائے گا۔

اسی طرح ''عین الہدایہ'' میں ہے کہ دشمنوں نے مسلمانوں کے کسی ملک پر ہجوم کیا یعنی اچانک حملہ کیا تو وہاں کے ہر شخص پر جہاد فرضِ عین ہے۔ اگر یہ لوگ دشمن کی مدافعت نہ کر سکیں تو ان کے قریب والوں پر بھی فرض ہو جائے گا۔ اور اگر وہ بھی کافی نہ ہوں تو ان کے قریب والوں پر۔ یہاں تک کہ تمام مشرق و مغرب کے مسلمانوں پر فرض ہو جائے گا

عین الہدایہ	ص 524	ج 2
فتاویٰ عالمگیری	ص 188	ج 2
فتح القدیر	ص 191	ج 5
بحرالرائق	ص 72	ج 5
فتاویٰ ہندیہ	ص 334	ج 3
فتاویٰ رضویہ	ص 3تا5	ج 6
درمختار	ص 303	ج 3
شرح السیر الکبیر	ص 350	ج 4

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہود و نصاریٰ غیر مسلم، اللہ تعالیٰ اور مومنوں کے دشمن ہیں

1۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ؔ

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ

(پ6ع12)

ترجمہ اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہی میں سے ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

(پ28ع7)

ترجمہ اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

مسلمانوں کو چھوڑ کر یہود و نصاریٰ، کافروں سے دوستی حرام اور انکار حکم خدا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ

مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۚ پارہ 5 سورہ نساء آیت نمبر 144

ترجمہ اے ایمان والو! کافروں کو دوست نہ بناؤ مسلمانوں کے سوا۔

لَا يَتَّخِذِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡكٰفِرِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۚ

یہ آیت پارہ 3 رکوع 11 سورہ آل عمران 3 آیت نمبر 28

ترجمہ مسلمان کافروں کو دوست نہ بنائیں مسلمانوں کے سوا۔

یہود و نصاریٰ سے دوستی و مدد حرام اور انکار حکم خدا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡيَهُوۡدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوۡلِيَآءَ ۘ الایۃ

(پ 6 ع 12)

ترجمہ اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔

اس آیت کے تحت تفسیر نسفی ج 1 ص 7 میں ہے تنصرو نھم و تستنصرونھم یعنی یہود و نصاریٰ کو (اس طرح) دوست نہ بناؤ کہ تم انہیں مدد دو اور ان سے مدد لو۔ کیونکہ اسطرح تم دھوکہ کھاؤ گے کیونکہ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں، تمہارے دوست نہیں ہو سکتے۔ آگے لکھا

وکلھم اعدآء المؤمنین وفیہ دلیل علیٰ ان الکفر کلہ

ملۃ واحدۃ

وہ سب ہی مسلمانوں کے دشمن ہیں اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ پورا کفر دین واحد ہے۔

تفسیر روح البیان	ص 402 ج 2
تفسیر روح المعانی	ص 140 ج 6 میں ہے

والکل متفقون علی الکفر مجمعون علیٰ مضارتکم

ومضارکم فکیف یتصور بینکم و بینھم موالاۃ

یعنی وہ سب (جب) کفر پر متفق اور تمہیں شدید ضرر و تکلیف رسانی پر (متحد) و جمع ہیں تو تمہارے اور ان کے درمیان دوستی کا تصور بھی نہیں کیا سکتا۔ اور لکھا

فیہ زجر شدید للمؤمنین عن اظھار صورۃ الموالاۃ

لھم وان لم تکن موالاۃ فی الحقیقۃ

یعنی اس میں مومنوں کو شدید جھڑک فرمائی کہ اگرچہ

حقیقت میں دوستی نہیں مگر تم ان سے دوستی کی صورت کا اظہار بھی کیوں کرتے ہو۔

نهوعن موالاتهم بقرابة اوصداقة عن الاستعانة بهم في الغزو

یعنی غزوہ وغیرہ امور میں ان یہود و نصاریٰ وغیرہ، سے استعانت و مدد ممنوع ہے چاہے قرابت کے لحاظ سے ہو — یا دوستی کی بناء پر ہو اور

تفسیر ابوالسعود	ص 23	ج 2
تفسیر مظہری	ص 32	ج 2

یہود و نصاریٰ وغیرہ مشرکین سے مدد لینا مفید دوستی کی توقع پر دوستی کرنا ممنوع و حرام ہے

کفار سے دوستی خدا سے دوری کا سبب بنتی ہے اور کفار ہی میں شمار ہونیکا سبب بنتی ہے اور اس بارے میں شدید وعیدیں آئی ہیں ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ (پ3 ع11)

ترجمہ یعنی مسلمان کافروں کو دوست نہ بنائیں مسلمانوں کے سوا،،اس آیت کے تحت تفسیر کبیر میں نقل فرمایا

اجتنبوا هٰؤلاءِ الیهود واحذروا ان یفتنوکم

یعنی ان یہودیوں سے بچو اور اس بات سے بھی ڈرتے رہو اور پرہیز کرو کہ تمہیں فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں

اس کا شانِ نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں غزوۂ احزاب کے موقع پر عرض کیا کہ حضور میرے ساتھ تقریباً پانچ سو یہودی ہیں، حکم ہو تو ہمارے ساتھ مدد کے طور پر چلیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی کہ مسلمانوں کے ہوتے ہوئے کافروں سے کیوں دوستی کرتے ہو اور مدد لیتے ہو

یہود و نصارٰی، مشرکین سے دوستی کرنا ان کے کردار سے راضی ہونا ہے جو کفر ہے

پھر مومن کی ان سے دوستی میں یہ احتمال بھی ہوگا کہ وہ ان کے کافرانہ کردار سے راضی ہو اور

تصویب الکفر کفر والرضاء بالکفر کفر

یعنی کفر کو درست سمجھنا بھی کفر اور کفر سے راضی ہونا بھی کفر۔

تفسیر کبیر	ج 8 ص 11، ج 29 ص 276
احکام القرآن للجصاص	ص 9 ج 2

اور اسی طرح حضرت ابو موسیٰ اشعری نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے پاس نصرانی کاتب ہے، آپ نے فرمایا تجھ کو کوئی مسلمان نہیں ملا، کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ یہ فرمان نہیں سنا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤی اَوْلِیَآءَ ۘؔ

بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ (پ6ع12)

جس میں صراحۃً فرمایا کہ اے ایمان والو یہود نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔

یہود و نصاریٰ سے دوستی و مدد چاہنے والا مخالف حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کا دین اس

کو اور اس کی کتابت مجھ کو (مجھے اس سے کیا) اس پر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا

لَا اُکْرِمُهُمْ اِذَا اَهَانَهُمُ اللّٰهُ وَلَا اُعِزُّهُمْ اِذَا اَذَلَّهُمُ اللّٰهُ وَلَا اُدْنِيْهِمْ اِذَا اَبْعَدَهُمُ اللّٰهُ (تفسیر کبیر ج 12 ص 16)

یعنی جب اللہ تعالیٰ ان کی تحقیر کرے تو میں انکا اکرام نہیں کر سکتا اور جب اللہ تعالیٰ انکو ذلیل کرے تو میں انکی عزت نہیں کر سکتا اور جب اللہ تعالیٰ انکو اپنی رحمت سے دور کرتا ہے تو میں قریب نہیں کر سکتا۔

معلوم ہوا کہ اب جو اُن کو اکرام و عزت کے ساتھ اپنے قریب کرے یا ان کے قریب ہو۔ وہ خدا اور رسول اور صحابہ کا مخالف ہے۔

دوستی ہوتی ہی تب ہے جب رضا پائی جائے

پھر قرآن پاک میں صراحۃ آ گیا کہ **فانه منهم** وہ انہیں میں سے ہے چنانچہ تفسیر صاوی ج 1 ص 271 میں **فانه منهم** کے تحت لکھا **لانه لایوالی احد احدا الا وهو عنه راض** اس لیے کہ کوئی کسی سے محبت کرتا ہی تب ہے جب اس

سے راضی ہو۔ مذکورہ بالا لوگوں سے اوران کے کردار سے رضا باعث کفر وقہر خدا ہے کیونکہ **الرضا بالکفر کفر و تصو یب الکفر کفر** ابھی بیان کیا جاچکا ہے جبکہ حدیث پاک میں تو یہاں تک آچکا ہے کہ یہ لوگ تمہارے بدخواہ ہونے کی وجہ سے اس قابل ہیں

لَا تُسَاكِنُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا تُجَامِعُوْهُمْ فَمَنْ سَاكَنَهُمْ اَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِثْلُهُمْ (ترمذی شریف ج 1 ص 194)

یعنی نہ تم مشرکوں کے پاس ٹھہرواوران کے ساتھ (کسی بھی امر میں) جمع رہو، جوشخص بھی ان میں ٹھہر گیا یا ان سے ملا رہے گا وہ انہی کی مثل ہوگا (یعنی ان کے حکم میں ہوگا)

اور تفسیر نسفی	ص 247 ج 4 میں

لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ کے تحت ہے کہ انهم يريد ون ان يلحقوا بكم مضار الدنيا والدين من قتل الانفس و تمزيق الاعراض

یعنی ان کا ارادہ ہی یہ ہے کہ تمہیں قتل اور تمہاری عزتیں تباہ کر کے پوری پوری دینی اور دنیاوی ضرر پہنچائیں۔ اسی طرح

تفسیر مظہری	ص 32 ج 2

میں ہے کہ اگر تمہارا تعلق یہود و نصاریٰ سے رہا اور تم نے انہیں اپنے اندرونی معاملات میں دخیل کرلیا تو

لاتقصرون لکم خبالا شرا وفسادا بل یبذلون جھدھم

فیما یورثکم شرا و فسادا

تمہیں شر اور فساد میں مبتلا کرنے میں اپنی پوری طاقت خرچ کریں گے اور تفسیر ابو السعود ج 3 ص 48 پر اس آیت کے تحت ہے ایجاب الاجتناب عن المنھی عنه

یعنی ان کی دوستی سے بچنا واجب اس لیے ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں مگر تمہارے لیے

اجماء الکل مضادتکم و مضارتکم بحیث

یسومونکم السوء یبغونکم الغوائل فکیف یتصور

بینکم و بینھم موالاۃ

یعنی تمہاری ضرر رسانی اور دشمنی پر وہ سب متحد ہیں اس طرح کہ تمہیں برائی اور سختیوں میں مبتلا کرنے کی تلاش میں رہتے ہیں پھر تمہارے اوران کے درمیان باہمی دوستی کیسے تصور کی جا سکتی ہے

یہود و نصاریٰ اور مشرکین سے دوستی اگر عزت کی غرض سے ہے تو عزت کا مالک اللہ ہے وہ نہیں

ارشاد خداوندی ہے

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط

اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا پ5ع17

ترجمہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں، تو عزت ساری اللہ کے لیے ہے

غیر مسلموں کو رازدار اور دوست بنانا حرام اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے

پروردگار عالم کا حکم سنیئے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ

خَبَالًا ط وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ج قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ج صلے

وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَکْبَرُ

ترجمہ غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری تباہی میں کمی نہ کریں گے انہیں وہی بات اچھی لگی جس سے تمہیں تکلیف پہنچی بے شک ظاہر ہو گئی دشمنی انکی زبانوں سے اور جو کچھ وہ اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں وہ اس سے بھی بڑا ہے

مسلمان کا غیر مسلموں کو جاسوسی اور رازداری کا موقع دینا ممنوع ہے

قرآن پاک میں	پارہ 4 ع 3 میں ہے

یَاۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا

ترجمہ غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے ، ان کی آرزو ہے کہ جتنی (زیادہ سے زیادہ) ایذاء تمہیں پہنچے

اس آیت کے تحت تفسیر کبیر ج 8 ص 197 تا 198 میں ہے

فمنع المؤمنین ان یتخذوا بطانة من غیرا لمؤمنین

فیکون ذلك نهیا عن جمیع الکفار

یعنی غیر مسلموں کو راز دار بنانے سے جو مسلمانوں کو منع کیا گیا ہے، یہ تمام کفار سے (دوستی وراز داری کی) ممانعت ہے، آگے لکھتے ہیں

فقد جعل عمر رضی اللہ عنہ ھذہ الایۃ دلیلا علی النھی عن اتخاذ بطانۃ

غیر مسلموں کو راز دار بنانے کی ممانعت پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو دلیل بنایا

اوراس کی وجہ ہے کہ **لَا یَاۡلُوۡنَکُمۡ خَبَالًا ؕ** وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے

ای لا یدعون جھد ھم فی مضرتکم و فسادکم

یعنی تمہیں تکلیف اور نقصان پہنچانے میں وہ اپنی پوری پوری طاقت صرف کریں گے

اسی طرح جاسوسی کی ممانعت

فتح الباری	ج 6 ص 107
تفسیر درِ منثور	ج 6 ص 202 ج 2 ص 290 تا 291

تفسیر کبیر	ص 197 تا 198	ج 8
تفسیر ابن کثیر	ص 398	ج 1
تفسیر خازن	ص 413	ج 1

ظالم کی طرف جھکاؤ ظالم ہی نہیں کافر و جہنمی بھی بنا سکتا ہے اسکی مدد لینا حرام و ممنوع ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ سورہ ہود 11 آیت نمبر 113

ترجمہ اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔

اس آیت کے تحت تفسیر کبیر بیروت ص 58 ج 18 میں ہے

الرکون المنهی عنه هو الرضاء بما علیه الظلمة من

الظلم و تحسین تلك الطریقة وتزیینها عندهم و

عند غیرهم و مشارکتهم فی شیئ من تلك الابواب

یعنی ممنوع میلان وہ ہے جس میں ظالموں کے ظلم سے راضی

ہونا اور اس کو اچھا جاننا اور ظالموں اور ان کے غیروں کے سامنے ان کے طریقہ ظلم

کو اچھائی کے روپ میں پیش کرنا اور اس قسم کے امور میں ان کے ساتھ شریک رہنا

تفسیر درمنثور	ج 3 ص 351 و ج 2 ص 290 و 291
تفسیر نسفی	ص 207 ج 2
ابن کثیر	ص 606 ج 2

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اى لا تستعينوا بالظلمة

فتكونوا كانكم قد رضيتم باعمالهم

تم ظالموں سے مدد مت لو کہ گویا تم بھی ان کی کارستانیوں اور کرتوتوں سے راضی ہو۔

درمنثور	ص 637 ج 3 ولا ترضوا باعمالهم

یعنی ظالموں کے کردار سے راضی مت ہونا

تفسیر خازن	ص 227 ج 1 میں ہے

اولياء يعنى انصارا و اعوانا من دون المؤمنين

خازن ص 506 ج 2 میں **وَلَا تَرْكَنُوْٓا** کے تحت ابن عباس

سے ہے **ولا تمیلوا** (ان کی طرف میلان نہ کرو، ابو العالیہ سے ہے **ای ولا ترضوا باعمالھم** ان کے اعمال پر راضی نہ ہونا سدی نے کہا **لا تداھنوا الظلمة یعنی ظالموں سے نرمی نہ کرو**

نیز ص 256 ج 4 میں ہے

اولیاء ای اصدقاء و نصارا

اور ص 413 ج 1 میں زیر آیت

اَلَّذِیۡنَ یَتَّخِذُوۡنَ الۡکٰفِرِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ؕ

یتخذون الیھود اولیاء وانصارا بطانة من دون المؤمنین

آگے اس کی وجہ بیان کی **اَیَبۡتَغُوۡنَ عِنۡدَھُمُ الۡعِزَّۃَ**

یعنی **یطلبون من الیھود العزة والمعونة والظھور**

اور یہ نہیں جانتے کہ

فَاِنَّ الۡعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیۡعًا آیۃ کریمہ **اَلَّذِیۡنَ یَتَّخِذُوۡنَ الۡکٰفِرِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ** میں ہے **المراد بالکفرین قیل الیھود**

قیل مشرکون العرب و قیل ما یعم ذلك والنصاری

روح البیان ج 5 ص 154، ج 9 ص 472 تا 474 وص 412 تا 413

اگر شیطانیت کے غلبہ سے بھول کر ظالم کے پاس بیٹھا تو یاد آنے یا دلانے کے بعد نہ بیٹھے

ارشاد ربانی ہوتا ہے

پ 7 ع 14

وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

یہود و نصاریٰ کا جزیرہ عرب میں داخل ہونا شرعاً منع ہے

نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَخْرِجُوْا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ

یعنی مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو

بخاری شریف	ص	449	ج	1
مسلم شریف	ص	94	ج	2

اور ترمذی شریف میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا

لَاُخْرِجَنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ فَلَا اَتْرُكُ

فِیْهَا اِلَّا مُسْلِمًا

ترمذی شریف	ص 194 ج 1

یعنی میں جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کو ضرور نکالوں گا مسلمانوں کے سوا یہاں کسی کو نہیں چھوڑوں گا، اور یہی حکم تفصیلا

نیل الاوطار	ج 8 ص 72 تا 75 میں موجود ہے
فتح الباری شرح صحیح البخاری	ج 6 ص 207
عمدۃ القاری شرح بخاری	ج 14 ص 298 تا 300
فیض الباری شرح بخاری	ج 12 ص 168
مشکوٰۃ شریف	ص 355
اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ	ج 3 ص 443 تا 445

غیر مسلم جزیرہ عرب میں داخل ہو تو نکالنا واجب ہے اور اگر مر گیا اور دفن کر دیا گیا تو قبر کھود کر نکال باہر کیا جائے

مرقات شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ ان مشرکین میں سے کوئی اگر وہاں داخل ہو گیا تو **وجب اخراجہ** اس کا وہاں سے نکالنا

اور **فان مات و دفن فیھا نبش و اخرج منھا** واجب ہے

اگر مر گیا اور اسی زمین میں دفن کر دیا گیا تو اسے اس زمین سے کھود کر نکال دیا جائے۔ اس سلسلہ میں جمہور کی دلیل یہ ہے کہ قرآن پاک کے پارہ 10، رکوع 10 میں ہے

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ

یعنی مشرک سراسر پلید ہیں۔

مرقات شرح مشکوٰۃ شریف	ص 95	ج 8

اورحدیث اخرجوا المشرکین من جزیرہ العرب

میں مشرکین سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دیکھئے

مرقات شرح مشکوٰۃ	ص 96	ج 8 اور
تفسیر روح البیان	ص 154 ج9 ص 472 تا 474، 412,13	ج 5

و دیگر متعدد تفاسیر میں موجود ہے۔

مظاہر حق	ص 453	ج 3

نوٹ : جزیرہ عرب کا طول عدن سے عراق تک اور عرض جدہ سے شام تک ہے۔

اس کو جزیرہ عرب اس لئے کہتے ہیں کہ اسے بحر ہند، بحر قلزم بحر فارس اور بحر حبشہ احاطہ کیے ہوئے ہیں۔

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری	ص	299	ج	14

غزوہ میں غیر مسلم سے مدد لینا ممنوع ہے اور مسلمانوں سے قتال کے لیے سخت حرام

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبْرَةِ اَدْرَكَهُ رَجُلٌ قَدْ
كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْأَةً وَ نَجْدَةً فَفَرِحَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حِيْنَ رَأَوْهُ فَلَمَّا اَدْرَكَهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جِئْتُ لِاَتَّبِعَكَ وَ اُصِيْبَ مَعَكَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ
اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ قَالَتْ ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ
اَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهٗ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ

بِمُشْرِكٍ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَادْرَكَهُ بِالْبَيْدَآءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ
اَوَّلَ مَرَّةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فَانْطَلِقْ مسلم شریف ص 118 ج 2

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف نکلے جب حرۃ الوبرۃ (جو مدینہ منورہ سے چار میل پر ہے) میں پہنچے تو آپ سے ایک شخص ملا جس کی بہادری و دلیری کا شہرہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اُس کو دیکھ کر خوش ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تو اس نے کہا، میں اس لئے آیا کہ آپ کے ساتھ چلوں اور جو ملے اس میں سے حصہ پاؤں۔ اسے فرمایا کیا تیرا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہے؟ وہ بولا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو لوٹ جا۔ میں ہرگز مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جب شجرہ پہنچے تو وہ شخص پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور وہی کہا جو پہلے کہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تو لوٹ جا۔ میں ہرگز مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔

پھر وہ لوٹ گیا پھر آپ ﷺ سے اس کے بعد بیداء میں ملا آپ ﷺ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا کہ تو ایمان رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر؟ اس نے کہا ہاں ایمان رکھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا خیر چل

نیز ابن ماجہ ص 208 پر امام ابن ماجہ نے باب قائم کیا ہے

بَابُ الْاِسْتِعَانَتِ بِالْمُشْرِكِيْنَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا **اِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ بِمُشْرِكٍ** یعنی بلاشبہ ہم مشرک سے مدد نہیں چاہتے۔

ابوداؤد شریف	ص	474	ج	2
بیہقی شریف	ص	37	ج	9
سبل السلام شرح بلوغ المرام	ص	178	ج	2
نصب الرایہ	ص	423	ج	3

مومن کو اپنے مومن بھائی کی مدد کے لئے بنیاد کی طرح مضبوط ہونا چاہیئے۔

اَبُوْبُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ

لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ

مومن ،مومن کے لئے ایسا ہے جیسے عمارت میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے رکھتے ہے

بخاری شریف	ص 890 ج 2

ہر فردِ مسلم وحکومتِ مسلم کی خیر خواہی مسلمان پر فرض ہے

فتاویٰ رضویہ	ص 3 ج 6
مسلم شریف	ص 320,21 ج 2
نیل الاوطار	ص 254,55 ج 7
مسلم شریف	ص 320 ج 2

میں حدیث شریف ہے

وَلِيَنْصُرِ الرَّجُلُ اَخَاهُ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا اِنْ كَانَ ظَالِمًا

فَلْيَنْهَهُ فَاِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَّاِنْ كَانَ مَظْلُوْمًا فَلْيَنْصُرْهُ

اپنے ظالم ومظلوم (مسلمان) بھائی کی مدد کرو اگر ظالم ہے تو اسے ظلم سے روکنا ہی مدد ہے۔ اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد کرو۔ مسلمان بھائی کی مدد کرنا گویا اپنی ہی مدد کرنا ہے۔ اور

اگر مسلمان بھائی کو کوئی قتل کر رہا ہو اور یہ اس کی مدد نہیں کرتا جبکہ مجبور محض نہیں ہے۔ تو سمجھ لے کہ اس کے اسلام و ایمان میں فرق ہے۔ کیونکہ حدیث پاک میں ہے

اَلْمُسْلِمُوْنَ کَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ شْتَکٰی عَیْنُہٗ اِشْتَکٰی کُلُّہٗ

وَاِنِ اشْتَکٰی رَأْسُہٗ اِشْتَکٰی کُلُّہٗ

یعنی تمام مسلمان شخص واحد کی طرح ہیں کہ اگر اس کی آنکھ دکھتی ہے تو سارا جسم دکھتا ہے۔ اور اگر سر دکھتا ہے تو سارا جسم دکھتا ہے۔

مسلم شریف	ص 321 ج 2

ضروری ہے کہ مومن ایک دوسرے کا تعاون کریں

کیونکہ ہر مسلمان کا ہر مسلمان پر یہ حق ہے کہ اس کی مدد کی جائے۔ حدیث پاک میں آتا ہے۔

لِاَنَّ حَقَّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ اَنْ یَّنْصُرَہٗ وَیُعِیْنَہٗ

یعنی مسلم کا مسلم پر بلاشبہ یہ حق ہے کہ اس کی مدد کی جائے۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری	ج10 ص369، ج13 ص21

مومن پر مومن کی مدد کرنا ضروری وفرض ہے۔

ظالم کا حامی اسلام سے خارج ہے

حدیث پاک میں آتا ہے کہ۔

فیض الباری شرح بخاری	ج24 ص235 ج29 ص17-18

مَنْ مَّشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِیُعِیْنَهٗ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ

یعنی جو شخص ظالم کی مدد کے لئے دانستہ اس کے ہمرہ چل پڑا وہ اسلام سے خارج ہے۔

جامع صغیر	ص	181	ج	2

اسی لیے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

فتاویٰ رضویہ	ص	185	ج	6

میں فرماتے ہیں ظالم کی اعانت کرنا حرام ہے۔اس سے دور رہنا فرض۔

ظالم کے دعا گو کو خدا کی نافرمانی محبوب ہے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ دَعَا لِظَالِمٍ بِالْبَقَاءِ فَقَدْ اَحَبَّ

فتاویٰ

محمد عبدالغفور الوری

ناشر

جامعہ فیاض العلوم رائیونڈ پاکستان

اَنۡ یَّعۡصِیَ اللّٰہَ فِیۡ اَرۡضِہٖ

ظالم کی بقاء کی دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ کی زمین میں اس کی نافرمانی کو پسند کرتا ہے۔

کنوز الحقائق	ص 104 ج 2

اس روایت کو

تفسیر نسفی	ص 207 ج 2

پر بھی نقل کیا گیا ہے۔

ظالم کے قریب جانے والا بھی ملعون

روایت منقول ہے

لَا تَقِفَنَّ عِنۡدَ رَجُلٍ یَّقۡتُلُ مَظۡلُوۡمًا فَاِنَّ اللَّعۡنَۃَ تَنۡزِلُ عَلٰی مَنۡ حَضَرَہٗ وَلَمۡ یَدۡفَعۡ عَنۡہُ

یعنی مظلوم کے قاتل آدمی کے قریب بھی نہ ٹھہریئے اس لیے کہ لعنت اس پر بھی ہوتی ہے۔ جو مظلوم کے پاس پہنچا اور اسے ظلم سے نہ بچا سکا۔

نتیجہ یہ تو ظالم کے حامی کی سزائیں ہیں اور خود ظالم کتنا قبیح

اور منحوس برائی والا ہوگا۔ مزید برآں اگر کوئی غیر مسلم ظالم کا حامی ہوتو پھر وہ کتنا سزاوار ہوگا **فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ** سے تو یہ بھی ثابت ہے کہ کبھی ظالم سے حامیِ ظالم کی سزا بڑھ جاتی ہے۔

احیاء العلوم	ص 271 ج 2

کاذب وظالم حکام کی تصدیق واعانت کرنے والے کے متعلق نبی کریم ﷺ کا فرمان نہ وہ میرا نہ میں اس کا

حضرت کعبؓ بن عجرہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ عنقریب میرے بعد ایسے حکام ہونگے کہ

مَنْ صَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّىْ وَلَسْتُ مِنْهُ

جس نے ان کے کذب کی تصدیق کی اور ان کے ظلم کرنے پر مدد کی تو نہ وہ مجھ سے اور نہ میں اس سے۔ یعنی نہ وہ میرا نہ میں اس کا۔

نسائی شریف	ص 186 ج 2

کاذب وظالم حکام کی تصدیق واعانت نہ کرنے والے کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ میرا اور میں اس کا

وَمَنْ لَّمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَ لَمْ يُعِنْهُمْ

عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ وَ سَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ

اور جو ظالموں کے پاس داخل تک نہیں ہوا اور نہ ان کے جھوٹ کی اس نے تصدیق کی اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد کی، میں اس کا وہ میرا اور عنقریب وہ اسی حال میں حوض پر میرے پاس آئے گا۔

نسائی شریف	ص 186 ج 2

نتیجہ پہلی حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جو ظالم کے قریب ہوگا وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہوگا۔ جس کا ظالم سے تعلق ہوگا اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

دوسری حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جو ظالم سے دور ہوگا نبی

کریم ﷺ کے قریب ہوگا۔ جس کا ظالم سے تعلق واسطہ نہ ہوگا اس کا تعلق نبی پاک ﷺ اور نبی پاک ﷺ کا تعلق اس سے ہوگا۔

جب تصدیق واعانت کرنے والے کا یہ حال ہے تو جو خود ظالم و کاذب ہے اس کا کیا حال ہوگا۔ وہ خدا اور رسول ﷺ کا دشمن ہے جو خدا کی زمین میں پھر رہا ہے۔

جو اپنے ملک وملت، جان و مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا، وہ شہید ہے

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَھْلِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِیْنِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ نسائی شریف ص 172 ج 2

یعنی جو اپنے مال، اہل، دین وخون کی حفاظت کرتا ہوا دشمن کو دفع کرنے میں مارا گیا وہ شہید ہے۔

نسائی شریف	ص 172 ج 2

ثابت ہوا کہ عراقی شہید ہیں۔

عَنِ ابْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ شَھَرَ سَیْفَہٗ ثُمَّ وَضَعَہٗ فَدَمُہٗ ھَدْرٌ

حضرت ابن زبیرؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص تلوار میان سے نکالے اور پھر اسے لوگوں پر چلائے تو اس کا خون ھدر یعنی ضائع ہے۔

نسائی شریف	ص 173 ج 2

مسلمان کو قتل کرنے کے لئے آنے والا قتل ہو گیا تو اس کا خون ضائع اور جس کو اس نے قتل کیا وہ شہید

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ حَمَلَ السَّلَاحَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَاعْتَرَضَهُمْ بِهٖ لِقَتْلِهِمْ

فَمَنْ قَتَلَهٗ فَلَا شَیْءَ عَلَیْهِ لِاَنَّهٗ اَحَلَّ دَمَهٗ بِاعْتِرَاضِ النَّاسِ لِسَیْفِهٖ

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس نے مسلمانوں پر ہتھیار اٹھایا اوران کواس سے قتل کرنے کے لئے آیا تواس کوجس شخص نے قتل کردیا اس پر کچھ بھی (قصاص وغیرہ) نہیں۔اس لئے کہ تلوار (ہتھیار) لے کرآنے سے اپنا خون حلال (جائز) کردیا ہے۔اورایک روایت میں ہے کہ ایسا کرنے سے اس کا خون ضائع ہوگیا۔

موطاامام محمد	ص 370
نسائی شریف	ص 173 ج 2

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کی جان مال کی حرمت کعبہ کی حرمت سے زیادہ ہے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں

رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یَطُوْفُ بِالْکَعْبَةِ وَ یَقُوْلُ مَا

اَطْیَبَكِ وَ اَطْیَبَ رِیْحَكِ مَا اَعْظَمَكِ وَ اَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ حُرْمَةً مِّنْكِ مَالِہٖ وَ دَمِہٖ

ترجمہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور یہ فرماتے سنا، تو کتنا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کتنی پیاری ہے۔ تو کتنا عظیم المرتبت اور عزت والا ہے۔ مگر قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے مومن کی جان و مال کی حرمت اللہ کے نزدیک تجھ سے کہیں زیادہ ہے۔

ابن ماجہ	ص **282** حدیث نمبر 3932
طبرانی کبیر	ص 31 ج 11 حدیث نمبر 10944

اور حدیث

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَ مَالُهٗ وَ عِرْضُهٗ

یعنی مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون مال عزت و آبرو۔

ابن ماجہ	ص **282**	
مسلم شریف	ص **317**	ج **2**

نسائی شریف	ص 174 ج 2

مسلمان کا مسلمان کو قتل کرنا حرام اور قتل سے راضی ہونا کفر

نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ

بخاری شریف	ص 1024 ج 2
ابن ماجہ شریف	ص 282
نسائی شریف	ص 174 ج 2
فیض الباری شرح بخاری	ص 17,18 ج 29

معلوم ہوا کہ مومن کی جان و مال وعزت وآبرو جب خدا کے نزدیک کعبہ سے زیادہ اور ہر مسلمان پر مسلمان کی جان و مال وخون حرام ہے تو اب مسلمان کا آپس میں قتال کرنا عظیم گناہ ہوگا۔ جس میں مسلمانوں کا سب کچھ داؤ پر لگوا دیا گیا ہے۔ جس سے عالم اسلام کا بچہ بچہ پریشان وغمزدہ ہے۔

ظالموں کے سوا پوری دنیا پکار اٹھی ہے کہ اس ظلم سے بچو اور بچاؤ
اس ظلم کو روا سمجھنا کفر اور مباح سمجھ کر کرنا کفر ورنہ حرام

گمراہی و کفر کے جھنڈے کے زیر سایہ لڑنے والے کی موت کفر و گمراہی پر

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ

مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِيَّةٍ يَّدْعُوا اِلٰى عَصَبِيَّةٍ

اَوْ يَغْضِبُ لِعَصَبِيَّةٍ فَقُتِلَ فَقِتْلَتُهٗ جَاهِلِيَّةٌ

نسائی	ص 175 ج 2

ترجمہ جو شخص گمراہی کے جھنڈے کے زیر سایہ لڑائی (جنگ) کرے۔ لوگوں کو تعصب کی طرف بلائے یا اس کا غصہ تعصب کی وجہ سے ہو (اللہ کے لئے نہ ہو) پھر وہ قتل کیا جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی یعنی کفر کی موت ہو گی۔ (العیاذ باللہ)

نتیجہ
مسلمانوں کی حکومتیں اور عراقی حکومت کے خلاف امریکہ کے زیر

سا یہ لڑنے والے ان کے فوجی سوچیں کہ وہ اسلام پر رہتے
ہوئے جان جانِ آفریں کے سپرد کر رہے ہیں۔
یا امریکہ کو نذرانہ دے رہے ہیں۔

عراق وامریکہ جنگ سے متعلق ملکی وغیر ملکی مفکرین کی آراء و اقوال

قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی صدر جمعیت علماء پاکستان

''مقدس مقامات کو خطرہ تھا تو **43** اسلامی ممالک حفاظت کر سکتے تھے۔ جنگ کا ذمہ دار سعودی عرب ہے۔''

روزنامہ جنگ **17** فروری **1991** صفحہ اول

مولانا عبدالستار خان نیازی وفاقی وزیر بلدیات

''ابلیس کی فوجیں سعودی عرب کی دعوت پر خلیج میں داخل ہوئیں۔''

روزنامہ جنگ **9** فروری **1991** صفحہ اول

''سعودی عرب قرضے لے کر جو یہودی، امریکہ اور اتحادی افواج کو دے رہے ہیں وہ سور کے گوشت، شراب اور فاحشہ عورتوں پر خرچ ہو رہے ہیں۔''

روزنامہ پاکستان 18 فروری 1991

''حرمین شریفین کی حفاظت کے لئے امریکی امداد گمراہی نہیں تو اور کیا ہے۔''

روزنامہ نوائے وقت یکم فروری 1991 صفحہ اول

احمد اللہ خمینی

''عراق کے خلاف اتحادیوں کی کاروائی مسلمانوں کے خلاف کافروں کی جنگ ہے۔''

روزنامہ پاکستان 20 فروری 1991 صفحہ 6

دنیا بھر کی اسلامی تحریکوں کے قائدین

''امریکہ شیطانِ اکبر ہے۔ اس کا مقصد کویت کو آزادی نہیں عراق اور اسکی فوج کو تباہ کرنا ہے۔ ہمارا مقدس مقام خانہ کعبہ شریف اس وقت امریکیوں کے ہاتھ میں ہے''

روزنامہ نوائے وقت 18 فروری 1991ء

قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی وسینیٹر

''اتحادی فوجوں کو روزانہ 5 لاکھ بوتل شراب فراہم کی جاتی ہے۔ تیس ہزار (30,000) کے لگ بھگ امریکی عورتیں سعودی عرب کی مقدس سرزمین پر موجود ہیں۔ شاہد وشراب میں غرق قوم کے افراد ان عیاشیوں کے بغیر کیسے رہ سکتے ہیں۔ اب مقدس سرمین پر امریکی عورتوں کا وجود اور شراب کی فراہمی جن برائیوں کو جنم دے گی ان سے انکار نہیں کیا جا سکتا''

روزنامہ جنگ اداریہ 23 فروری 1991ء

''مسلمانوں کی دولت مسلمانوں کے قتل عام کیلئے استعمال ہو رہی ہے''

روزنامہ نوائے وقت 16 فروری 1991ء

سعودی عرب میں امریکی افواج بلانا شریعت کی رو سے قطعاً جائز نہیں''

روزنامہ نوائے وقت 16 فروری 1991ء

خان ولی خان اے۔این۔پی

’’قبلۂ اوّل پر یہودیوں کا قبضہ تھا اور خانہ کعبہ پر امریکہ نے قبضہ کرلیا۔صدام انسانیت کی بقا کی جنگ لڑ رہا ہے‘‘

روزنامہ جنگ 17 فروری 1991ء

نوابزادہ نصراللہ

’’امریکہ کا مقصد کویت خالی کرانا نہیں بلکہ عراق کی اقتصادی اور عسکری طاقت تباہ کرنا ہے‘‘

روزنامہ جنگ 17 فروری 1991ء

حافظ حسین احمد سینیٹر

’’امریکہ مسلمانوں کی ریڑھ کی ہڈی توڑنا چاہتا ہے۔‘‘

روزنامہ پاکستان 18 فروری 1991ء

غزہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر شیخ محمد صیام

’’جس مٹی کو مسلمان چومتے ہیں وہ نصرانیوں اور یہودیوں کے قدموں تلے ہے‘‘

روزنامہ پاکستان 23 فروری 1991ء

ڈاکٹر اسرار احمد

''امریکہ نے ہماری اجرت پچاس ہزار بیرل تیل یومیہ مقرر کردی ۔ فوج بھیج دینے کے باوجود بھی ہمیں دہاڑی دار سے زیادہ اہمیت نہیں ملی ۔ صدام حسین کو قرآن و حدیث سے گہرا شغف ہے۔''

روزنامہ جنگ 23 فروری 1991ء

شہزادہ شاہ پر جان اور محمد سعید بٹ رٹ وائر کنندگان پشاور ہائیکورٹ

''سعودی فوج امریکی کمان میں لڑ رہی ہے اس لئے ہماری فوج بھی امریکی کمان میں ہے''

روزنامہ جنگ 18 فروری 1991

قاضی عبدالقدیر خاموش سیکرٹری جنرل جمعیت علماء اہلحدیث پاکستان

''خلیجی جنگ نے سعودی عرب کو دنیا بھر کے مسلمانوں میں بے آبرو کردیا ہے ۔ اب دنیا بھر کے مسلم عوام انہیں خادمِ حرمین شریفین تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں کیونکہ جو شخص کفار کی مدد مسلمانوں کے خلاف جائز سمجھتا ہے وہ قرآن کی مخالفت کر کے دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے ۔ آلِ سعود یہود و

نصاریٰ کی مدد کے ساتھ یاان کی مدد کر کے اسلامی اخوت کے دائرہ سے نکل گئے ہیں۔

روزنامہ پاکستان 26 فروری 1991ء

عرضِ مرتب

فتویٰ ہذا ان مفکرین عالم اسلام کے اقوال و آراء کے پیش نظر پیش کیا گیا ہے۔جس میں پوری احتیاط اور ذمہ داری سے قرآن وحدیث اور فقہی دلائل دیئے گئے ہیں اوراس میں چیلنج بھی کردیا گیا ہے۔مگر ہر حوالہ یا عنوان کے بعد تشریح نہیں کی گئی محض ترجمہ پر انحصار کیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والے اسے محض میری ذاتی رائے ہی نہ سمجھ بیٹھیں بلکہ حکم خدااور حکم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور فقہی دلائل کے ذریعہ حقیقت کو سمجھ لیں اور یہ فتویٰ ہر طبقہ کے لوگ پڑھ سمجھ سکیں۔

فتویٰ ہذا کی تصدیق کے لئے تو قرآن وحدیث وفقہی دلائل کافی ہیں مگر مفکرین کے اقوال و آراء کی تصدیق اس فتویٰ سے ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورت روحانی اعلامیہ اور فیورک تنظیم

کے دستور پر ایک

اہم فتویٰ

شیخ الحدیث

مفتی محمد عبد الغفور الوری

ناشر

محدث اعظم مشن (پرسٹن یو۔کے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء نمبر(۱)

۱۵ اکتوبر ۲۰۰۳ء میں شہر سورت گجرات میں ملک کے ایک عظیم لیڈر(جو کہنے کو تو مسلمان ہیں مگر فکری الحاد وارتداد کے شکار اور اسلام مخالف نظریات کے حامل ہیں) کا جنم دن منانے کے لیے مختلف مذاہب کے سادھو سنت جمع ہوئے۔ جس میں ایک سنی عالم شیخ طریقت نے بھی پر جوش شرکت کی اور اس اجلاس میں شریک تمام مذاہب کے رہنماؤں نے باتفاق رائے اسی عظیم لیڈر کی سرپرستی میں سورت روحانی اعلامیہ(Surat Spritual Declarration)جاری کیا۔

جوانگریزی زبان میں ہے۔

ذیل میں اس اعلامیہ کے مندرجات اردو ترجمہ کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔

(1) We find that our nation is facing loss of confidence in itself at various levels. There is lack of tolerance for others religion , faith and philosophy or viewpoints: there is lack of harmony, there is lack of respect for moral ethical and cultureal values (Page No 40)

ترجمہ ہم یہ پاتے ہیں کہ ہماری قومیت کئی سطحوں پر عدم اعتماد (بے اعتمادی) کا سامنا کر رہی ہے، دوسرے کا مذہب عقیدہ، فلسفہ اور نظریات کے لیے رواداری کی کمی ہم آہنگی کی کمی ہے۔ اخلاقی اور ثقافتی اقدار کے لیے احترام کی کمی ہے۔

(2) Every relgion has a central component spirituality dreven

by compassion and love (page No 40)

یعنی ہر مذہب کا مرکزی جزء'' روحانیت'' ہے جس کی تحریک ہمدردی اور محبت کے ذریعہ پیدا ہوتی ہے۔

(3) For his environment the two major components science and spirituality have to interact. A peace prayer can be the foundation for both. (page No 40)

یعنی اس ماحول کے لیے دو اہم اجزاء۔سائنس اور روحانیت کا باہمی تعامل ضروری ہے۔امن کی دعا دونوں کے لیے بنیاد بن سکتی ہے

(4) Peace Prayer Guide the people to develop an attitude to appreciate diffrent veiw points. (page No 41)

امن کی دعا: یعنی اور لوگوں کی رہنمائی کر کے وہ دوسرے

نظریات کی قدردانی کرنے کے لیےایک رجحان (سوچ) کو پروان چڑھائیں۔

(5) Religions are like exquisite gardens, laces full of surpassing beauty and tranquillity .like sacred groves filled with beautiful birds and their melodious songs. Religions are beautiful gardens . but they are islands. they are enchanting islets.1 veritable oases for the soul and the spirit. But they are islands navertheless . If we can connect all these iseland wit love and compassion. in a garland project we will have a peaceful

happy and prosperous india in front of us . Universal thuths embodied in each religion are very similar and they will help the bridge thus to form reinforcing basic unity

(page No42)

ترجمہ مذاہب خوشنما باغوں کی طرح ہیں، یہ ایسی جگہیں ہیں جو بے مثل خوبصورتی اور سکون سے بھری ہوتی ہیں۔ ان پاک باغات کی طرح ہیں جو خوبصورت پرندوں اور ان کے شیریں نغمات سے پُر ہیں۔ مذاہب خوبصورت باغ ہیں بلکہ خوبصورت جزیرے ہیں۔ وہ مسحورکن جزیروں کی طرح ہیں قلب وروح کے لیے اعلیٰ نخلستان ہیں اگر محبت اور ہمدردی کے ذریعے جزیروں کو ایک Garland Project (پھولوں کے ہار جیسے پروجیکٹ میں جوڑ سکیں تو ہم اپنے سامنے ایک پُرسکون، خوش اور خوشحال ہندوستان کو

دیکھ سکیں گے۔ ہر مذہب میں پائی جانے والی آفاقی سچائیاں بہت حد تک ایک جیسی ہیں اور وہ بنیادی اتحاد کو نافذ کرنے والے پل کو بنانے میں مدد دیں گی ۔

(6) In order to achieve this , in addition to concentrating on education of the youth, there is also need for continual education of adult population and senior citizens on values of lives and about basic spiritual religions unity of all

(Page NO 42)

ترجمہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے جوانوں کی تعلیم پر توجہ مرکوز کرنے کے علاوہ بالغ افراد اور عمر رسیدہ افراد کو زندگی کے اقدار اور تمام مذاہب کی بنیادی روحانی وحدت کے بارے میں تعلیم دینے کی ضرورت ہے۔

(7) In addtion these values have to be reinforced in every citizen through specific projects, which can bring people to-gather, irrespective of their social levels or religious belifefs.

(page NO 42-43)

یعنی مزید برآں واضح منصوبوں کے ذریعہ ہر شہری کے اندران اقدار کو نافذ کرنے کی ضرورت ہے جو لوگوں کو ان کی سماجی سطحوں اور مذہبی عقائد سے قطع نظر یکجا کر سکتے ہیں۔

(8) project 1: celebration of inter-relgious fastivals.

(page NO 43)

منصوبہ نمبر 1 بین المذاہبی تہواروں کو منانا۔

(9) project 2: Multi-religious projects (page No43)

منصوبہ نمبر 2 کثیر المذاہبی منصوبے۔

(10) project 3: Education in and with the ambience of unity of religions (page NO 43)

منصوبہ نمبر 3 وحدت ادیان کے احاطہ کے ساتھ اور اس کے اندر تعلیم

(11)project 4 : Inter-faith dialogue (page NO.43)

منصوبہ نمبر 4 بین المذاہبی مذاکرات

(12)project 5 : National level independent and autonomous organization managed by religious and spiritual leaders as well as scholars and enligtened citizens(Page No. 43)

منصوبہ نمبر 5: قومی سطح کی آزاد اور خود مختار تنظیمیں جن کا انتظام

اور روحانی رہنماؤں کے ساتھ ساتھ اسکالروں اور روشن خیال شہریوں کے ذریعہ ہو۔

(13)project 1: Every month in all parts of India there can be a multi-religious gathering to convey the core message attempted in the prayer of peace. Guide the people to develope an attitude to appreciate different view points (fron peace prayer) and about the basic truths in various contained religious.

(Page No. 43)

ترجمہ **منصوبہ نمبر 1** ہر مہینے ہندوستان کے سارے علاقوں میں ایک مشترکہ مذہبی اجتماع ہو، اس بنیادی پیغام کو پہنچانے کے لئے جس کی کوشش امن کی دعا، (لوگوں کی رہنمائی

کر کے دوسروں کے نظریات کا احترام کریں، ماخوذ از دعاء امن) میں کی گئی ان بنیادی سچائیوں کے بارے میں جو متعدد مذاہب میں پائی جاتی ہیں۔

Such a prayer should be preceded by prayers from all religions practised in that part of the country by respective religious and spiritual leaders in the presence of the poeple. Each month the day selected could be a ''holyday'' from one religion: Islam , Hindu, Christianity, Sikh, Parsi, Jain, Budhist etc

(Page No. 43)

ترجمہ اس طرح کی دعاء سے (یعنی دوسرے مذاہب کے نظریات کے احترام کی دعا سے) پہلے، ملک کے اس حصہ

میں پائے جانے والے مذاہب کی دعائیں ، لائق احترام مذہبی اور روحانی رہنماؤں کے ذریعہ لوگوں کی موجودگی میں پڑھی جائیں۔ ہر مہینے میں ایک دن منتخب کیا جائے جو کسی ایک مذہب کے لئے مقدس دن ہو ، مثلاً اسلام ، ہندو دھرم، عیسائیت، سکھ مت، پارسی دھرم، جین اور بدھ دھرم وغیرہ

(15) Regular conduct of such meetings by all religious leaders and people from different religious respectiong "Hollydays" of other religions will send a powerful message. If possible, such meetings, can take place at the religious places where all persons from other religions also gather on that day. (Page No. 43)

ترجمہ مختلف مذاہب کے مذہبی رہنماؤں اور لوگوں کے ذریعہ دوسرے مذاہب کے پاک و مقدس دنوں کا احترام کرنے والے، اس طرح کے اجتماعات کا باضابطہ انعقاد ایک باا ثر پیغام دے گا۔ اگرممکن ہوتو ایسے اجتماعات مذہبی مقامات پر (یعنی مندر، مسجد، گرودوارہ، کلیسا، رام لیلا میدان عیدگاہ وغیرہ پر) منعقد کیئے جائیں جہاں دوسرے مذاہب کے لوگ بھی اس دن جمع ہوسکیں۔

(16) People should also exchange pleasantries and sweets during these meetings, as is the practice in some parts of the country where " unity of minds" prevails. (Page No. 43)

ترجمہ لوگوں کو چاہیئے کہ وہ ان اجتماعات کے دوران تحائف اور مٹھائیوں کا بھی تبادلہ کریں۔ جیسا کہ ملک کے ان

علاقوں میں اس پر عمل کیا جاتا ہے، جہاں اتحادِ فکری غالب ہے

(17) In addition, in order to spread these message of equality to every body on that day Langer (Community Kitchen and eating) can be arranged so that all people eat common food sitting side by side. (Page No. 43)

ترجمہ: مزید برآں ہر فرد تک مساوات کے پیغام کو پھیلانے کے لئے اس (مقدس) دن ایک عام لنگر کا اہتمام ہونا چاہیے تاکہ سارے لوگ (بلا اختلاف مذہب وملت ایک مشترکہ کھانا ایک ساتھ بیٹھ کر کھا سکیں۔

(18) How to organise these? We believe that, if all the religious and spiritual groups build strong connectivity between their own

beautiful islands of happiness and solace, it is possible to turn these monthly meetings into mass movements for respecting each other's rituals. ways of life viewpoint. (Page No. 43)

ترجمہ ان ساری چیزوں کا انتظام کیسے کیا جائے؟ ہمارا ماننا ہے کہ اگر تمام مذہبی اور روحانی جماعتیں اپنی خوشی اور تسلی کے خوبصورت جزیروں کے ایک مضبوط رابطہ کی تعمیر کریں تو ان ماہانہ اجتماعات کو دوسرے مذاہب کے رواجوں، طرز ہائے زندگی اور نظریات کا احترام کرنے والے عوامی تحریکوں میں بدلنا آسان ہوگا۔

(19) Projected 2: People will see for themselves that multiple religions are working toghether for common good. These efforts

will elevate religions in the minds of the people and the nation will benefit. (Page No. 44)

ترجمہ منصوبہ نمبر 2 لوگ خود دیکھیں گے کہ تمام مذاہب کی جماعتیں مشترکہ مقصد، بھلائی کے لئے ایک ساتھ مل کر کام کر رہی ہیں۔ یہ کوششیں لوگوں کے ذہنوں میں تمام مذاہب کے وقار کو بلند کریں اور اس سے ملک کو فائدہ پہنچے گا۔

(20) Project 3: All religious educational institutions operating in different parts of the country should enrol children from other religions in certain proportions and imbibe values such as religious tolerance, righteousness. The real purpose

and the unity of religions should be embeded in the minds of students. (Page No. 44)

ترجمہ منصوبہ نمبر 3 ملک کے مختلف علاقوں میں چل رہے سارے مذہبی تعلیمی اداروں کو چاہیئے کہ وہ خاص تناسب سے دوسرے مذاہب کے بچوں کو داخلہ دیں اور مذہبی رواداری اور نیکی جیسے اقدار کو ان کے ذہنوں میں بسائیں۔ حقیقی مقصد اور وحدتِ ادیان کو طلباء کے ذہنوں میں مضبوطی سے جما دیا جائے۔

(21) Project 4: In addition to the above projects impinging directly on common people and citizens,

it is also to necessary to have a continual inter-faith dialogue between the religious and

spiritual heads as well as scholars. (Page No. 44)

ترجمہ منصوبہ نمبر 4 مذکورہ بالا منصوبوں کے علاوہ بلاواسطہ عام انسانوں اور شہریوں کے متعلق مذہبی اور روحانی سربراہوں اور اسکالروں کے درمیان بین العقائد مسلسل مکالمہ کی ضرورت ہے۔

(22) Project 5: The religious and spiritual leaders came to unanimous conclusion that in order to pursue the above in a sustained manner for achieving speedy results it is essential to set up a national level independant and autonomous organization managed by religious and spiritual leaders as

well as scholars and enlightened citizens. This orgnization inter-alia, will train persons in various essential aspects of different religions, in methodes of spreading love and compassion among people, in removing hatred as well as in the basic theory and practice of non-violance.

ترجمہ منصوبہ نمبر 5 اجلاس میں مذہبی اور روحانی رہنما حضرات اس متفقہ نتیجے تک پہنچے کہ مذکورہ بالا منصوبوں کو تسلسل کے ساتھ حاصل کرنے کے لئے اور فوری نتائج کی حصولیابی کے لئے قومی سطح پر ایک آزاد اور خود مختار تنظیم قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ جس کا انتظام مذہبی اور روحانی رہنماؤں ، اسکالروں اور روشن خیال شہریوں کے ہاتھوں میں ہو۔ یہ تنظیم

دوسری چیزوں کے بشمول، مختلف مذاہب کے متعدد پہلوؤں میں لوگوں کے درمیان محبت اور ہمدردی پھیلانے کے طریقوں میں نفرت دور کرنے میں اور عدم تشدد کے نظریہ وعمل میں لوگوں کو تربیت دے گی۔

Conclussion: On the whole, the congregation of spiritual and religious leaders came to the conclusion that with the above five key elements the " GARLAND PROJECT " for " Unity of minds" and for creating Enlightened citizenns in India.

نتیجہ مجموعی طور پر روحانی اور مذہبی حضرات اس نتیجے تک پہنچے ہیں کہ ہندوستان میں فکری اتحاد اور روشن خیال شہریوں کو پیدا کرنے کے لئے پانچ بنیادی منصوبوں پر مشتمل ہاروں والے پروجیکٹ پر عمل کریں۔

This " Unity of minds " can be achieved even with keeping intact the rich diversity of rites, rituals, ideas and beliefs amongest and blending them with modern knolwlage and skills. (Page No. 45)

ترجمہ رواجوں، رسموں، خیالات، عقائد کے مالا مال تنوع کو برقرار رکھتے ہوئے اور جدید علم و ہنر سے ان کو ملا کر اس اتحاد (Unity of minds) کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ درج بالا سورت اعلامیہ کے مشتملات کی روشنی میں چند سوالات حاضر خدمت ہیں

(1) سورت روحانی اعلامیہ (Surat Spiritual Declaration) کے مشتملات اور منصوبہ جات شرعی نقطہ نگاہ سے کہاں تک درست ہیں؟ اگر شرعاً درست نہیں تو واضح فرمایا جائے کہ یہ کفر ہیں؟ یا گمراہی؟ یا حرام و ناجائز ہیں؟ مدلل بیان

فرمائیں۔

(2) زید جو سنی عالم، شیخ طریقت مشہور ہے۔ وہ مختلف مذاہب کے رہنماؤں کے درج بالا اجلاس مین شرکت کی غرض سے طویل سفر کر کے (کناڈا سے دہلی ، دہلی سے بذریعہ طیارہ بڑودہ) سورت پہنچا اور اس اجلاس میں بحیثیت مشیر شریک ہوا۔ اس اجلاس میں مختلف مذاہب کے رہنماؤں اور زید کے اتفاق رائے سے مذکورہ سورت روحانی اعلامیہ جاری کیا گیا۔ زید اس اعلامیہ کے منصوبہ سازوں میں سے ہے۔ اور اس پر زید نے اپنا تائیدی و تصدیقی دستخط بھی ثبت کیا۔ زید کا یہ عمل عندالشرع کیا حکم رکھتا ہے؟

(3) زید نے اس سورت اعلامیہ کو مذکورہ اجلاس کے تقریباً دو سال بعد اپنے ذاتی روحانی فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام اردو ہندی ترجمے کے ساتھ مذہبی و غیر مذہبی حلقے میں کثیر تعداد میں تقسیم کیا۔ زید کا یہ عمل شرعًا کیسا ہے؟ اور اس پر حکم شرعی کیا ہے؟

(4) مذکورہ اعلامیہ کو فروغ دینے اور اسے عملاً نافذ کرنے کے اگر کسی فاؤنڈیشن (انجمن) کا قیام عمل میں آئے تو اس فاؤنڈیشن اور اس کے دستور ساز بانی ممبر کے بارے میں شرعًا

کیاحکم ہے؟

(۵)زیدسنی عالم ہے جو مذکورہ اعلامیہ کے منصوبہ سازوں اور اس پر دستخط کرنے والوں میں سے ہے۔وہ اپنے ذاتی مطبوعہ بیان میں مذکورہ اعلامیہ کی تائیدو تحسین کرتے ہوئے کہتا ہے

"The firm determination of th President to take India to prosperity and happiness through the implementation of his five-point programme that is vision to mission-is both a challenge and guidance for all of us

یعنی ''صدر کا اپنے پانچ نکاتی پروگرام (سورت اعلامیہ Garland Projects)کے نام سے پانچ مذکورہ منصوبے ومشن کا خواب ہے کہ عملی نفاذ کے ذریعہ ہندوستان کو خوشحالی اورخوشی تک لے جانے کا عزم محکم ہم سب کے لئے چیلنج اوررہنمائی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال کیا اس کے بعد بھی زید مذکورہ اعلامیہ کے منصوبوں اور مندرجات کی ذمہ داریوں سے شرعاً بری ہوسکتا ہے؟

بینوا توجروا

المستفتی قمر احمد اشرفی

نفیسہ اپارٹمنٹ، 381/22.E ذاکر نگر، اوکھلا، نئی دہلی-25

الجواب و هو الموفق للصواب

سورت روحانی اعلامیہ کے مشتملات اور مندرجات و منصوبہ جات شرعی نقطۂ نگاہ سے کفر و گمراہی ہیں کیونکہ سراسر قرآن و حدیث کی نصوص قطعیہ اور اجماع امت کے خلاف ہیں

مثلاً جیسا لکھا کہ دوسرے مذاہب کے عقیدہ نمبر 1، نظریات نمبر 2 کے لئے رواداری 3 جائز سمجھنا ہم آہنگی 4 یعنی جوان کا ارادہ و مقصد وہی ہمارا۔ احترام 5 یعنی عزت کی کمی ہمارے اندر ہے حجت 6 دعا احترام 7۔ دوسرے مذہب کے پاک مقدس دنوں کا احترام 8۔ اس مقصد کے لیے مذہبی 9۔ مقامات پر یعنی مسجد، مندر، گرودوارہ، کلیسا وغیرہ پر اجتماعات

ہوں، جو ہر فرد تک مساوات کا پیغام 10۔ مشترکہ لنگر 11 ایک ساتھ بیٹھ کر کھائیں 12۔ تحائف 13۔ ومٹھائیوں کا ان اجتماعات میں تبادلہ کریں۔ تمام مذاہب کے وقار کو بلند کریں 14۔ حقیقی مقصد اور وحدتِ ادیان 15 کو طلباء کے ذہنوں میں مضبوطی سے جما دیا جائے۔

(یہ چند باتیں سورت اعلامیہ) کی لکھ کر اب قرآن پھر حدیث اور تفاسیر وائمہ دین کے دلائل پیش خدمت ہیں ، نمبر 1-2-3-4-5-6۔ ان چھ کو جو اوپر لکھ دی گئی ہیں جن کی اعلامیہ ضرورت پر زور دیا گیا ہے کے متعلق قرآن نے واضح طور پر ان کی نشاندہی فرما دی کہ یہ تمام مذاہب واہل مذاہب باطل یعنی جھوٹے ہیں۔

وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ ھُوَ الْبَاطِلُ القرآن 62/22

اور (یہ مشرکین) اللہ کے سوا جس کی عبادت کرتے ہیں وہ باطل ہے

دوسرے مقام پر فرمایا یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ

بت اور شیطان پر ایمان لاتے ہیں۔ القرآن 51/4

نیز فرمان خداوندی ہے

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ القرآن 52/29 یعنی اور وہ لوگ جو باطل پر ایمان لائے اور اللہ کے منکر ہوئے۔ ثابت ہوا کہ انہوں نے غیر اللہ کی پوجا کر کے شرک کیا ہے جو ظلم عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے قرآن 13/31 اور فرمایا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ یعنی اس کے سوا کچھ نہیں کہ مشرک سب ناپاک ہیں۔ القرآن 28/9 نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِیْنَ یعنی اللہ بلاشک و شبہ کافروں کا دشمن ہے القرآن 98/2 معلوم ہوا کہ یہ مذاہب باطلہ کے معبود بھی باطل اور وہ خود بھی باطل اور نجس اور دشمن خدا ہوئے تو دشمنان خدا اور مشرک سے مسلمان کی محبت اس کی عزت شدید کفر و گمراہی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ یعنی اور تم میں سے کسی نے انہیں دوست بنایا تو وہ انہیں میں سے ہوگا۔ القرآن 51/5 ۔ دعا احترام ۔ یعنی مذاہب کے احترام کی دعائیں اور انکے عقائد و نظریات کے احترام کی دعا جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ

سورۃ رعد 13 آیت 14 یعنی اور کافروں کی ہر دعا بھٹکتی پھرتی
ہے معلوم ہوا کہ کفار خود ضلالت و کفر میں ہیں ان کی دعائیں
بھی ضلالت میں ہیں اور جو مسلمان ان کے مذاہب کے نظریات
کے احترام کی دعا کرے وہ خود گمراہ اور کافر ہو جائے گا
کیونکہ اس میں ان کی عزت ہے اور کافر کی عزت کرنا کفر ہے
۔اسی طرح ان کے تہواروں کو پاک اور مقدس دن کہنا کفر ہے
وہ خود نجس، ان کے تہوار بھی نجس، ان کے مذاہب کا احترام یا دعا تو
کیا اگر کسی نے کسی ذمی کو تعظیماً سلام کیا تو وہ بھی کافر ہو جائے
گا، درمختار ص 666 میں ہے

ولوسلمِ علی الذمی تبجیلا یکفر لان تبجیل الکا فر کفر

یعنی اگر ذمی کو تعظیمًا سلام کرے تو کافر ہو جائے گا۔کیونکہ کافروں
کی تعظیم کفر ہے۔حتیٰ کہ درمختار میں ہے کہ کسی نے اگر

قال لمجوسی! یا استاذ تبجیلا کفر

یعنی مجوسی کو بطور تعظیم اسے استاذ کہا کافر ہو گیا۔دیکھئے درمختار
666 نیز 8،9،10 کفار و مشرکین اور تمام مذاہب باطلہ کے
تہواروں کے دنوں کو پاک کہنا ان میں تعظیماً شمولیت کرنا کفر

ہے۔ دین اسلام کے مساوی دیگر مذاہب وادیان کو جاننا اور یہ پیغام آگے لے جانا سب کفر ہے حدیث میں ہے

مسلم شریف بیروت	ص 33 ج 1 حدیث نمبر 7

فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يُفْتِنُوْنَكُمْ

یعنی جس قدر ممکن ہو تم ان سے دور رہنا وہ تمہیں گمراہی اور فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں۔ مسجد میں کفار کو اس مقصد کے لیے لانا گویا ان کا تعاون ہے اور یہ کفر ہے

کنز العمال	ص 499 ج 3
مجمع الزوائد	ص 266 ج 4 میں ہے

مَنْ مَشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِّيُعِيْنَهٗ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ ظَالِمٌ

فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ظالم جانتے ہوئے اسکی مدد کے لیے اس کے ساتھ چلا وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا یعنی کافر ہو جائے گا۔ 11-12-13-14-15 کفار و مشرکین کو کافر جانتے ہوئے ان کے ساتھ دوستی، اور ان کے باطل مذاہب کو

تقویت پہنچانا کفر ہے جبکہ محض بلا تعاون وغیرہ انکے ہمراہ ان کے معبد خانہ جانا حرام ہے

فتاوىٰ عالمگیری	ص 425 ج 5 میں ہے

ویکرہ للمسلم الدخول فی البیعة والکنسیة وانما یکرہ من حیث انه مجمع الشیاطین

یعنی مسلمان کو بیعہ، اور کنسیہ میں جانا مکروہ، حرام ہے اور کراہت اس وجہ سے کہ وہاں مجمع شیاطین ہوتا ہے۔

مشترکہ لنگر ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا، اول تو مشترکہ لنگر حرام و ناجائز پھر کفار ومشرکین کے ساتھ کھانا جبکہ حدیث میں اس کی ممانعت ہے۔ دیکھئے

کنز العمال	ص 529 ج 11

وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ ۔ الحدیث

یعنی ان کے ساتھ مل کر اکٹھے نہ کھانا کھاؤ نہ پانی پیو

آخر حدیث تک نیز کفار ومشرکین سے مصافحہ، کرنا یا مرحبا کہنا یا کنیت سے بلانا یہ سب ناجائز وحرام ہے۔ دیکھئے

حلیۃ الاولیاء	ص 248	ج 9

نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنْ يُصَافِحَ الْمُشْرِكُوْنَ

اَوْ يُكَنُّوْا اَوْ يُرَحَّبَ بِهِمْ

مشرکوں کے تہواروں میں شریک ہونا اور احتراماً اس تہوار کے دن اس میں ہدیہ دینا حرام ہے۔

شرح فقہ اکبر	ص 306	پر ہے

لو ان رجلا عبد اللّٰہ خمسین عاما ثم جاء یوم النوروز

فاهدى الى بعض المشركين يريد تعظيم ذالك اليوم

فقد كفر بالله العظيم و حبط عمله خمسين عاما

خلاصۃ الفتاوی	ص 387	ج 4

اهداء البيضة الى المجوسى يوم النيروز حيث يكفر

یعنی مجوسی کو ان کے تہوار نوروز کے دن ایک انڈا بھی ہدیہ دیا تو کفر ہے۔

بحرالرائق	ص 206	ج 5 پر ہے۔

ویکفر باتیانه عید المشرکین تعظیما لهم

یعنی اورمشرکوں کی عید میں ان کی تعظیم کی وجہ سے آنا کفر ہے۔

کافروں کی رسموں کواچھا کہنا بھی کفر ہے

وکذا من حسن رسوم الکفرة

بحرالرائق شرح کنزالدقائق	ص 209 ج 5

2 زید بقول سائل جب عالم، شیخ طریقت مشہور ہے تو پھر وہ بے خبر نہیں۔ اوراس مجمع شیاطین میں نادانستہ، یا اجباراً یا اکراہاً نہیں بلکہ دیدہ دانستہ۔ بڑے اشتیاق اور ذوق وشوق ولگن سے اتنا طویل سفر کر کے کناڈا سے دہلی بذریعہ طیارہ دہلی سے بڑودہ، سورت پہنچا۔ اجلاس میں بحیثیت مشیر شریک ہوا۔ اور مختلف مذاہب کے رہنماؤں کے ہمراہ باتفاق رائے زید نے سورت روحانی اعلامیہ جاری کیا۔ زیداس کے منصوبہ سازوں میں سے ہے اور تائید و تصدیق دستخط کرنے والا ہے تو عندالشرع اس کے کفر میں شک کس بات کا ہے؟ زید پر شرعاً

کفر کا حکم ہے۔

زید از سرِ نو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اور دوبارہ اپنی بیوی سے تجدید نکاح کرے۔ اور ادیان باطلہ سے کلی طور پر اظہار بیزاری برأت کرے دیکھئے

در مختار	ص 345

بحرالرائق شرح کنز الدقائق	ص 216 ج 5

ان یتبرأ عن الادیان سوی الاسلام اوعما انتقل الیه

بعد نطقه بالشهادتین ولواتی بهما علی وجه العادة لم

ینفعه ما لم یتبرأ

یعنی اس کے اب دوبارہ اسلام لانے کی شرط یہ ہے کہ اسلام کے سوا تمام ادیان سے بری ہونے کا اعلان شہادتین کے بعد دل سے علی الا علان کرے۔ اگر شہادتین کی ادائیگی عادتاً کی تو قطعاً اس کے لئے نفع مند نہیں ہو سکتی

کتاب شرح فقہ اکبر	ص 315 میں ہے

لا ينفعه فتوى المفتي و يؤمر بالتوبة و الرجوع عن ذالك

و بتجديد النكاح بينه وبين امرأته

یعنی اس کفر کے مرتکب کو کسی مفتی کا فتوی نافع نہیں ہو سکتا بلکہ اس کو توبہ اور اس کفریہ فعل سے رجوع کرنے اور اسے اپنی بیوی سے تجدید نکاح کا حکم دے دیا جائے گا۔ نیز

کنز العمال	ص 38 ج 16
ابن عساکر	ص 256 ج 53

مَنْ اَعَانَ ظَالِمًا بِبَاطِلٍ لِيُدْحِضَ بِبَاطِلِهٖ حَقًّا

فَقَدْ بَرِئَ ذِمَّةَ اللهِ وَ ذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ

جس نے باطل سے ظالم کی مدد کی تاکہ اس باطل سے حق کو مٹائے تو وہ اللہ اور رسول کے ذمہ سے بری ہے۔ زید کو فورًا رجوع کرنا اور توبہ صدق دل سے جلد از جلد علی الاعلان کرنی ضروری ہے۔ حدیث پاک میں ہے

اِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاَحْدِثْ عِنْدَهَا تَوْبَةً السِّرَّ بِالسِّرِّ

وَالْعَلَانِيَّةَ بِالْعَلَانِيَّةِ

یعنی جب تجھ سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً توبہ کر پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علی الاعلان گناہ کی توبہ علی الاعلان ہے

کنز العمال بیروت	ص 87 ج 4 حدیث نمبر 10176

زید کا یہ فعل بھی کیونکہ حکم خدا کے خلاف ہے۔

دیکھئے اللہ تعالیٰ کا فرمان **وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ**

اور گناہ اور ظلم میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو

نیز اللہ تعالیٰ تو باطل کو مٹائے **يَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ**

اللہ تعالیٰ باطل کو مٹاتا ہے اور یہ اشاعت کر کے اس کو فروغ دینے کا مرتکب 4 کفر ہے 5 ہرگز بری نہیں ہوسکتا۔

واللہ اعلم بالصواب

محمد عبدالغفور الوری غفرلہ

مہتمم جامعہ مجددیہ فیاض العلوم منڈی رائیونڈ لاہور پاکستان

10/11/06

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء نمبر (2)

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین فاؤنڈیشن فار یونیسٹی آف ریلیجنس اینڈ انلائیٹنڈ سٹیزن شپ یعنی فاؤنڈیشن برائے وحدت ادیان اور روشن ضمیر شہریت جسے اختصاراً FUREC (فیورک) کہتے ہیں۔ کے دستور العمل کے مندرجہ ذیل غیر متبدل اغراض ومقاصد کے بارے میں۔

نوٹ استفتاء کو لائق اعتماد بنانے کے لئے دستور العمل کی اصل عبارتیں جو انگریزی زبان میں ہیں وہ بھی پیش خدمت ہیں اور سہولت فہم کے لئے ان کا اردو ترجمہ بھی ساتھ ساتھ ہے۔ ساری عبارتیں کتابی شکل میں شائع شدہ فیورک کے دستور العمل سے ماخوذ ہیں۔ ان پر حکم شرع بیان کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

فیورک کے اغراض و مقاصد اب فیورک یعنی فاؤنڈیشن برائے وحدت ادیان اور روشن خیال شہریت کے روشن خیال

اغراض ومقاصد ملاحظہ فرمائیں۔

(4) Aim: To promote and implement the Surat spirtual declaration (Attached as appendix) by sustaining the human spirit on the basis of acceptance of, and respect for, all religious. (Page No. 5)

ترجمہ انسانی جذبہ کو باقی رکھتے ہوئے تمام مذاہب کی قبولیت، تمام مذاہب کے احترام کی بنیاد پر، سورت روحانی اعلامیہ کوفروغ دینااور عملاً نافذ کرنا۔

(5) d: to organise multi-religious tuncations to popularise joint celebration of religious festivals, Common Community Kitchens and multi-religious prayers.

ترجمہ کثیر مذہبی تہواروں کے انعقاد، مشترکہ لنگر اور کثیر مذہبی دعاؤں کو مقبول عام بنانے کے لئے کثیر مذہبی اجتماعات اور جلسوں کا اہتمام کرنا۔

(e): To provide for interfaith dialouge and common platform for multi-religious to work toghether towards religious harmony. (Page No. 6

ترجمہ بین المذاہبی مذاکرات ہم آہنگی کے لئے مختلف مذاہب کے ایک ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے مشترکہ پلیٹ فارم مہیا کرنا۔

(f): To promote universal values of allo religions (Page No. 6)

ترجمہ تمام مذاہب کی آفاقی اقدار کو فروغ دینا۔

(l): To arrange for the writings, editings, translatins and

publishing books, ncyclopedias, periodicals, rare manuscripts, monographs and generate audio visual materials and other technological forms of dissemination of Unity of Riligions. (Page No. 6)

ترجمہ وحدت ادیان پر کتابوں، انسائیکلوپیڈیا، رسائل جرائد، نایاب مسودوں، مونوگراف (تحقیقی مقالوں) دیگر ٹیکنیکل شکلوں کو پیدا کرنا۔

(n): To create educational material for teaching the understanding of religion (Page No. 6)

ترجمہ تمام مذاہب کی سمجھ کی تعلیم کے لئے تعلیمی مواد تخلیق کرنا (تیار کرنا)

(z): To preserve rare manuscripts letters, pictures, stone images, artist work and archaeological and historical exhibits and establish archives/museums. (Page No. 7)

ترجمہ نایاب مسودوں، خطوط، تصاویر، مجسموں (پتھر کی مورتیوں) فنکارانہ کاموں، آثار قدیمہ اور تاریخ سے متعلقہ نمائشی چیزوں کی حفاظت کرنا، آرکائیوز اور میوزیم قائم کرنا۔

1) سوال یہ ہے کہ فیورک (FUREC) کے مندرجہ بالا اغراض و مقاصد میں کون سی بات کفر ہے؟ کون گمراہی؟ اور حرام ہے؟ مدلل بیان فرمائیں۔ اور اگر سب مطابق اسلام ہیں تو اسے بھی شرعی دلائل کے ساتھ واضح فرمائیں۔

2) زید ایک سنی عالم، شیخ طریقت کی حیثیت سے مشہور ہے۔ وہ اس تنظیم (فیورک) کے بانی ممبر اور دستور سازوں میں سے ہے۔ مزید یہ کہ زید نے اس دستور کو اپنے اسپریچول (روحانی)

فاؤنڈیشن کی طرف سے کتابی شکل میں شائع کر کے کثیر تعداد میں مذہبی و غیر مذہبی حلقوں میں بااہتمام تقسیم کیا ہے۔ زید کا ان تمام حرکتوں کی وجہ سے اس پر کیا حکم شرعی ہے؟

3) زید عوام، علماء اور مفتیان کرام کے سامنے اپنے شرعی جرم پر پردہ ڈالنے اور توبہ سے راہ فرار اختیار کرنے لئے مبینہ فریب کاری، دھوکہ بازی، جعل سازی اور طرح طرح کے جھوٹ سے کام لے رہا ہو تو اس کا یہ جرم شرعاً جرم نہ رہے گا؟ زید کے ساتھ علماء، عوام اور بالخصوص زید کے مریدین کو شرعاً کیسا رویہ اپنانا چاہیئے؟

4) ایک ایسی تنظیم جس کے بعض اغراض و مقاصد اور دفعات کفری ہوں ۔ اس کے دستور ساز بنیادی کارکن کے بارے میں جو شرعی حکم ہو گا کیا وہی حکم شرعی ایسے رکن کے بارے میں بھی ہوگا جو تنظیم کے قیام کے بعد اس کی رکنیت قبول کر کے اور اس کی غیر ممنوع سماجی و اقتصادی سرگرمیوں میں عملاً شریک ہو؟ یا دونوں قسم کے ممبروں سے متعلق حکم شرعی میں فرق ہوگا؟ مدلل وضاحت فرمائیں۔

حضرات مفتیان کرام! سورت اعلامیہ کے اجراء کے دو سال بعداور فیورک تنظیم کے قیام کے تقریباً ایک سال بعد زید نے اعلامیہ کے مندرجات اور فیورک کے دستور پر مشتمل ایک کتابچہ شائع کیا اور تقسیم کیا۔ اس کتابچہ کے مندرجات پر جب اہل علم مطلع ہوئے تو اس کے قابلِ اعتراض جملوں کی طرف زید کی توجہ دلائی گئی۔ اور تقریباً چھ، سات مہینوں تک بار باران ساری چیزوں سے زید کے رجوع وتوبہ کا مطالبہ کیا جانے لگا تو زید نے توبہ کرنے کی بجائے مفتیان کرام سے پرُ فریب استفتاء کیا۔ جس میں اس نے نہ تو سورت اعلامیہ کے مندرجات اور نہ ہی فیورک کے اغراض و مقاصد اور دیگر دفعات پیش کیئے ۔ بلکہ مفتیانِ کرام کو دھوکہ میں رکھنے کے لئے کئی جھوٹے دعوے کیئے مثلاً:

الف) زید کا یہ کہنا کہ یہ تنظیم گجرات فساد کے پس منظر میں قائم ہوئی۔ جبکہ زید کے شائع کردہ پورے کتابچے میں گجرات فساد کا کہیں بھی کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔

ب) تنظیم کے نام میں شامل Unity of

Religious(اتحاد مذاہب) کے بارے میں یہ دعویٰ کیا
۔واضح ہو کہ اتحاد مذاہب کا معنی و مفہوم روزاول ہی میٹنگ
میں متعین کر دیا گیا تھا کہ Unity of
Religious(اتحادِ مذاہب) سے مذاہب کا آپس میں
ضم کرنا یا Respect of Religions(مذاہب کا
احترام)cceptance of Religions(مذاہب
کا تسلیم و قبول کرنا) ہرگز نہیں ہے بلکہ مراد مشترکہ مسائل میں
اہل مذہب کا اتحاد و لحاظ و تسلیم ہے۔اسی طرح اگر فیورک کے
تحت کسی بھی میری تحریر و تقریر یا فیورک کے کتابچہ میں مندرجہ
بالا الفاظ اتحاد، احترام و تسلیم استعمال کئے ہیں تو وہاں مذکورہ
بالا معنی ہی مراد لئے جائیں۔پھر بھی میں نے فیورک تنظیم سے
تحریری وضاحت بھی حاصل کی۔حقائق کو لائق اعتبار بنانے
کے لئے اغراض و مقاصد میں ترمیم کی تجویز فیورک کو ارسال
کی۔جس میں فیورک کی مجلس عاملہ نے بااتفاق رائے منظور کر
کے فیورک کے دستور العمل میں داخل کر لیا جو درج ذیل ہے۔
جبکہ یہ(روزاول ہی میٹنگ میں متعین کر دیا گیا تھا) بھی غلط

بیانی اور بلاثبوت دعویٰ ہے۔ کیونکہ توبہ کے مطالبہ سے قبل اس کا کوئی دستاویزی ثبوت موجود نہیں۔ یہاں تک کہ زید کے شائع کردہ کتابچہ میں اس کی ادنیٰ وضاحت بھی موجود نہیں۔ اگر یہ دعویٰ وضاحت درست بھی ہوتو اس کے بعد اس تنظیم میں شریک ہونا ، اس کی تائید کرنا اور اس کے دستور وغیرہ کی اشاعت وتقسیم کرتے رہنا رضا بالکفر للغیر ہے یا نہیں؟

ج) زید نے استفتاء کے اندر اتحاد ،احترام اور تسلیم Acceptance Unity of Respect for religions کی وضاحت کرتے ہوئے ان کے الفاظ کے مخصوص سیاق وسباق کو ذکر نہیں کیا ہے۔ بلکہ یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ یہ تینوں معانی صرف Unity of Religions (اتحاد مذاہب) سے ہی کوئی مراد لے رہا ہے۔ جب کہ یہ تینوں الفاظ اپنے مستقل اور مخصوص سیاق و سباق کے ساتھ فیورک کے دستور کے اغراض ومقاصد اور سورت اعلامیہ میں مذکور ہیں۔

د) زید نے استفتاء میں فیورک کے دستور میں ترمیم کا دعویٰ

کیا ہے۔اوراس دعویٰ کے مکمل تین مہینوں کے بعد فیورک کی رجسٹرڈ کاپی رجسٹریشن آفس سے منگائی گئی تواس میں اس ترمیم کا کہیں کوئی پتہ نہیں۔اس سے زید کا جہاں جھوٹا ہونا ثابت ہوتا ہے وہیں اس سے زید کی مفتیان کرام کوشرعی معاملات میں دھوکہ میں رکھنے کی سازش بھی بے نقاب ہوتی ہے۔

5) زید جوکہ ایک سنی عالم مانا جاتا ہے شرعی معاملات مین اس کے اتنے جھوٹ اور مفتیان کرام کو دھوکہ میں رکھنے کی مبینہ کوشش کے باوجود اس کے کسی بے ثبوت دعویٰ پر شرعاً اعتماد کیا جاسکتا ہے؟

اس طرح پرفریب استفتاء کے ذریعہ حاصل کئے گےء فتویٰ کو زید کی طرف سے شرعی برات کا اعلان کہنا اور حقائق کی بنیاد پر توبہ سے فرار اختیار کرنا شرعاً کیسا ہے؟

6) زید کے استفناء میں مذکورہ یہ بیان۔۔فقیر۔۔۔کا اقرار باللسان اور تصدیق بالجنان ہے کہ دین اسلام کے بنیادی اصول ونظریات ، جملہ عقائد و ایمانیات کے کسی بھی معنیٰ و مفہوم اور قانون ضوابط میں تمام ادیان باطلہ وفرق ضالہ اور

مذاہب باطلہ کا اتحاد و اتفاق یا ضم ہو جانا باطل و خلاف شرع ہے ایسے تمام ادیان باطلہ سے اتحاد و اتفاق یا ضم ہو جانا باطل و خلاف شرع ہے۔ ایسے تمام ادیان باطلہ سے اتحاد تسلیم یا قبول کرنا یا احترام کرنا یا کسی باطل دین میں ضم کرنا اس کو برحق سمجھنا اسے ماننا گمراہی و بد دینی ہے اور میرے عقیدے و نظریے سے باطل وضلالت ہے۔

کیا سورت اعلامیہ کے منصوبہ سازوں اور فیورک کے دستور سازوں میں شمولیت کے سال دو سال بعد، نیز ان دونوں کے مندرجات کا زید کو اپنی طرف سے شائع کرنا اور تقسیم کرنے کے بعد اور اس پر چھ مہینوں تک متعدد دو مرحلوں میں ذمہ دار علماء کی طرف سے رجوع اور توبہ کا مطالبہ کرنے کے بعد بغیر شرعی توبہ و رجوع کے استفتاء میں دیا ہوا زید کا مذکورہ بیان کیا زید کو شرعی توبہ و رجوع سے بری کر سکتا ہے؟ اور فیورک اور سورت اعلامیہ کی تائید و تصدیق کی بنیاد پر زید پر عائد الزامات کی صفائی کر سکتا ہے؟ یا فیورک اور سورت اعلامیہ کی تصدیق کے ساتھ مذکورہ بیان اس کو اقراری مجرم قرار دیتا ہے؟ (اس

لیے کہ زید سورت اعلامیہ اور فیورک میں جن چیزوں کی تائید و تصدیق کر چکا ہے اپنے مذکورہ بیان میں ان ہی کو خود باطل و کفر قرار دے رہا ہے)

بینوا توجروا

المستفتی قمر احمد اشرفی

نفسیہ 1 پارمینٹ 381/22.E ذاکر نگر، اوکھلا، نئی دھلی-25

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب و هو الموفق للصواب

(فیورک) اپنے مجموعی اغراض ومقاصد کے اعتبار سے کثیر کفریات کا مجموعہ ہے مگر ان تمام کفریات میں شرعی نکتہ نگاہ، وحدت ادیان، کا کفری نظریہ مرکزی کفری نظریے کی حیثیت رکھتا ہے اور یہی اصل (فیورک) اور سورت روحانی اعلامیہ) کے بانیوں، دستور سازوں اور منصوبہ سازوں کا نصب العین اور حقیقی مقصد اولین ہے، جو ادلہ اربعہ شرعیہ کے اعتبار سے اخبث الخبائث وابطل البواطل ہے۔

فیورک کے مندرجہ کفریات وہفوات کو جاننے سے قبل یہ جانتا

ضروری ہے کہ ادیان جمع دین کی اور دین کی دو قسمیں ہیں، حق اور باطل آگے مزید وضاحت ملاحظہ ہو دین اگرچہ بنفسہ دو ہیں مگر اہل دین کے اعتبار سے بہت سے ادیان ہیں مگر تمام ادیان میں دینِ حق صرف اسلام ہے باقی تمام ادیان باطل ہیں کیونکہ **الکفر ملة واحدہ** دینِ اسلام حق اس لئے ہے کہ اسلام کو اللہ تعالیٰ نے حق فرمایا ارشاد خداوندی ہے **جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ** یعنی اسلام آگیا اور کفر مٹ گیا القرآن 81/17۔ یہاں اسلام کو حق اور کفر کو باطل فرمایا دوسری آیت میں حکم ہے کہ **هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ** یعنی وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا القرآن 33/9 یہاں بھی دین اسلام کو حق فرمایا نیز اللہ تعالیٰ کی ذات بھی حق قرآن نے فرمایا **بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ** بلاشبہ اللہ ہی حق ہے القرآن 30/31 اسلام نے ایک معبود برحق سے ہمیں مطلع کیا متعدد باطل معبودوں سے ہمیں محفوظ رکھا۔ قرآن نے فرمایا **لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ** اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی معبود برحق ہے نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو فرمایا

قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ القرآن 13/ 36

یعنی فرمائیے مجھے تو یہی حکم ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں

اور اُس کے ساتھ (کسی کو) شریک نہ بناؤں

اس کے برعکس ادیان باطلہ کے اپنی مرضی سے متعدد مختلف معبود اور مختلف ان کے نام مثلاً طاغوت ، شیطان ، جبت ، اوثان ، اصنام ، وغیرہ وغیرہ باطل معبود کیونکہ اللہ تعالیٰ معبود برحق کے سوا جس کی بھی پوجا ہو وہی باطل ، دیکھئے ارشاد خداوندی ہے وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ القرآن 62/22

یعنی اور (یہ مشرکین) اللہ کے سوا جس کی عبادت کرتے ہیں وہ باطل ہے

اس سے ثابت ہو گیا کہ جس مذہب و دین میں ایک اللّٰه وحدہٗ لاشریک لہٗ کی عبادت ہو وہ حق ہے اس کے علاوہ تمام باطل ۔ شیطان کے پجاریوں کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ القرآن 60/36 یعنی تم شیطان کی عبادت نہ کرو اور فرمایا فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ القرآن 30/22 بتوں کی گندگی سے بچو اور فرمایا مشرک پلید ہیں اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ القرآن 28/9 اور آگے

فرمایا لَا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ نہیں برابر ہوسکتا ناپاک اور پاک

القرآن 100/5 اور فرمایا وَاِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا

اور وہ نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو القرآن 117/4

فرمانِ خداوندی ہے فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ القرآن 34/15

یعنی یہاں سے نکل جا تو مردود ہے

یعنی نتیجہ یہ ہوا شیطان کے پجاری بھی مردود ہیں اور شیطان بھی مردود۔ نیز مشرک بہت بڑے ظالم ہیں کیونکہ شرک میں مبتلا ہیں۔فرمان خداوندی ہے کہ

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ یعنی بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔

القرآن 13/31 جب یہ مشرک ظلم کر کے ظالم ہوئے تو لعنتی قرار پائے فرمان خداوندی ہے۔ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ

خبردار ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔18/11 کفار باطل پر ایمان لاکر اور اللہ تعالیٰ کا انکار کر کے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ القرآن 52/29

اور بِاَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ القرآن 3/47

انکار خداوندی اور اتباع باطل کی بنا پر کافر ہو کر مستحق لعنت ہوئے

مطابق فرمان فَلَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ القرآن 89/2

نیز حق یعنی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر باطل کو اختیار کر کے۔

یعنی شیطان کو، بتوں کو اور دیگر مختلف مرضی کے معبودانِ

باطلہ کو اپنا معبود بنا کر دشمنِ خدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ القرآن 98/2۔ یعنی بیشک اللہ

تعالیٰ کافروں کا دشمن ہے۔ نیز باطل پرست جہنمی اور حق

پرست جنتی ہیں۔ تو جنتی اور جہنمی برابر نہیں۔ دیکھئے

لَا يَسۡتَوِىۡۤ اَصۡحٰبُ النَّارِ وَاَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِ ؕ القرآن 20/59

دوزخی اور جنتی برابر نہیں۔ اہل باطل گمراہ ہیں قرآن میں اللہ ارشاد فرماتا

ہے وَاَضَلُّ عَنۡ سَوَآءِ السَّبِيۡلِ اور وہ سیدھی راہ سے بہت

زیادہ بھکے ہوئے ہیں القرآن 60/5 نیز عام مخلوق میں بدترین اہلِ باطل ہیں۔

ارشادِ خداوندی ہے اُولٰٓـئِكَ هُمۡ شَرُّ الۡبَرِيَّةِ القرآن

6/98۔ یعنی وہی تمام مخلوق میں بدترین ہیں۔ اسکے برعکس

دینِ اسلام کو اللہ تعالیٰ نے سیدھا دین فرمایا۔ دیکھئے ذٰلِكَ دِيۡنُ الۡقَيِّمَةِ

یہ نہایت سیدھا دین ہے القرآن 5/98۔ اہلِ اسلام یعنی

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں بہتر فرمایا دیکھئے اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ
وہی کل مخلوق میں بہتر ہیں القرآن 7/98 دینِ اسلام نور ہے
اور کفر ظلمت ہے دیکھئے يُخْرِجُونَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ
القرآن 257/2 انھیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے
دینِ اسلام حق ہے کیونکہ اس میں ذات حق تعالیٰ پر ایمان اور باطل کا انکار ہے
فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ القرآن 256/2
یعنی جو شیطان (کے حکم) کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے۔ یہ
مومن صاحب اسلام کی صفت ہے اس لئے اسلام دینِ حق
ہے دینِ باطل یعنی کفر سراسر باطل۔ کیونکہ اس میں باطل پر
ایمان اور حق تعالیٰ کا انکار ہے۔ دیکھئے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ
وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ اور جو لوگ باطل پر ایمان لائے اور انھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا
القرآن 52/29 یعنی وہ جو باطل پر ایمان لائے اور اللہ کے منکر
ہوئے۔ یہ کافر اہلِ کفر کی بدکرداری کو حق تعالیٰ نے واضح
فرمایا کہ یہ بدکردار باطل پرست ہیں۔ اور حق تعالیٰ کے منکر
ہیں۔ جسے قرآن پاک نے ادیانِ باطلہ اور دینِ حقِ اسلام کا
ذکر ان کی حقیقت ان کے اسماء ہر چیز واضح فرمادی اسی طرح

اہلِ ادیان کے نام واضح بیان فرمادیئے کہ دینِ حق اسلام والے مومن، مسلمان ہیں۔ اور دینِ باطل کفر والے کافر ہیں دیکھئے ارشادِ خداوندی ہے

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّ مِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ القرآن 2/64

یعنی وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں کوئی کافر اور تو کوئی مؤمن۔ یعنی اسلام والے مسلمان۔ اور کفر والے کافر۔ اسلام اللہ تعالیٰ کا دین ہے اللہ تعالی نے فرمایا۔

اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ القرآن 83/3 تو کیا اللہ کے دین کے سوا کوئی اور دین تلاش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو دینِ اسلام کے سوا کوئی دین قبول نہیں وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ اور جس نے اسلام کے سوا کسی اور دین کو طلب کیا تو وہ اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا القرآن 85/3۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ القرآن 19/3۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں دین صرف اسلام ہی ہے اللہ تعالیٰ کی رضا دینِ اسلام میں ہے وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا القرآن 3/5۔ اور پسند کرلیا تمہارے لئے اسلام کو (بطور) دین۔ اللہ تعالیٰ حق کو ثابت رکھتا ہے اور باطل کو باطل رکھتا ہے

اللہ تعالیٰ باطل کو مٹاتا ہے وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ القرآن 24/42۔

ضروری وضاحت

نصوصِ کتاب وسنت سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ (فیورک) اور (سورتِ روحانی اعلامیہ) دونوں کفر کے مجموعے ہیں ۔آیاتِ قرآنی سے بالبداہتہ کفریاتِ فیورک اور سورت اعلامیہ ثابت ہیں ۔شرح عقائد النسفیہ ص 167۔وشرح کتاب فقہ اکبر ص 213 پر ہے۔

والنصوص من الکتاب والسنة تحمل علیٰ ظواهر هامالم

یصر ف عنها دلیلٌ قطعیٌ

یعنی کتاب وسنت کے نصوص کو اپنے ظاہری معنی پر حمل کرنا چاہیے جب تک کوئی دلیل قطعی اسکے خلاف نہ ہو۔ یا از قبیلِ متشابہات نہ ہو۔ معلوم ہوا کہ فیورک وسورت اعلامیہ مشتملات ومنصوبہ جات صریح کفر ہے۔حرام وناجائز کا تعلق تو اُس صورت میں ہوتا ہے جبکہ اسلام کا دائرہ برقرار ہو۔کفر سے حرام وناجائز کا کوئی تعلق نہیں۔

2 قرآنی دلائل سے روزِ روشن کی طرح واضح کردیا گیا کہ فیورک کفر کا مجموعہ ہے اور زید عالم، شیخِ طریقت اس تنظیم (فیورک) کا بانی ممبر اور دستور سازوں میں سے ہے اور بھرپور کفر کی اشاعت کرنے والا ہے فقہا تو یہاں تک فرماتے ہیں۔

ویکفر بخروجه الی نیروز المجوس والموافقة معهم فیما یفعلون فی ذالك الیوم و بشرائه یوم النیروز شیئا لم یکن یشتریه قبل ذالك تعظیما للنیروز لا للاکل والشرب و باهدائه ذالك الیوم للمشرکین و لو بیضة تعظیما لذالك الیوم

یعنی مجوس کے نیروز کی طرف نکلنے اور اس تہوار کے دن میں جو وہ کرتے ہیں ان کے ساتھ ان کی موافقت کرنے اور نوروز کے تہوار کی تعظیم کی وجہ سے کوئی ایسی چیز خریدی جو اپنے کھانے پینے کے لئے نہیں بلکہ اس دن مشرکوں کو تحفہ و ہدیہ دینے کیلئے، اس یوم کی تعظیم کو مدنظر رکھ کر چاہے ایک انڈا ہی ہو کافر ہو جائے گا۔ دیکھئے بحرالرائق ص 208 ج 5۔ اس سے پتہ چلا

کہ اب ان کے بوم کی تعظیم میں ایک انڈا دینے سے کافر ہو جاتا ہے تو خود کفریات کے ایجاد اور اشاعت سے کافر کیونکر نہ ہوگا۔ لہٰذا زید پر شرعی لحاظ واعتبار سے کفر عائد ہے۔

3 علماء کو زید سے بچنا اور دور رہنا ضروری۔ اور مریدین کو فوراً اس کی بیعت توڑنا فرض ہے۔ اور اس کفر سے بیزاری کا اظہار ورنہ اس کے کفر سے رضا بھی کفر ہے۔ دیکھئے بحر الرائق میں ص 208 ج 5 پر ہے **ان الرضاء بکفر غیرہ کفر** یعنی اس میں کوئی شک نہیں کہ غیر کے کفر سے رضا بھی کفر ہے حکم خداوندی ہے **وَمَنۡ یَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ** یعنی اور تم میں سے کسی نے انہیں دوست بنایا تو وہ انہیں میں سے ہوگا۔ 51/5

4۔ جس تنظیم کے بعض اغراض و مقاصد کفری ہوں اس کے دستور ساز بنیادی رکن کے بارے میں جو شرعی حکم ہوگا وہی حکم شرعی تنظیم کے قیام کے بعد رکنیت قبول کرنے اور اس کی غیر ممنوع سماجی و اقتصادی سرگرمیوں میں عملاً شریک ہونے والے کا ہوگا کیونکہ جب اس تنظیم کی رکنیت حاصلِ کی تو جو اس کی کفری دفعات ہیں ان سے تو رضا پائی گئی۔

اور جب ان سے رضا پائی گئی تو کفر کا مرتکب ہو گیا۔ کتاب شرح فقہ اکبر ص256 پر ہے کہ

الرضاء بالکفر کفر سوآء کان بکفر نفسه او بکفر غیره

یعنی کفر سے راضی ہونا کفر ہے چاہے اپنا کفر ہو یا غیر کا۔

کیونکہ اس کا رکن بننا دو حال سے خالی نہیں یا تو اسے اس تنظیم کے کفری دفعات کا علم ہو گا یا نہ ہو گا۔ اگر ہو گا تو دیدہ دانستہ کفر میں شریک ہوا۔ تو کفر کا مرتکب ہوا۔ اگر علم نہ تھا تو رکنیت حاصل کرنے کے بعد کُل کا نہیں تو بعض کا علم تو ہو ہی جائے گا اور بعض کفریات کے علم کے بعد بھی اگر اس تنظیم کا رکن رہا تو کفر ہے۔

کیونکہ کفر باطل ہے اسلام حق ہے تو قاعدہ ہے کہ جو باطل ہے تو کل باطل ہے اور جو حق ہے تو کل حق ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ جو باطل ہے تو بعض باطل ہے بعض نہیں ہے۔ اور جو حق ہے تو بعض حق بعض نہیں ہے۔ اس لئے جس تنظیم کے بعض اغراض ومقاصد ودفعات کفریہ ہوں گے تو وہ تنظیم مکمل کفر ہے۔

لہٰذا ایسی تنظیم کے قیام کے بعد رکنیت قبول کرنے والا

تنظیم کے دستور ساز بنیادی رکن کے حکم میں ہوگا۔ اسے کفریہ دفعات کا علم ہو یا نہ ہو دیکھئے خلاصۃ الفتاویٰ ص 382 ج 4

من اتیٰ بلفظة الکفر وھو لم یعلم انھا کفرا لا انھا اتیٰ بھا عن اختیار یکفر

یعنی جس نے زبان سے کلمۂ کفریہ بول دیا اور اسے یہ معلوم نہیں کہ یہ کفریہ کلمہ ہے تو کافر ہو جائے گا۔

کیونکہ اس نے اس کلمۂ کفریہ کو بولا تو اپنے اختیار سے ہے اسی طرح اس رکنیت حاصل کرنے والے کو رکنیت قبول کرنے نہ کرنے کا اختیار تو تھا۔ اسلئے اسی کے حکم میں ہوگا۔

5۔ زید کے کسی بے ثبوت دعویٰ پر شرعاً اعتماد نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اندریں حالات یہ اعتماد کے قابل نہیں رہا ہے۔ فرمان خداوندی ہے اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا القرآن 6/49 اگر فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو (اس کی) خوب تحقیق کرلو۔

6۔ زید کو اس طرح کے فتوے شرعا اس کفری جرم سے بری نہیں کر سکتے۔ کتاب شرح فقہ اکبر ص 315 پر ہے۔

لاینفعه فتویٰ المفتی ویؤ مر بالتوبة والرجوع عن ذالك

و بتجدید النکاح بینه وبین امر أته

یعنی اس مرتکب کفر کو کسی مفتی کا فتویٰ، نافع نہیں ہوسکتا بلکہ اس کو توبہ اور اس کفر سے رجوع کرنے اور اسے اپنی بیوی سے تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ثابت ہوا کہ بغیر توبہ اور **رجوع عن الکفر** کے زید بری نہیں ہوسکتا۔اور توبہ سے فرار اختیار کرنا شرعًا ظالم بننا ہے۔فرمانِ خداوندی ہے

وَمَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ القرآن 11/49۔

یعنی جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں

7۔کفریات کے دو مجموعوں (فیورک) اور سورت روحانی اعلامیہ) جن کے منصوبہ سازوں اور دستور سازوں میں شمولیت کے سال دو سال بعد۔ نیز دونوں کے مندرجات کو زید کا اپنی طرف سے شائع اور تقسیم کرنے کے بعد اور چھ ماہ تک متعدد مرحلوں میں ذمہ دار علماء کے رجوع وتوبہ کے مطالبہ کے بعد بغیر شرعی توبہ کے بغیر بری ہونے کے اپنی مرضی کا فتویٰ حاصل کر کے اور اسی طرح اپنے آپ کو توبہ و رجوع شرعی کے بغیر

بری کرنا چاہے تو ہرگز بری نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ہی فیورک اورسورت اعلامیہ کی تائید وتصدیق کرنے کی بنیاد پر زید پر جوالزامات عائد ہیں ان کی صفائی کرسکتا ہے۔

کیونکہ قولاً ، فعلاً ، عملاً زید متعدد کفریات کا مرتکب ہی نہیں بلکہ ایجاد کنندہ ہے۔ شفاء شریف میں ص 851 پر تو ایسے شخص کے کفر پر اجماع نقل فرمایا ہے۔ جو مسلمانوں کے دین اسلام کے علاوہ ادیان باطلہ کی تکفیر نہ کرے یا ان کی تکفیر میں توقف یا شک کرے۔ اسی لئے آگے فرماتے ہیں۔

ولهذا نكفر من دان بغير ملة المسلمين من الملل

او وقف فيهم اوشك او صحح مذهبهم و ان اظهر مع ذالك

الاسلام واعتقده واعتقد ابطال كل مذهب سواه فهو

كافر باظهار مااظهره من خلاف ذالك

یعنی اوراسی لئے ہم ہراس شخص کی تکفیر کرتے ہیں جو مسلمانوں کے دین (اسلام) کے علاوہ ادیانِ باطلہ سے کسی دین کا تابع ہوایا ان کے ادیان کے (کفروباطل) ہونے میں توقف یا

شک کرے یا ان کے مذہب کو صحیح کہے تو اگر چہ وہ اس کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان جانتا ہو اور اسلام کی حقانیت اور اس کے سوا ہر مذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو (پھر بھی) وہ کافر ہی ہے۔ بوجہ اس (قول وفعل) کے جو اس کے خلاف اس سے ظاہر ہوا۔ دیکھئے شفاء شریف ص 851 بیروت

اب اس حوالہ کی بنیاد پر زید کے کرتوت خود بخود اس کو کافر قرار دے رہے ہیں ۔ جو جہازوں کا سفر کر کر کے کفر گڑھ میں شمولیت کو فخر سمجھتا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِیَّاکَ وَ رَفِیْقَ السُّوْءِ فَاِنَّکَ بِهٖ تُعْرَفُ ابن عساکر ص 46 ج 14

یعنی برے دوست سے دور رہو ورنہ تمھارا تعارف بن جائے گا۔ درمختار 345 پر یہاں تک لکھا ہے کہ ومن شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر یعنی جو ایسے شخص کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ جب ایسے شخص کے محض کفر و عذاب میں شک کرنے والا کافر ہو جاتا ہے جبکہ کفر و عذاب ایک پوشیدہ راز ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے مگر اتنی شدید وعید اس لئے فرمائی کہ جب معلوم تھا فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ

القرآن 98/2 کہ بیشک اللہ کافروں کا دشمن ہے۔
نتیجہ جب میں کافروں کا دشمن ہوں تو تم نے ان کو دشمن کیوں نہ سمجھا دوست کیوں بنایا؟
اور کسی نے ان کی رفاقت اختیار کی تو تم نے اس کے کفر میں شک، عذاب میں شک کیوں کیا؟ اب وہ سوچے جس نے خود کفر و کافروں سے پیار و محبت کی اور انکی رضا میں رضا ملا کر کفریات کے دو مجموعے تیار کیئے اور ان کی ذاتی طور پر بھر پور اشاعت کی۔ آخر میں زید کے کفر پر مفتیٰ بہ قول پیش کر کے ختم کرتا ہوں کتاب شرح فقہ اکبر میں ص 314 میں ہے۔

الرضاء بالکفر کفر وعلیہ الفتویٰ یعنی کفر سے راضی ہونا بھی کفر ہے اور اسی پر فتویٰ ہے هذا ماعندی

و اللہ اعلم واحکم بالصواب

محمد عبد الغفور الوری غفرلہ

مہتمم جامعہ مجددیہ فیاض العلوم
منڈی رائیونڈ لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال جھینگا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب جھینگا دریائی جانور ہے۔ اور دریائی جانوروں میں مچھلی حلال ہے۔ اور ہمارے مذہب میں مچھلی کے سوا تمام دریائی جانور مطلقاً حرام ہیں اور جھینگا از قسم مچھلی ہے اس لئے یہ حلال اور اس کا کھانا جائز ہے۔

عون المعبود شرح سنن ابی داوٗد ص 74 ج 1 میں ہے

ان جمیع حیوانات البحر ما خلا السمك حرام عند ابی حنیفة

اور تحفۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی 234 ج 1 پر ہے کہ

لا خلاف بین العلماء فی حل السمك علی اختلاف انواعه

اور اسی کے ص 236 ج 1 پر تفصیلی تحقیق کے بعد تحریر ہے کہ

فاعلم ان السمك بجمیع انواعه حلال بلا شك

اور فتاویٰ رضویہ ج 20 ص 336 تا ص 339 پر ہے کہ

جھینگا اگر جنسِ مچھلی سے ہے تو بلاشبہ حلال ہے

حیٰوۃ الحیوان	ص 814 / ج 1	اربیان هو سمك صغیر جدًا احمر وہ نہایت ہی چھوٹی سرخ رنگ کی مچھلی ہے
قاموس	ص 365 / ج 4	والا ربیان بالکسر: سمك کالدود

تاج العروس	ص 444 ج 19	والا ربیان بالکسر: سمك كالدود وفي الصحاح بيض من السمك كالدود يكون بالبصرة
لسان العرب	ص 307 ج 14	الاربیان، بكسر الهمزة، ضرب من ا لسمك وقيل ضرب من ا لسمك بيض كا لدود يكون بالبصرة
الصحاح	ص 305 ج 6	الاربيان، بكسر الهمزة، ضرب من ا لسمك بيض كا لدود يكون بالبصرة
المعظم الاعظم	ص 119 ج 1	الاربیان : جھینگا مچھلی
المنجد عربی	ص 8	اربیان و روبیان ـ فیه اصناف عديدة لذيذة الطعم يصطادونه الخ
المنجد اُردو	ص 52	الاربیان : جھینگا مچھلی
منتهی الارب	ص 92 ج 2	اربیان نوعی از ماہی است کہ آں را بہندی جھینگا میگویند
مصباح اللغات	ص 31	اربیان جھینگا مچھلی
لغاتِ سعیدی	ص 29	اربیان جھینگا مچھلی
نور اللغات	ص 1124 ج 2	(جھینگا) ایک قسم کی چھوٹی مچھلی
فیروز اللغات	ص 501	(جھینگا) ایک قسم کی چھوٹی مچھلی
علمی اردو لغت	ص 567	(جھینگا) ایک قسم کی چھوٹی مچھلی
جامع اللغات	ص 205	(جھینگا) ایک قسم کی چھوٹی مچھلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال حضرت علامہ مفتی محمد عبد الغفور صاحب الوری

السلام علیکم ورحمۃ اللہ حضرت یہ حدیث جو عام ہے کہ

عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

یہ کس کتاب میں ہے؟ باحوالہ ارشاد فرمائیں

السائل — حاجی آفتاب حسین پریسٹن یو، کے

الجواب یہ حدیث مندرجہ ذیل کتب میں ہے۔

تفسیر کبیر	ص 77 ج 19 ص 108 ج 27
تفسیر روح البیان بیروت	ص 251 ج 1
اسنیٰ المطالب	ص 184
مقاصد حسنہ	ص 332
فیوض الرحمٰن	ص 5 ج 2
نبراس شرح شرح عقائد	ص 388
شمائم امدادیہ	ص 134
مقالات کاظمی	ص 187
نادر المعراج	ص 188
محاضرات	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال حضرت علامہ الوری صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جناب عالی! نور ٹی وی پر ہم نے ایک مفتی صاحب سے سوال کیا کہ حج کے موقع پر مسجد حرام میں نماز باجماعت کے وقت محاذاۃِ عورت سے نماز فاسد ہوتی ہے یا نہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ حضرت یہ اہم مسئلہ ہے۔ اسلئے آپ اسکا مفصل اور باحوالہ جواب مرحمت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں (السائل حاجی آفتاب حسین پریسٹن یو۔کے)

الجواب و هو الموفق للصواب

حج کے ایام میں حرم مکہ و مسجد حرام میں بوقت نماز باجماعت محاذاۃِ عورت سے نماز فاسد نہیں ہوتی ہے۔ حج کے موقعہ پر چونکہ اژدھام کثیر ہوتا ہے اور ذرہ بھی آگے پیچھے ہونے کی جگہ نہیں ہوتی اور نہ کسی کو کوئی وہاں آگے پیچھے کر سکتا ہے۔ اور جب ایسی صورت ہو تو فرمانِ خداوندی ہے۔

لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

یعنی اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی طاقت کے موافق سورۂ بقرہ آیت 286 اور فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

اِذَا اَمَرْتُکُمْ بِاَمْرٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ

یعنی جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو اسے اپنی طاقت کے موافق بجالاؤ، المحلّٰی شرح المجلّٰی ج 14/4 میں ہے

فان کانا جمیعا مؤ تمین بامام واحد ولا تقدرھی ولا ھو علی مکان آخر فصلا تھما تامة یعنی اگر مرد اور عورت ایک ہی امام کی اقتداء میں ہوں تو دونوں میں سے کوئی سا بھی دوسری جگہ نہ ہٹ سکتا ہو تو دونوں کی نماز صحیح ادا ہو جائے گی

نتیجہ معلوم ہوا کہ ایسی صورت میں نماز جماعت میں محاذاۃِ عورت سے مرد کی نماز فاسد ہوتی ہے اور نہ عورت کی

حوالہ جات ملاحظہ ہوں

رحمة الامة علی میزان الکبرٰی	ص 63 ج 1

و لو وقفت امراة فی الصف الاول بین الرجال لم تبطل صلوٰة واحد منھم با لا تفاق

یعنی اگر عورت پہلی صف میں مردوں کے درمیان کھڑی ہوگئی تو بالاتفاق ان میں سے کسی کی نماز بھی فاسد نہیں ہوئی۔

یہ مسئلہ مندرجہ ذیل کتب میں بھی ملاحظہ ہو

مسند امام احمد بن حنبل	ص 669 ج 2
بدائع الصنائع بیروت	ص 139 ج 2
کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ	ص 268 ج 1
عین الہدایہ	ص 224 ج 2
میزان الکبریٰ	ص 194 ج 1
المحلّٰی شرح المجلّٰی	ص 198 ج 8

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال جناب آخری چہار شنبہ ماہ صفر کی کوئی حقیقت یا اصل ہے؟

الجواب آخری چہار شنبہ ماہ صفر المظفر کی کوئی اصل نہیں ایک حدیث مرفوع میں آیا ہے

اٰخِرُ اَرْبَعَاءَ فِی الشَّھْرِ یَوْمُ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٌّ

یعنی ماہ صفر کا آخری چہار شنبہ دائمی نحوست والا دن ہے۔

کنز العمال	ص 11	ج 2	حدیث 2931
بحوالہ فتاوی رضویہ	ص 271	ج 23	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال اجماع کے منکر کا کیا حکم ہے؟

الجواب اجماع کا منکر کافر ہے

الاجماع علے مراتب فالاولی بمنزلة الایة والخبر

المتواتر یکفر جاحده

یعنی اجماع کے مراتب ہیں پہلا مرتبہ بمنزلہ آیت کریمہ اور خبر متواتر ہے جسکا منکر کافر ہوگا

دیکھئے تلویح علی التوضیح	ص 515 ج 2

اور شرح مواقف میں ہے۔

کون الاجماع حجة قطعیة معلوم بالضروت من الدین

یعنی اجماع کا قطعی حجت ہونا ضروریات دین سے ہے۔

مسلم الثبوت وفواتح الرحموت	ص 494 ج 2
شرح مواقف باب المقصد السادس	ص 255 ج 1
فتاوٰی رضویہ	ص 288 ج 14
فتاوٰی رضویہ	ص 290 ج 14

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال قیاس کا شرعًا کیا حکم ہے ؟

الجواب قیاس کا منکر کافر ہے

دیکھئے فتاویٰ عالمگیری	ص 292 ج 2

رجل قال قیاس ابی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ حق نیست یکفر

یعنی جس نے کہا کہ قیاس ابو حنیفہ درست نہیں اس نے کفر کیا

اور کشف البزودی ص 280 ج 3 میں ہے کہ

قد ثبت با لتواتر ان الصحابة رضی اللّٰه تعالیٰ

عنهم عملوا بالقیاس و شاع و ذاع ذالك فیما بینهم

من غیر رد و انکار

یعنی یہ بات تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قیاس پر عمل پیرا تھے اور یہ عمل ان کے درمیان بغیر کسی رد اور انکار کے جاری اور مشہور تھا

فتاویٰ رضویہ	ص 292 ج 14

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال جناب قرآن وحدیث کی رُو سے فرمایا جاوے کہ تقلید فرض وضروری ہے یا نہیں؟

الجواب و هو الموفق للصواب

تقلید فرض قطعی ہے۔ قرآن وحدیث نے لازم کی ہے۔

قال اللّٰہ تعالٰی فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

یعنی تو علم والوں سے پوچھو اگر تم خود نہیں جانتے۔ 43/16 و 7/21

اور حدیث میں ہے

اَلَا سَئَلُوْا اِذْ لَمْ يَعْلَمُوْا فَاِنَّمَا شِفَآءُ الْعَيِّ السُّوَالُ حدیث نمبر 572

ابن ماجہ بیروت	ص 309 ج 1
ابوداؤد بیروت کتاب الطہارت	ص 135 ج 1
دارمی بیروت	ص 133 ج 1
فتاوٰی رضویہ	ص 392 ج 29

اگر ایک مذہب کی پابندی نہ کی جائیگی۔ تو یا وقت واحد میں شئے واحد کو حرام بھی جانے گا اور حلال بھی، جیسے قرأت

مقتدی شافعیہ کے یہاں واجب اور حنفیہ کے نزدیک حرام۔
اور وقتِ واحد میں شئے واحد کا حرام وحلال دونوں ہونا محال۔
یا یہ کریگا کہ ایک وقت حلال سمجھے گا اور دوسرے وقت حرام تو یہ
اس آیت کے حکم میں داخل ہوگا **يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا** سورۃ توبہ آیت نمبر 37
یعنی ایک سال اسے حلال ٹھہراتے ہیں اور ایک سال حرام
ٹھہراتے ہیں۔ لاجرم پابندی مذہب ضروری ولازم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال دوسرے امام کے مذہب پر فتویٰ دیا جاسکتا
ہے یا نہیں؟ **الجواب و هو الموفق للصواب**

بامرِ مجبوری دوسرے امام کے مذہب پر فتویٰ دیا جاسکتا ہے اسکا ثبوت

العالم الذی یعرف معنی النصوص والاخبار وهو
من اهل الدراية يجوزله ان يعمل عليها
وان كان مخالفا لمذهبه

فتاویٰ شامی ص176 ج1 میں ہے کہ

لوافتی مفت بشئی من هذه الاقوال فی مواضع

الضرورت طلبا للتیسیر کان حسنا

اور فتاوٰی شامی ص 177 ج 1

میں امام ابو یوسف کا اس پر ایک غسل جمعہ سے عمل ثابت ہے کہ آپ نے ایک حمام میں غسل جمعہ فرما کر نماز جمعہ پڑھی تو آپکو بتایا گیا کہ اس حمام کے کنوئیں میں چوہا مر گیا تھا آپ نے فرمایا چلو ہم اپنے اہل مدینہ بھائیوں کے قول پر عمل کر لیتے ہیں کہ! **اذا بلغ الماء قلتین لم یحمل خبثا**

ترجمہ جب پانی دو مٹکوں کے برابر ہو تو وہ نجاست کا اثر قبول نہیں کرتا۔

ابوداؤد بیروت ص 56 ج 1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال حائضہ عورت طوافِ زیارت کیے بغیر وطن لوٹ آئے تو کیا حکم ہے؟ اور اسی حالت میں طوافِ زیارت کر آئے تو کیا حکم ہے؟ **الجواب و ھو الموفق للصواب**

بغیر طوافِ زیارت کیے ہوئے حج ادا نہیں ہوتا زندگی میں کبھی بھی یہ طواف کرنا ہوگا۔ جب طواف کریگی حج ادا ہو جائیگا۔

جب تک طوافِ زیارت نہ کرے گی حج ادا نہ ہوگا۔ اور مرد پر

حرام رہے گی (یعنی صحبت نہیں کر سکے گا) وہ پاک ہونے تک صبر کرے۔ پاک ہونے کے بعد طواف کر کے آئے اور لاعلمی کی بنا پر اور مسئلہ سے ناواقفیت کی وجہ سے (بحالتِ حیض) طوافِ زیارت کرے گی تو حج ادا ہو جائیگا۔ لیکن توبہ واستغفار لازم ہوگا اور اونٹ یا گائے ذبح کرنی پڑیگی۔

اس کی تفصیل باحوالہ ملاحظہ ہومندرجہ ذیل فتاوٰی میں

فتاویٰ شامی	ص 538 تا 539 ج 3
عین الہدایہ	ص 592 ج 3
بدائع الصنائع اردو	ص 388 ج 2
میزان الکبریٰ	ص 49 ج 2
عمدۃ القاری	ص 382 ج 3
فتاویٰ رحیمیہ	ص 52 ج 2
فتاویٰ رحیمیہ	ص 278 ج 8
فتح الباری	ص 638 ج 3

بہارشریعت	ص 86	ج 6
ابن ابی شیبہ	ص 382	ج 4
فتاویٰ حقانی	ص 226	ج 4
فتاویٰ سعدیہ	ص 21	ج 1
فتاویٰ نظامیہ	ص 153 تا 154	ج 1
کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ	ص 590	ج 1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال اذکار میں سب سے بہتر ذکر خفی ہے یا جلی ؟

الجواب اذکار میں سب سے بہتر ذکر خفی ہے

ملاحظہ ہوں حوالہ جات

حدیث شریف میں فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ وَ خَیْرُ الرِّزْقِ مَا یَکْفِیْ

مجمع الزوائد ص 63 ج 10

خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ وَ خَیْرُ الرِّزْقِ مَا یَکْفِیْ

مسند امام احمد بن حنبل ص 217 و 228 ج 1

خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ وَ خَیْرُ الرِّزْقِ مَا یَکْفِیْ

ابن حبان ص 89 ج 2 حدیث نمبر 806

خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ وَ خَیْرُ الرِّزْقِ مَا یَکْفِیْ

کنز العمال ص 417 ج 1 حدیث نمبر 1771

خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ وَ خَیْرُ الرِّزْقِ مَا یَکْفِیْ

المقاصد الحسنہ ص 241 حدیث 456

خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ وَ خَیْرُ الرِّزْقِ مَا یَکْفِیْ

اتحاف السادۃ المتقین ص 493 ج 4

خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ وَ خَیْرُ الرِّزْقِ مَا یَکْفِیْ

الجامع الصغیر (زیادۃ) ص 424 حدیث نمبر 2887

خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ وَ خَیْرُ الرِّزْقِ مَا یَکْفِیْ

اسنی المطالب ص 135 حدیث نمبر 622

خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ وَ خَیْرُ الرِّزْقِ مَا یَکْفِیْ

فتاوٰی رضویہ ص 233 ج 6

خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِيْ

مصنف ابن ابی شیبہ ص 108 ج 7 حدیث نمبر 1

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الذِّكْرُ الْخَفِيُّ الَّذِيْ لَا يَكْتُبُهُ الْحَفَظَةُ

يُضَاعَفُ عَلٰى مَا سِوَاهُ مِنَ الذِّكْرِ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ ایسا ذکر خفی جسے کراماً کاتبین بھی نہ لکھ پائیں دیگر اذکار سے ایسا ذکر خفی ثواب میں ستر گناہ درجہ زیادہ ہے

مصنف ابن ابی شیبہ ص 108 ج 7 حدیث نمبر 2

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال حالت روزہ میں ٹیکہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں ؟ بینوا توجروا

الجواب روزہ کی حالت میں ٹیکہ سے متعلق تحقیق یہ ہے کہ جس ٹیکہ کا اثر جوفِ دماغ اور جوفِ معدہ میں نہ پہنچے وہ ناقضِ روزہ نہیں۔

عبارت فتاوٰی عالمگیری

وفی دواء الجائفة والآمة اکثر المشائخ علی ان

العبرة للوصول الی الجوف والدماغ لا لکونه

رطبًا او یا بسًا حتیٰ اذا علم ان الیابس وصل یفسد

صومه ولو علم ان الرطب لم یصل لم یفسد

اگر پیٹ یا سر میں اندر تک زخم ہو اور اس میں دوا ڈالیں تو اکثر مشائخ کا یہ قول ہے کہ اگر دوا پیٹ یا دماغ کے اندر تک پہنچ گئی تو روزہ فاسد ہو جاوے گا۔ دوا کے اندر پہنچنے کا اعتبار ہے اس کے تر یا خشک ہونے کا اعتبار نہیں یہاں تک کہ اگر یہ معلوم ہوا کہ خشک دوا اندر پہنچ گئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور اگر یہ معلوم ہوا کہ تر دوا اندر نہیں پہنچی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا

ملاحظہ ہوں حوالہ جات

فتاوٰی عالمگیری	ص 224 ج 1
فتاوٰی ردالمحتار	ص 376 ج 3
خلاصۃ الفتاوٰی	ص 253 ج 1
فتاوٰی رحیمیہ	ص 38 ج 2
فتاوٰی رحیمیہ	ص 169 ج 10

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجتہاد کا ثبوت

سوال حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور الوری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بعض لوگ اجتہاد کا انکار کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث ہمارے سامنے ہیں تو پھر اجتہاد کی کیا ضرورت ہے؟ شرعاً اجتہاد کا کوئی ثبوت نہیں۔ اس لئے ہماری باحوالہ مفصل رہنمائی فرمائی جاوے کہ آیا حدیث میں اجتہاد کا ثبوت کہاں اور کس کتاب میں ہے؟

والسلام — حافظ محمد سعید جہانبرگ ساؤتھ افریقہ

الجواب و هو الموفق للصواب

اجتہاد کا ثبوت شرعاً موجود ہے ۔ اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم اجتہاد کے متعلق موجود ہے دیکھئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی وحاکم بنا کر بھیجنے سے متعلق ارشاد فرمایا۔ (حدیث)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ تَقْضِيْ اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَآءٌ قَالَ اَقْضِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَجْتَهِدُ بِرَاْئِيْ وَلَا اٰلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى صَدْرِهٖ وَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِمَا يَرْضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ان کو (قاضی یا حاکم بنا کر) یمن بھیجا تو ان سے پوچھا کہ جب تمہارے سامنے کوئی مقدمہ پیش ہوگا تو تم کس طرح فیصلہ کرو گے انہوں نے عرض کیا کہ میں کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کروں گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں وہ مسئلہ کتاب اللہ میں نہ ملا؟ انہوں نے عرض کیا پھر میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یعنی حدیث نبوی) کے موافق فیصلہ کروں گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں وہ مسئلہ سنت رسول اللہ میں بھی نہ ملا؟ انہوں نے عرض کیا تو پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کرونگا اور (اپنے اجتہاد اور حقیقت رسی میں) کوتاہی نہیں کرونگا وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (یہ سن کر) اپنا دست مبارک معاذ رضی اللہ عنہ کے سینے پر مارا اور فرمایا تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قاصد (یعنی معاذ رضی اللہ عنہ) کو اس چیز کی توفیق عطاء کی جس سے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہوتے ہیں

مشکوٰۃ شریف	324	حدیث 3737

ابوداؤد شریف بیروت	حدیث 3592 ص 510
ترمذی شریف بیروت	حدیث نمبر 1327 ص 321
مسند امام احمد بن حنبل	حدیث نمبر 22068 ص 272 ج 5
دارمی شریف	حدیث نمبر 168 ص 44 ج 1
مرقات شرح مشکوٰۃ	ص 282 ج 7
مظاہر حق	ص 694 ج 3
عون المعبود	ص 258 ج 9

یہی حدیث

ابن عساکر شریف ص 411 تا 412 ج 58 یوں ہے

لَمَّا بَعَثَنِیُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَی الْیَمَنِ قَالَ لِیْ کَیْفَ تَقْضِیُ اِنْ

عَرَضَ قَضَآءَ قَالَ قُلْتُ اَقْضِیُ بِمَا فِیْ کِتَابِ اللهِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ

یُکُنْ فِیْ کِتَابِ اللهِ ؟ قَالَ قُلْتُ اَقْضِیُ بِمَا قَضٰی بِہٖ رَسُوْلُ اللهِ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ قَضٰی بِہٖ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؟

قَالَ قُلْتُ اَجْتَهِدُ رَاْئِیُ وَ لَا اٰلُوْ قَالَ فَضَرَبَ صَدْرِیُ وَ قَالَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِمَا یَرْضٰی

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابن عساکر	ص 411 تا 412 ج 58 حدیث 12182

مزید ثبوت اجتہاد

سنن الکبریٰ بیہقی	ص 195	ج 10
والمعجم الصغیر للطبرانی	ص 51	ج 1
مجمع الزوائد	ص 252	ج 4

پر ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر جہنی کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا !

اِقْضِ بَیْنَھُمَا فَقُلْتُ عَلٰی مَاذَا ؟ قَالَ اِجْتَھِدْ فَاِنْ اَصَبْتَ

فَلَکَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّاِنْ لَّمْ تُصِبْ فَلَکَ حَسَنَۃٌ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال روزہ افطار کرنے کی دعاء روزہ افطار کرنے سے قبل پڑھنی چاہیئے یا بعد افطار کرنے کے پڑھنی چاہیئے ؟

الجواب و ھو الموفق للصواب

روزہ افطار کرنے کی دعاء قبل افطار پڑھنی چاہیئے

ملاحظہ ہوں دلائل

ابوداؤد شریف	ص 174	ج2
کتاب السنن الکبریٰ نسائی	ص 253و255	ج 2
شعب الایمان بیہقی	ص 406و408	ج 3
صحیح ابن حبان	ص 210	ج 5
کنز العمال	ص 511	ج 8
مسند امام احمد بن حنبل	ص 262	ج 4
مصنف ابن ابی شیبہ	ص 511	ج 2
طبرانی اوسط	ص 344	ج 5
مجمع الزوائد	ص 279	ج 3
فتاویٰ عالمگیر بیروت	ص 220	ج 1
فتاوٰی ہندیہ اردو	ص 12	ج 2
خیر الفتاویٰ	ص 78	ج 4
عون المعبود شرح ابوداؤد	ص 241	ج 6
بہار شریعت	ص 88	ج 5

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال

روزہ افطار کرنے کی دعاء بھی بتلا دی جائے کہ کونسی ہے؟

الجواب و ھو الموفق للصواب

روزہ کھولنے کی دعاء

1 ابوداؤد ص 174 ج 2 میں یہ ہے

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

2 فتاوٰی عالمگیری ص 200 ج 1 میں یوں ہے

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ

وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال قرآن میں پانچ نمازوں کا ثبوت کہاں ہے

الجواب پانچ نمازوں کا ثبوت مندرجہ ذیل سورتوں اور آیتوں میں ہے

سیپارہ	نام سورت مع نمبر	آیت نمبر
2	بقرہ نمبر 2	نمبر 238
21	روم نمبر 30	نمبر 17، نمبر 18
12	ھود نمبر 11	نمبر 114
15	بنی اسرائیل 17	نمبر 78

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال بعض لوگ بلا سوچے سمجھے ہر چیز کو حرام کہہ دیتے ہیں اصل میں حرام کیا چیزیں ہیں **بینوا بالکتاب**

الجواب اصل میں حرام چیزیں یہ ہیں دیکھئے

سورۃ بقرہ نمبر 2	آیت نمبر 173
سورۃ نحل نمبر 16	آیت نمبر 115، نمبر 116

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۱۷۳) وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ

تم پر حرام کیا ہے صرف مردار اور لہو اور سور کا گوشت اور جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا پھر جو بے تاب ہو جائے نہ سرکش ہو (طلب لذت کے لیے) اور نہ (ضرورت کی) حد سے بڑھنے والا تو بے شک اللہ بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے اور جن چیزوں کے بارے میں تمہاری زبانیں جھوٹ بولتی ہیں ان کی نسبت نہ کہو یہ حلال ہے اور یہ حرام کہ (اسطرح) تم جھوٹ بول کر اللہ پر بہتان باندھو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال جناب نوافل کی جماعت کرانا درست و جائز ہے یا نہیں؟

الجواب و هو الموفق للصواب نوافل کی جماعت مکروہ ہے۔

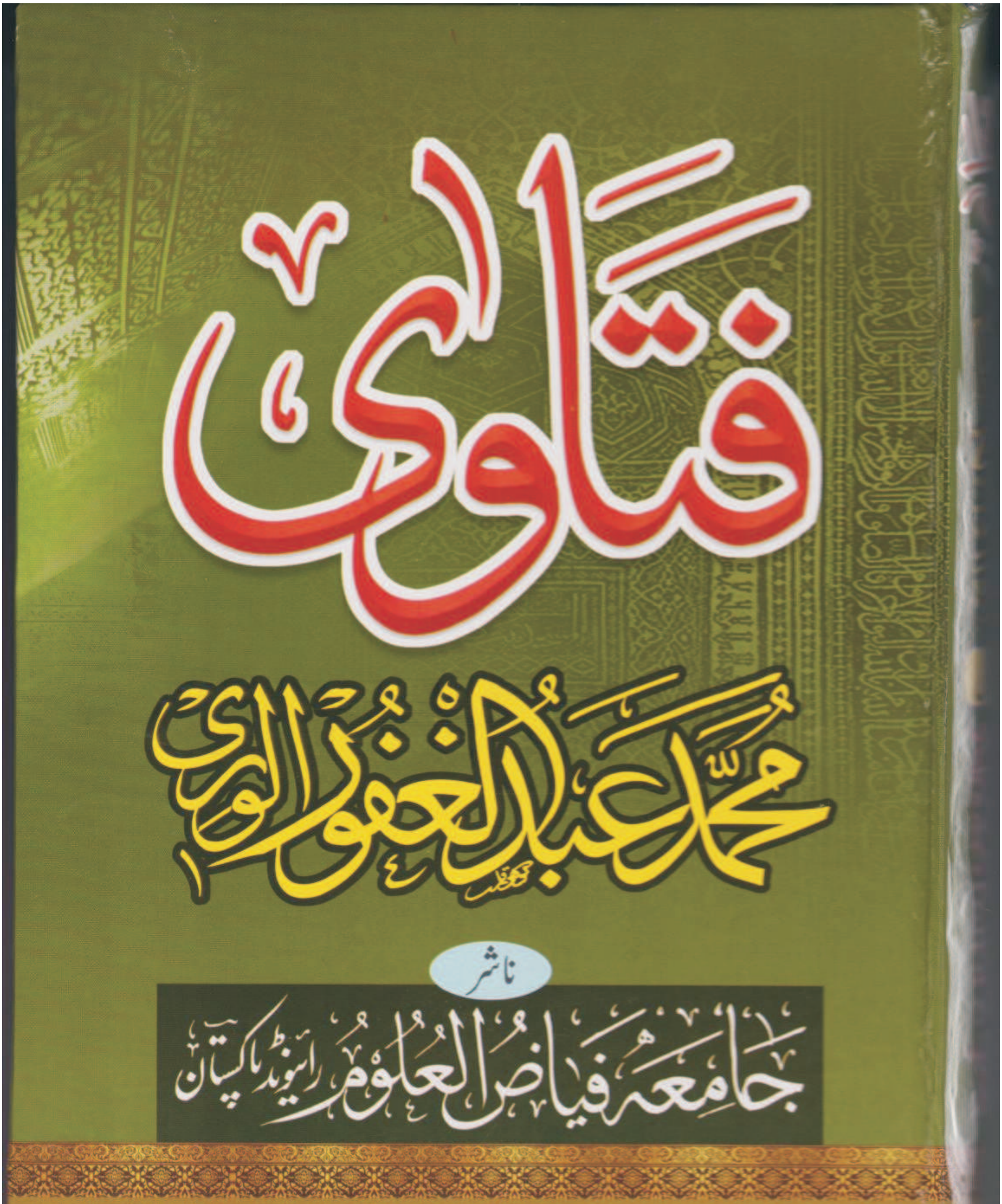
فتاویٰ
محمد عبدالغفور الوری
ناشر
جامعہ فیاض العلوم رائیونڈ پاکستان

التطوع بالجماعة اذا کان علی سبیل التداعی

یکرہ

فتاوٰی عالمگیری	ص 92	ج 1
درمختار	ص 76	
ردالمحتار	ص 288	ج 2
رکن الدین	ص 144 وص 139 وص 109	
بہارِشریعت	ص 97	ج 3
فتاوٰی رضویہ	ص 373	ج 10

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال یہ حدیث کہ **مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ**

اور ایک روایت میں ہے **وَمَنْ زَارَ تُرْبَتِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ**

کس کتاب میں ہے؟ تفصیلاً ارشاد فرمائیں۔ بعض لوگ اس حدیث کا انکار کرتے ہیں۔

الجواب و ھو الموفق للصواب

حدیث مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وفی روایۃ وَمَنْ زَارَ تُرْبَتِیْ وَجَبَتْ

لہٗ شفاعتی

مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہے

بیہقی شریف	ص 403	ج 5
بیہقی شعب الایمان	ص 490	ج 3
کنز العمال	ص 651	ج 15
دار قطنی	ص 244	ج 2
جامع صغیر	ص 171	ج 2
نسیم الریاض	ص 97	ج 5
احیاء العلوم	ص 243	ج 1
مقاصدِ حسنہ	ص 473	
اتحاف السادۃ المتقین	ص 416 ج 4 و ص 417	

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَظْلَمَ مِنْهَا

كُلُّ شَیْءٍ وَّ لَمَّا دَخَلَ الْمَدِیْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَیْءٍ فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْمَدِیْنَةُ فِیْهَا قَبْرِیْ وَبِهَا بَیْتِیْ وَتُرْبَتِیْ وَ

حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسۡلِمٍ زِیَارَتُهَا

اتحاف السادۃ المتقین	ص 412 ج 4

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال امام سے دوران قرأت کسی حرف کی کمی یا بیشی ہو جائے تو یہ مفسدِ صلوٰۃ ہے یا کہ نہیں ؟ بینو ا توجروا

الجواب امام کا دوران قرأت کسی حرف کی کمی یا زیادتی کر دینے سے جبکہ وہ روح قرآن کے خلاف نہ ہو تو یہ مفسدِ صلوٰۃ نہیں۔

ملاحظہ ہوں حوالہ جات

فتاویٰ عالمگیری بیروت فصل خامس زلۃ القاری	ص 87 تا 88 ج 1
خلاصہ الفتاویٰ فصل ثانی عشر زلۃ القاری	ص 106 ج 1
فتاویٰ دار العلوم دیوبند عزیز الرحمٰن	ص 237 ج 1
فتاویٰ رحیمیہ	ص 309 ج 4
فتاویٰ حقانی	ص 166 ج 3

احسن الفتاویٰ	ص 78 ج 3

ان ذکر حرفا مکان حرف ولم یغیر المعنی بان قراء

ان المسلمون ان الظالمون وما اشبھہ ذالك لم

تفسد صلاته فتاویٰ عالمگیری بیروت ص 87 تا 88 ج 1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

الجواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نماز جنازہ میں کوئی امام نہ تھا نیز آپ کی نماز جنازہ صرف صلوٰۃ وسلام تھا جو گروہ درگروہ پڑھتے جاتے اور نکلتے جاتے۔

ملاحظہ ہوں حوالہ جات

زرقانی شریف	ص 359 ج 7
مصنف عبدالرزاق	ص 303 ج 3
دلائل النبوۃ بیہقی	ص 250 ج 7
البدایۃ والنہایہ	ص 187 ج 5

الطبقات الکبریٰ	ص 220 ج 2
حجۃ اللہ علی العلمین	ص 506
مدارج النبوۃ	ص 517 ج 2
مظاہر حق شرح مشکوٰۃ	ص 568 ج 5
فتاویٰ رضویہ	ص 286 ص 314 ج 9 ص 315 ج 9
احسن الفتاویٰ	ص 226 ج 4
فتاویٰ حقانی	ص 454 ج 3
المستدرک حاکم	ص 6 ج 3

پر ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود راوی ہیں
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

اِذَا غَسَلْتُمُوْنِیْ وَکَفَّنْتُمُوْنِیْ فَضَعُوْنِیْ عَلٰی سَرِیْرِیْ ثُمَّ اخْرُجُوْا
عَنِّیْ فَاِنَّ اَوَّلَ مَنْ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ جِبْرِیْلُ ثُمَّ مِیْکَائِیْلُ ثُمَّ
اِسْرَافِیْلُ ثُمَّ مَلَکُ الْمَوْتِ مَعَ جُنُوْدِہٖ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ
بِاَجْمَعِھِمْ ثُمَّ ادْخُلُوْا عَلَیَّ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ فَصَلُّوْا

عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا

یعنی جب میرے غسل وکفن سے فارغ ہو جاؤ مجھے میری چار پائی پر آرام دے کر باہر چلے جاؤ۔ سب سے پہلے جبرائیل مجھ پر صلوٰۃ کریں گے پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت اپنے سارے لشکر کے ساتھ پھر گروہ در گروہ میرے پاس حاضر ہو کر مجھ پر درود و سلام عرض کرتے جاؤ۔

لفظ شئی کی تحقیق لغۃ و اصطلاحًا

شئی کا معنی چیز جو چیز جانی پہچانی جائے اور اس کی خبر دی جا سکے

ملاحظہ ہوں حوالہ جات

مفردات راغب اصفہانی	ص 281
قاموس	ص 23-24 ج 1
تاج العروس	ص 185 تا 190 ج 1
لسان العرب	ص 103 ج 1
کشاف	ص 458 تا 560 ج 2
الصحاح	ص 79 تا 81 ج 1
لغات الحدیث	ص 153 ج 2

قاموس القرآن	ص 302
مختار الصحاح	ص 496
منجد اردو	ص 550
مصباح اللغات	ص 454
بیان اللسان	ص 414
سعیدی	ص 466
المنجد اردو	ص 550

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال سیاہ خضاب کے متعلق فرمایا جاوے کہ یہ کرنا کیسا ہے اور بزرگانِ دین میں سے کسی نے کیا بھی ہے یا نہیں؟

الجواب و هو الموفق للصواب

سیاہ خضاب وسمہ کے متعلق یہ ہے کہ بزرگان دین نے کیا ہے جس میں سے امام حسن وامام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی کیا ہے اور امام زہری فرماتے ہیں کہ ہمیں سیاہ خضاب زیادہ پسند ہے اور حضرت معمر فرماتے ہیں کہ امام زہری سیاہ خضاب کیا کرتے تھے

دیکھئے لسان العرب

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی لَا یُصْبِغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ فِیْ حَدِیْثِهٖ۔ قَالَ الزُّهْرِیْ وَالْاَمْرُ بِالْاِصْبَاغِ فَاحْلَکُهَا اَحَبُّ اِلَیْنَا۔ قَالَ مَعْمَرٌ وَکَانَ الزُّهْرِیْ یَخْضِبُ بِالسَّوَادِ

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ اَحْسَنَ مَا اخْتَضَبْتُمْ بِهٖ لَهٰذَا السَّوَادُ اَرْغَبُ لِنِسَآئِکُمْ فِیْکُمْ وَ اَهْیَبُ لَکُمْ فِیْ صُدُوْرِ عَدُوِّکُمْ

ترجمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سیاہ خضاب بہت عمدہ ہے کیونکہ اس میں تمہاری عورتوں کی تمہاری طرف زیادہ رغبت ہوتی ہے اور جہاد میں کفار کے دلوں میں ہیبت ہوتی ہے۔

ملاحظہ ہوں

مسند امام احمد بن حنبل	ص 413 ج 2
ابن ماجہ مطبع بیروت	ص 195 ج 4 پرہے
مصنف عبدالرزاق	ص 173 ج 10

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال قبر میں مرنے کے بعد عذاب صرف روح کو ہوتا ہے یا روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے؟
بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب

الجواب عذاب قبر روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے۔

تفسیر بیضاوی شریف	ص 264 ج 1
تفسیر در منثور	ص 489 ج 2
تفسیر ابن کثیر	ص 467.68 ج 4
عمدۃ القاری شرح بخاری	ص 210 ج 8
ضیاء القرآن	ص 310 ج 4
تفسیر نعیمی	ص 408 تا 411 ج 6
شرح الصدور	ص 308

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال احناف کے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ جائز ہے یانہیں؟

الجواب و هو الموفق للصواب

احناف کے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں

(ملاحظہ ہوں حوالہ جات)

فتاویٰ عالمگیری	ص 180 ج 1
درمختار مع شامی	ص 104 تا 105 ج 3
بحرالرائق	ص 314 ج 2
درمختار	ص 119

ومن الشروط حضور الميت و وضعه و كونه امام

المصلى فلا تصح على غائب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال رجم کا ثبوت اگر قرآن و حدیث میں کہیں ہے تو باحوالہ ارشاد فرمایا جاوے۔ مہربانی ہوگی۔

السائل محمد یٰسین پریسٹن یو۔ کے

الجواب و هو الموفق للصواب

مسئلہ رجم و ثبوتِ رجم

(ملاحظہ ہوں حوالہ جات)

کنز العمال	ص418 تا432	ج 5
المستدرک	ص 400	ج 4
ابن حبان	ص 302	ج 6
بیہقی شریف بیروت	ص 367	ج 8
مؤطا امام مالک	ص 683 تا684	
روضۃ الصالحین شرح ریاض الصالحین	ص126	ج 1
مسلم شریف بیروت	ص 130 تا 131	ج 3
ابوداؤد بیروت	ص 147	ج 3

ترمذی بیروت	ص 367	ج 3
نسائی مطبع کراچی	ص 147	ج 2
مسند امام احمد بن حنبل	ص 50	ج 1
ابن ماجہ بیروت	ص 232	ج 3
بخاری بیروت	ص 284 تا 292	ج 4

دیکھئے مسلم شریف بیروت باب رجم الثیب فی الزنیٰ

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ هُوَ جَالِسٌ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللهِ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ اللهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِالْحَقِّ وَ اَنْزَلَ
عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةُ الرَّجْمِ قَرَأْنَاهَا وَ
وَعَيْنَاهَا وَ عَقَلْنَاهَا فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ رَجَمْنَا
بَعْدَهُ فَاَخْشٰى اِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ اَنْ يَّقُوْلَ قَائِلٌ مَا
نَجِدُ الرَّجْمَ فِىْ كِتَابِ اللهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللهُ وَ
اِنَّ الرَّجْمَ فِىْ كِتَابِ اللهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اَحْصَنَ مِنَ

الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَبْلُ

اَوِالْاِعْتِرَافُ

مسلم شریف بیروت	ص 131 ج 3

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور الوری صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ ! گذارش ہے کہ بعض لوگ بلا وجہ تعویذ گلے میں ڈالنا اور جھاڑ پھونک اور دم وغیرہ پر اعتراض کرتے ہیں آپ مدلل اور مفصل اس پر روشنی ڈال کر ممنون فرمائیں والسلام مع الاحترام السائل (حضرت عالی مرتبت علم دوست مکرمی)

صاحبزادہ ظہیر الدین عفا اللہ عنہ برمنگھم یو۔کے

الجواب و ھو الموفق للصواب

تعویذ گلے میں ڈالنا اور دم وغیرہ کا ثبوت

(ملاحظہ ہوں حوالہ جات)

مسلم شریف بیروت	ص 425 ج 3

ترمذی بیروت	ص 474	
ابن ماجہ بیروت	ص 144	ج 4
المستدرک بیروت	ص 463	ج 4
ابوداؤد کراچی	ص 187	ج 2
مسند امام احمد حنبل	ص 244	ج 2
حجۃ اللہ البالغہ	ص 356	ج 2
تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی	ص 220	ج 6
عون المعبود شرح ابوداؤد	ص 207	ج 10
شرح مسلم سعیدی	ص 554	ج 6
تفسیر روح المعانی	ص 185	ج 15
تفسیر قرطبی	ص 203 تا 207	ج 10
ابوداؤد اردو	ص 158	ج 3
ترمذی اردو	ص 744	ج 1
ابن ماجہ اردو	ص 364	ج 2

شفاء العلیل ترجمہ القول الجمیل	ص 168
فتاوی شامی	ص 523 ج 9
مسند امام احمد بن حنبل	ص 244 ج 2

میں ہے

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چند کلمات سکھائے جن کو ہم خوف اور دہشت کی وجہ سے سوتے وقت پڑھتے تھے

وہ کلمات یہ تھے

بِسْمِ اللهِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ

وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ

قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وُلْدِهٖ

اَنْ يَّقُوْلَهَا عِنْدَ نَوْمِهٖ وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ صَغِيْرًا لَّا يَعْقِلُ

اَنْ يَّحْفِظَهَا كَتَبَهَا لَهٗ فَعَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ

مسند امام احمد بن حنبل	ص 244 ج 2

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال جناب ارشاد فرمائیں کہ بعض لوگ دعا میں جو اصل کلمات طیبات نبی پاک ﷺ سے منقول ہیں ان میں اپنی طرف سے اضافہ یا کمی، بیشی کرتے ہیں یہ کیا صحیح ہے؟ یا نہیں؟ با حوالہ جواب دیں۔ نوازش

الجواب و ھو الموفق للصواب

دعا کے الفاظ میں رد و بدل صحیح نہیں کیونکہ یہ الفاظ توقیفی ہوتے ہیں۔

بخاری شریف بیروت	ص 164 ج 4
مسلم شریف بیروت	ص 239 ج 4
شرح صحیح مسلم سعیدی	ص 486 ج 7
نووی شرح مسلم	ص 348 ج 2
عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری	ص 279 ج 3
فتح الباری شرح صحیح بخاری	ص 266 ج 1

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب تم اپنی خوابگاہ میں جانے لگو تو اسطرح وضو کرو جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہو۔ پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جاؤ پھر یہ دعا کرو

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡلَمۡتُ وَجۡھِیۡ اِلَیۡكَ (الحدیث)

اس کے آخر میں ہے

اٰمَنۡتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیۡ اَنۡزَلۡتَ وَ بِنَبِیِّكَ الَّذِیۡ اَرۡسَلۡتَ

حضرت براء کہتے ہیں کہ میں نے ان کلمات کو یاد کرنے کے لئے دہرایا تو میں نے **اٰمَنۡتُ بِرَسُوۡلِكَ الَّذِیۡ اَرۡسَلۡتَ** کہا تو آپ نے فرمایا **اٰمَنۡتُ بِنَبِیِّكَ الَّذِیۡ اَرۡسَلۡتَ** کہو۔

نتیجہ: معلوم ہوا کہ یہ دعاء کے الفاظ میں تبدیلی کرنا صحیح نہیں کیونکہ یہ الفاظ توقیفی ہوتے ہیں۔

بخاری شریف بیروت	ص 164 ج 4
بخاری شریف پاکستان	ص 934 ج 2

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال جناب علامہ الوری صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ! گذارش ہے کہ بعض علماء اور بزرگانِ دین سے سنا ہے کہ اولیاء کرام کی موت ہماری طرح نہیں ہوتی۔ ان کی موت ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہونا ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو کوئی حوالہ ارشاد فرمائیں کہ یہ کہاں اور کس کتاب میں ہے؟ کچھ لوگ اس کا انکار کرتے ہیں۔

السائل — محمد عثمان نوشاہی پریسٹن یو۔کے

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

اولیاء اللہ کی موت ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہونا ہے۔

(ملاحظہ ہو)

اولیاء اللہ لایموتون ولکن ینتقلون من دار الی دار

تفسیر کبیر	ص 75 ج 9

ان احباب اللہ احیاء فی الحقیقۃ وان ماتوا انما

ینتقلون من دار الیٰ دار

تفسیر روح البیان	ص 51 ج 7

العارفون لا یموتون وانما ینتقلون من دارِ الیٰ دار

الطبقات الکبریٰ	ص 528

اولیاء اللہ لا یموتون ولکن ینتقلون من دار الیٰ دار

مرقات شرح مشکوٰۃ	ص 414 ج 3

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام کیا ہے؟

السائل **خلیفہ محمد یٰسین 19-9-2007**

الجواب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ ہے

(ملاحظہ ہوں حوالہ جات)

تفسیر روح المعانی	ص 252 تا 254 ج 7
تفسیر کبیر	ص 32 تا 33 ج 13
تفسیر اشرف التفاسیر	ص 605 ج 7

تفسیر ضیاء القرآن	ص 572	ج 1
تفسیر خزائن العرفان	ص 198	
تفسیر نور العرفان	ص 165	
مفردات راغب اصفہانی	ص 21	
قاموس	ص 6	ج 2

تفسیر کبیر میں ہے

ان والد ابراهيم عليه السلام كان تارخ

کہ بلا شبہ ابراہیم علیہ السلام کے والد تارخ تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر نیک و بد کے پیچھے نماز کے جواز کا مسئلہ اور حدیث

سوال جناب الوری صاحب یہ حدیث کس کی کتاب میں ہے کہ ہر نیک و بد کے پیچھے نماز جائز ہے؟

الجواب و هو الموفق للصواب

اگر صحیح العقیدہ مسلمان ہے تو بوقت ضرورت ایسے کے پیچھے نماز ہو جائے گی وہ حدیث اور کتب احادیث ملاحظہ ہوں

صلوا خلف کل بر و فاجر الحدیث

سنن دار قطنی	ص 44	ج 2	حدیث نمبر 1750
بیہقی شریف	ص 29	ج 4	حدیث نمبر 6832
کنز العمال	ص 54	ج 6	حدیث نمبر 14815
مقاصد حسنہ	ص 310		حدیث نمبر 633
البدر المنیر	ص 193		حدیث نمبر 1419
شرح عقائد	ص 160		
ابوداؤد	ص 203	ج 1	حدیث نمبر 594
مسلم بیروت	ص 363	ج 1	حدیث نمبر 648
ترمذی بیروت	ص 48		حدیث نمبر 176
نسائی بیروت	ص 134		حدیث نمبر 778.777
ابن ماجہ بیروت	ص 107	ج 2	حدیث نمبر 1257 1256
معجم الاوسط طبرانی	ص 276	ج 1	حدیث نمبر 958

مجمع الزوائد	ص 168	ج 2 حدیث نمبر 2340
المعجم الکبیر	ص 342	ج 12 حدیث نمبر 13622

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال ایک شخص مفقود الخبر ہوگیا اس کی زوجہ نے دوسرے شخص سے نکاح کرلیا اور اس سے اولاد بھی ہوگئی۔ چند سال کے بعد وہ واپس آ گیا اب یہ عورت اسکو مل سکتی ہے یا نہیں؟ اور جو اولاد پیدا ہوئی وہ کس کو ملے گی؟

الجواب اب جب یہ شخص واپس آ گیا ہے تو زوجہ اس کو ملے گی اور اولاد جو پیدا ہوگئی ہے وہ دوسرے کو ملے گی۔ در مختار میں ہے۔

غاب عن امرأته فتزوجت بآخر و ولدت اولاداً ثم

جاء الزوج الاول فالا و لاد للثانی الخ

در مختار	ص 253	
عزیز الفتاوی	ص 530	ج 1

ردالمحتار پرانی	ص648 ج 2

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال اگر کوئی اپنی بیوی کا دودھ پی لے تو وہ اس پر حرام ہو جائیگی یا نہیں؟ جبکہ اسکے بچے بھی ہیں

الجواب یہ عورت اس پر حرام نہیں ہو گی۔ کیونکہ دو، اڑھائی سال کی عمر کے بعد دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ جیسا کہ

سورہ بقرہ نمبر 2	آیت نمبر 233
سورہ احقاف 46	آیت نمبر 15
دار قطنی	ص 103 ج 4 پر ہے

لا رضاع الاما کان فی الحولین

بیہقی شریف	ص 760 تا 761 ج 7

لا رضاع الاما کان فی الحولین

درمختار شرح تنویر الابصار	ص 204 پر ہے

مص رجل ثدی زوجته لم تحرم

کنزل العمال	ص 274 ج 2
فتاوٰی عالمگیری	ص 435 ج 5
ہدایہ شریف	ص 350 ج 2
فتاوٰی رضویہ	ص 288 ج 13
فتاوٰی دارالعلوم دیو بند مکمل ومدلل	ص 256 ج 8
بہار شریعت	ص 23 حصہ 7
فتاوٰی حقانی	ص 396 و 401 402 ج 4
احسن الفتاوٰی	ص 128 ج 5

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال دو سگی بہنوں کا نکاح دو سگے باپ بیٹے سے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب دو سگی بہنوں کا نکاح دو سگے باپ بیٹے سے شرعاً جائز ہے

کیونکہ تمام محرمات کا بیان فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان محرمات کے علاوہ تمہارے لیے سب حلال ہیں

(ملاحظہ ہوں حوالہ جات)

وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ - الآیة

فتاویٰ رضویہ	ص 510و340 ج 11
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند عزیز الفتاویٰ	ص 408 ج 1
امداد الفتاویٰ	ص 334 ج 2
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل ومکمل	ص 176 ج 7

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال الکحل ملی ہوئی دوائی کا مریض کو استعمال کرنا ازروئے شرع شریف جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب و ھو الموفق للصواب

اگر مسلمان طبیب جو ماہر ومتقی ہو وہ مشورہ دے اور استعمال کرائے تو کرنا جائز ہے

الکحل یعنی اسپرٹ ملی ہوئی دوائی وغیرہ کے استعمال کا حکم مندرجہ ذیل کتب میں ملاحظہ ہو۔

(ملاحظہ ہوں دلائل)

فتاویٰ عالمگیری	ص 435 ج4
فتاویٰ شامی	ص 480 ج7
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مکمل مدلل	ص266و272و273 ج1

فتاویٰ دار العلوم دیو بند دو جلد والا	ص 170و172 ج 1
فتاویٰ رحیمیہ	ص 259 ج 4
امداد الفتاویٰ	ص 82 ج 1
فتاویٰ حقانی	ص 579 ج 6
فتاویٰ حقانی	ص 44 ج 6
احسن الفتاویٰ	ص 95 ج 2
جدید فقہی مسائل	ص 37-38-45 ج 1

يجوز للعليل شرب البول والدم واكل الميتة للتداوى

اذا اخبره طبيب مسلم ان شفاؤه فيه ولم يجد من المباح

ما يقوم مقامه

یعنی حرام چیز کا استعمال دوا میں اس وقت درست ہے کہ طبیب حاذق مسلم تجویز کرے اور کوئی دوا حلال اس کے قائم مقام نہ ہو سکے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال شراب وغیرہ حرام اشیاء کی خرید وفروخت جائز ہے یانہیں؟ اور ایسی اشیا کا کاروبار کرنے والوں کے ہاں ملازمت درست ہے یانہیں؟

الجواب و هو الموفق للصواب

حرام اشیاء کی خرید وفروخت ناجائز ہے۔ اور ایسی اشیا کی خرید وفروخت کرنے والوں کے ہاں ملازمت درست ہے۔

ملاحظہ ہوں دلائل

شراب وغیرہ حرام اشیا کی خرید وفروغت اور ملازمت کے احکام مندرجہ ذیل کتب میں مع صفحات ملاحظہ ہوں۔

ابوداؤد شریف بیروت	ص 531 ج 2
ابوداؤد شریف اردو	ص 99 ج ۳
بخاری شریف بیروت	ص 61 ج 2
عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری	ص 134 ج 12

تفہیم البخاری	ص506 ج 3
بدائع الصنائع عربی بیروت	ص3 تا 4 ج 6
بدائع الصنائع عربی اردو	ص 500-501-534-536 ج19
فتاویٰ رحیمیہ	ص255-268 ج9
فتاویٰ رحیمیہ	ص455-468-274-278 ج6
احسن الفتاویٰ	ص100 ج 8
فتاویٰ حقانی	ص326 تا 327 ج 5
امدادالاحکام	ص463 ج 3
امدادالاحکام	ص410 ج 4
امدادالمفتین عزیزالفتاویٰ	ص667 ج 1
فتاویٰ عالمگیری	ص155 ج 3
فتاویٰ عالمگیری	ص244 ج 3
خلاصہ الفتاویٰ	ص39 ج 3
ہدایہ	ص49 ج 3

ہدایہ	ص 470 ج 4
البحر الرائق	ص 207 ج 6
المسند للامام الاعظم	ص 164-202
فتاویٰ شامی	ص 480 ج 7

عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَعَنَ اللّٰهُ

الْخَمْرَ وَ شَارِبَهَا وَ سَاقِيَهَا وَ بَائِعَهَا وَ مُبْتَاعَهَا

وَعَاصِرَهَا وَ مُعْتَصِرَهَا وَ حَامِلَهَا وَ الْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ

ابوداؤد بیروت	ص 531 ج 2 حدیث نمبر 3674

بَابٌ فِي الْعِنَبِ يُعْصَرُ لِلْخَمْرِ

ترجمہ:: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ کی لعنت ہے شراب پر اور اسکے پینے والے پر اور پلانے والے پر اور اس کے بیچنے اور خریدنے والے پر اور اسکے نچوڑنے والے پر اور اٹھانے والے پر اور جس کے لیے اٹھایا جاوے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کسی کا نام محمد اور احمد نہیں ہوا جناب اس کا کوئی ثبوت ہے تو با حوالہ ارشاد فرمائیں۔

الجواب و هو الموفق للصواب

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم والا کوئی نہیں ہوا صرف آپ ہی اسم محمد اور احمد سے موسوم ہوئے۔

دیکھیں حوالہ جات

شرح شفاء ملا علی قاری	ص485 تا 487 ج 1
نسیم الریاض شرح شفاء	ص246 تا 247 ج 3
شرح علامہ زرقانی	ص193 ج 7
خصائص کبریٰ	ص134 ج 1
شفاء شریف	ص286 تا 287
سیرت حلبی اردو	ص255 تا 256 ج 1

شفاء شریف میں ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِیْ خَمْسَۃُ اَسْمَآءٍ

اَنَا مُحَمَّدٌ وَ اَنَا اَحْمَدُ الحدیث

یعنی میرے پانچ نام ہیں میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اسکے تحت شرح الشفاء میں حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ!

لم یسم قبلہ احد باسمہ آپ ﷺ سے پہلے کسی کا یہ نام نہ رکھا گیا۔

زرقانی شریف میں ہے۔

سمی احمد ولم یسم بہ احد قبلہ

یعنی آپ ﷺ نام احمد سے موسوم ہیں تو اس نام والا آپ کے سوا کوئی نہیں ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال جناب الوری صاحب امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ حدیث کی کن کن کتابوں میں ہے حوالہ جات ارشاد فرما

کر مشکور فرمائیں۔

والسلام — اخلاق حسین پریسٹن یو۔کے

الجواب و هو الموفق للصواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ! جناب اخلاق حسین صاحب ذکر امام مہدی رضی اللہ عنہ مندرجہ ذیل کتب میں ہے

مستدرک حاکم بیروت	ص600 تا 601 ج 4
ابن ماجہ بیروت	ص452 تا 455 ج 4
ابن ماجہ اردو	ص526 تا 528 ج 2
ابوداؤد مطبع پاکستانی	ص232 ج 2
عون المعبود شرح ابوداؤد	ص220 ج 11
کتاب التاریخ الکبیر	ص293۔302 ج 3
کتاب التاریخ الکبیر	ص280 ج 8
مشکوٰۃ شریف	ص470 تا 471

مظاہر حق	ص 40 ج 5
مرقات شرح مشکوٰۃ	ص 89 تا 102 ج 10
دار قطنی	ص 51 ج 2
کنز العمال	ص 264 تا 275 ج 14
تاریخ الخلفاء	ص 12 تا 16
فتاویٰ رحیمیہ	ص 39 تا 80 تفصیلاً ج 7
المعجم الصغیر للطبرانی	ص 204 تا 207 ج 2

عَنْ اُمِّ سَلْمَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوْلُ

اَلْمَھْدِیُّ مِّنْ عِتْرَتِیْ مِنْ وُّلْدِ فَاطِمَۃَ

ترجمہ:: (ام المومنین) حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مہدی میرے خاندان سے اور فاطمہ کی اولاد میں سے ہونگے۔

نمبر 2 ـــــ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلْمَھْدِیُّ مِنِّیْ اَجْلَی الْجَبْھَةِ اَقْنَی الْاَنْفِ یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا

وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّ جَوْرًا

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا مہدی مجھ سے ہونگے۔ روشن پیشانی اور بلند ناک والے ہونگے۔ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دیں گے جسطرح ظلم وجور سے بھر دی گئی تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال فرض نماز کے بعد دعاء مانگنے کا کیا ثبوت ہے اور ہاتھ اُٹھا کر دعاء کرنا کہاں لکھا ہے؟

الجواب و هو الموفق للصواب

فرض کے بعد دُعا مانگنے کا ثبوت اور ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا ان مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہے

مجمع الزوائد	ص 286 تا 287 ج 2
المعجم الصغیر لطبرانی	ص 200 تا 204 ج 2
بخاری شریف بیروت	ص 200 تا 201 ج 1
مشکوٰۃ شریف	ص 205
مرقات شرح مشکوٰۃ	ص 126 تا 127 ج 5
مسلم شریف بیروت	ص 336 ج 1
بخاری شریف	ص 116 تا 117 ج 1
عمل الیوم واللیلۃ	ص 76 تا 86

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ اِذَا سَلَّمَ لَمْ یَقْعُدْ

اِلَّا مِقْدَارَ مَا یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ

تَبَارَكْتَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

یعنی حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (فرض نماز کا) سلام پھیرنے کے بعد صرف اس دعا کے بقدر بیٹھتے تھے۔اے اللہ تو ہی سلام ہے اور سلامتی تجھ ہی سے ہے تو بڑی برکت والا،عزت والا اے بزرگی وبخشش والے تو برتر ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال نماز سے سلام پھیرنے کے بعد کے ذکر و دعا کن کن کتابوں میں مذکور ہیں؟

الجواب نماز سے فارغ ہونے اور سلام پھیرنے کے بعد کے ذکر ودُعا کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں

بخاری بیروت	ص 200 تا 201 ج 1
ابوداؤد اردو	ص 493 ج 1
ابوداؤد عربی	ص 442 ج 1

ترمذی اردو	ص 149	ج 1
ترمذی عربی بیروت	ص 80	
تحفۃ الاحوذی	ص 204	ج 2
عمدۃ القاری	ص 180 تا 191	ج 2
فتح الباری	ص 419 تا 420	ج 2

سوال جناب علامہ الوری صاحب السلام علیکم!

جناب عالی۔ نماز عمامہ سے پڑھنا فرض ہے یا واجب ہے یا مستحب ہے؟

السائل وسیم الدین پریسٹن یو۔کے

الجواب و ھو الموفق للصواب وعلیکم السلام جناب نماز عمامہ سے پڑھنا مستحب ہے۔

ملاحظہ ہوں حوالہ جات

خلاصۃ الفتاویٰ	ص 73	ج 1
فتاویٰ عالمگیری	ص 66	ج 1

بحرالرائق	ص 428	ج 1
کشف الغمہ	ص 103	ج 1
درمختار مع شامی	ص 404 تا 408	ج 2
غنیۃ الطالبین	ص 13	ج 1
فتاویٰ رحیمیہ	ص 151,150	ج 8
تلبیس ابلیس	ص 373	

والمستحب ان یصلی الرجل فی ثلاثة اثواب قمیص

وازار وعمامة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال جناب شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد عبدالغفور الوری صاحب السلام علیکم ! جناب عالی ہمارے ہاں برمنگھم میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس کی بھانجی سے اس کی عدت کے اندر نکاح کر لیا جب مولوی سے پوچھا کہ تو نے نکاح کیوں پڑھایا تو اس نے کہا نکاح ہو سکتا ہے ۔ کیونکہ عدت میں عورت ہے مرد تو نہیں اب یہ نکاح جائز ہے یا ناجائز ؟

السائل محمد یوسف برمنگھم یو۔کے

الجواب و ھو الموفق للصواب وعلیکم السلام

یہ نکاح سراسر ناجائز ہے

خالہ کو طلاق دے کر اس کی عدت کے دوران بھانجی سے نکاح ناجائز ہے

دلائل ملاحظہ ہوں

مسلم	ص 335 ج 2
ترمذی	ص 272

ابوداؤد	ص 90 ج 2
شرح مسلم سعیدی	ص806 تا808ج3 ص89ج5
فتاویٰ عالمگیری	ص 307 ج 1
ہدایہ	ص 309 ج 3
مبسوط سرخسی	ص 232 ج 3
درمختار مع شامی	ص 116 ج 4
شرح فتح القدیر	ص207و216 ج 3
بدائع الصنائع	ص 439 ج 3
بحرالرائق	ص 168 ج 3
شرح وقایہ	ص 12 ج 2
فتاویٰ رضویہ	ص 364 ج11
فتاویٰ رضویہ	ص432وص456 ج11
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند	ص 439 ج 7

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند عزیزیہ	ص 404 ج 1
احسن الفتاویٰ	ص 70,71 ج 5
فتاویٰ حقانی	ص 351,52 ج 4
فتاویٰ رحیمیہ	ص 195 ج10
اشرف التفاسیر	ص575 ص580

وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ وَلَا يَسُوْمُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ

وَلَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا

مسلم شریف بیروت	ص335 ج2 حدیث نمبر 408

بَابُ تَحْرِيْمِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال فرض نماز میں بغیر قیام کے تکبیر تحریمہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب نہیں۔ بغیر قیام کے فرض نماز میں تکبیر تحریمہ کہنا نا جائز ہے۔

فرض نماز میں قیام فرض ہے بغیر قیام کے تکبیر تحریمہ کہنا ناجائز ہے

فتاویٰ عالمگیری	ص 75 ج 1 پر ہے

الفصل الاول فی فرائض الصلوٰۃ وھی ست منھا

التحریمۃ و منھا القیام وھو فرض فی صلاۃ الفرض و الوتر

درمختار مع الشامی	ص 128 تا 131 ج 2
بہار شریعت	ص 51 ج 3
رکن دین	ص 81,82
نظام شریعت	ص 114

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال نماز میں صفوں کے اندر کندھوں سے کندھے ملا کر کھڑا ہونا کہاں لکھا ہے؟ **الجواب و ھو الموفق للصواب**

الجواب صفوں میں کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہونا مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہے

ترمذی اردو	ص 142	ج 1
ابن ماجہ اردو	ص 291	ج 1
ابوداؤد اردو	ص 253	ج 1
نسائی اردو	ص 277	ج 1
بہارشریعت	ص 79	ج 3
نظام شریعت	ص 286	
رکن دین	ص 112	

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ اَقِیْمُوْا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَیْنَ

الْمَنَاکِبِ وَ سُدُّوْا الْخَلَلَ وَلِیْنُوْا بِاَیْدِیْ اَخْوَانِکُمْ

ابوداؤدشریف بیروت	ص 219	ج 1

ترجمہ = رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو قائم کرو مونڈھوں کو برابر کرو اوران جگہوں کو بند کرو جو خالی رہ جائیں اوراپنے بھائیوں کے لیے نرم ہو جاؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال جناب الوری صاحب جنت میں بیویوں کی تعداد کتنی ہوگی؟ باحوالہ جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب و ھو الموفق للصواب

جنت میں بیویوں کی تعداد بہتر (72) ہوگی۔

ملاحظہ ہوں حوالہ جات

کنز العمال	ص	476	ج	14
ترمذی بیروت حدیث نمبر 2562	ص	582		
تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی	ص	282	ج	7
صحیح ابن حبان	ص	246	ج	9
مسند امام احمد بن حنبل	ص	93	ج	3
فتح الباری شرح بخاری	ص	391	ج	6
عمدۃ القاری شرح بخاری	ص	212	ج	15
مرقات شرح مشکوٰۃ	ص	303	ج	10
مرآت شرح مشکوٰۃ	ص	495	ج	7

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَنْزِلَۃً الَّذِیْ لَہٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَّ اِثْنَتَانِ وَ سَبْعُوْنَ زَوْجَۃً

ترمذی بیروت	ص 582 حدیث 2562

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال جناب موسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو آتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب معراج پر تشریف لے گئے تو وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ کس کتاب میں ہے؟

الجواب و ھو الموفق للصواب

موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا

یہ حدیث ان مندرجہ ذیل کتب میں ہے

ابن عساکر	ص 182 تا 185 ج 61
مسلم شریف	ص 268 تا 268 ج 2
شرح صحیح مسلم	ص 840 ج 6

مرآت شرح مشکوٰۃ	ص 160	ج 8
السنن الکبریٰ امام نسائی	ص 419	ج 1
کنز العمال	ص 511	ج 11
مسند امام احمد حنبل	ص 148	ج 3
ابن حبان	ص 131	ج 1

مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ

وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ

مسلم شریف بیروت	ج 4 ص 66 حدیث نمبر 2375

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال جناب یہ حدیث کس کتاب میں ہے کہ

اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ اَبُوْبَكْرٍ اَسَاسُهَا وَ عُمَرُ حِيْطَانُهَا

وَ عُثْمَانُ سَقْفُهَا وَ عَلِيٌّ بَابُهَا

الجواب و هو الموفق للصواب

اس حدیث کے حوالہ جات اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

ابن عساکر	ص	20	ج 9
فتاوٰی حدیثیہ	ص	355	
مرقات شرح مشکوٰۃ	ص	253	ج 11
مقاصد حسنہ	ص	121	
اللآلی المصنوعہ	ص	308	ج 1
حضرات القدس برحاشیہ نمبر 4	ص	30	ج 1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال جہاد سے متعلق مسائل اور اسکا ثبوت کن کتابوں میں ہے؟

الجواب جہاد سے متعلق مسائل وثبوت

مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہے

بخاری شریف	ص	390	ج 1
ترمذی شریف	ص	291	ج 1
مسلم شریف	ص	81	ج 2

ابوداؤد شریف	ص 335	ج 1
نسائی شریف	ص 42	ج 2
ابن ماجہ شریف	ص 202	
مشکوٰۃ شریف	ص 329	
مظاہر حق	ص 723	ج 3
فتاویٰ عالمگیری	ص 209	ج 2
فتاویٰ ہندیہ اردو	ص 342	ج 3
ہدایہ اولین	ص 559	ج 2
شرح وقایہ	ص 294	ج 2

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال قرآن کریم کے اوراق جب بوسیدہ ہو جائیں تو انکو کیا کیا جائے؟ پانی میں بہا دیا جائے یا جلا دیا جائے یا دفن کر دیا جائے۔ بینوا توجروا

الجواب و ھو الموفق للصواب

قرآن کریم کے بوسیدہ اوراق کو کسی محفوظ جگہ پاک کپڑے میں رکھ کر دفن کر دیا جائے

ملاحظہ ہوں حوالہ جات مندرجہ ذیل کتب میں

بخاری شریف	ص	746	ج	2
عمدۃ القاری شرح بخاری	ص	26	ج	20
فتح الباری شرح بخاری	ص	27،28	ج	9
البدایہ والنہایہ	ص	154 تا 155	ج	7
الصواعق المحرقہ	ص	177		
بہار شریعت	ص	101	ج	16
فتاویٰ عالمگیری	ص	399	ج	5

المصحف اذا صار خلقا لا يقرأ منه و يخاف ان يضيع

يجعل فی خرقة طاهرة و يدفن و دفنه اولی من وضعه

موضعا يخاف ان يقع عليه النجاسة

یعنی قرآن اگر کہنہ ہو گیا کہ اس سے تلاوت نہ کی جا سکے اور اس کے ضائع ہونے کا خوف ہو تو پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جاوے اور اسکا دفن کرنا ایسی جگہ پر رکھنے سے بہتر ہے جہاں اس پر نجاست پڑنے کا ڈر ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال شریعت کے لحاظ سے بہتر کونسے رنگ کا لباس ہے؟

الجواب بہتر لباس سفید رنگ کا ہے

ملاحظہ ہوں حوالہ جات مندرجہ ذیل کتب میں

ترمذی شریف مطبع بیروت	ص	633و641	
ابن ماجہ مطبع بیروت	ص	165	ج 4
ابوداؤد مطبع بیروت	ص	8	ج 3
المستدرک مطبع بیروت	ص	506	ج 1
حمیدی مطبع بیروت	ص	240	ج 1
نسائی مطبع بیروت	ص	885	
شرح شمائل ترمذی	ص	147	ج 1
مشکوٰۃ	ص	374	
ترمذی شریف بیروت	ص	633و641	

اَلْبِسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّھَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ

یعنی سفید کپڑے پہنو پس بلاشبہ تمہارے کپڑوں میں بہتر کپڑے یہی ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال حضرت داڑھی کی مستحب مقدار کتنی ہے؟

بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب

السائل قاری شیر محمد خطیب جامع مسجد کوٹ حلیم خان قصور

الجواب و هو الموفق للصواب

داڑھی کی مستحب مقدار ایک مٹھی قبضہ ہے

ملاحظہ ہوں حوالے

در مختار	ص 664
شرح مسند امام ابو حنیفہ	ص 423
فتاویٰ شامی	ص 583 ج 9
فتاویٰ رضویہ	ص 572 و 677 ج 22
فتاویٰ رحیمیہ	ص 175 ج 1، ص 236 ج 6، ص 250 ج 6
فتاویٰ دار العلوم دیوبند مکمل	ص 181 ج 3

در مختار میں ہے **و السنة فيها القبضة** یعنی ڈاڑھی میں سنت ایک مُٹھ ہے ۔

المستحب فی اللحیة قدر القبضة یعنی مستحب ڈاڑھی ایک مُٹھ کے برابر ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال خطبہ جمعہ کے دوران امام وخطیب کا ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب و هو الموفق للصواب

خطبہ جمعہ کے دوران امام کا ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے

فتاویٰ رضویہ	ص	397	ج 8
فتاویٰ عالمگیری	ص	162	ج 1
ہدایہ اولین حاشیہ نمبر 5	ص	169	ج 1
اشرف الہدایہ	ص	358	ج 2
فتاوی دار العلوم دیو بند کلاں	ص	94	ج 5

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال حضرت علامہ الوری صاحب السلام علیکم جناب دورانِ اذان بعض لوگ اذان میں اللہ اکبر کی (را)

پر پیش پڑھتے ہیں یعنی الله اکبرُ پڑھتے ہیں جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اکبرُ نہیں ہے یہ اکبر را کے جزم سے ہے تو نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں کہ ہم قاری ہیں یہاں پیش ہے جزم نہیں؟ اب دلائل سے ہمیں بتایا جائے۔

السائل — منشاء خاں ڈربی یو۔کے

الجواب اذان میں اللہ اکبر میں را پر جزم ہے، پیش نہیں۔ التکبیر جزم یعنی اللہ اکبر میں اکبر کی را پر پیش نہیں جزم ہے۔صحیح یہی ہے۔

حوالے ملاحظہ ہوں

ترمذی بیروت	ص 224	ج 1
تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی	ص 203	ج 2
مصنف ابن ابی شیبہ	ص 259	ج 1
احیاء العلوم	ص 147	ج 1
اتحاف السادۃ المتقین	ص 40	ج 3
مقاصد حسنہ	ص 189	

اسنی المطالب	ص 116	
الحاوی للفتاویٰ	ص 333	ج 1
فتاویٰ عالمگیری	ص 62	ج 1
فتاویٰ شامی	ص 51و180	ج 2
بحرالرائق	ص 448	ج 1
طحطاوی	ص 195*196	
امانی الاحبار شرح معانی الآثار	ص 201	ج 2
غایۃ الاوطار	ص 195	ج 1
فتاوی دار العلوم دیو بند مکمل کلاں	ص 115	ج 2
امداد الاحکام	ص 431	ج 1
احسن الفتاویٰ	ص 296*297	ج 2
فتاویٰ مفتی محمود	ص 607و614	ج 1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال کسی بھی زخم کے اندر خون محسوس ہوتا ہو مگر وہ زخم سے ادھر اُدھر نہ ہو تو اس سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں

الجواب و هو الموفق للصواب

جو خون زخم میں ہو اور ادھر ادھر نہ بہتا ہو۔ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا جیسا کہ

فتاویٰ عالمگیری بیروت	ص 12 ج 1

والفتویٰ علی انه لا ینقض و ضوئه فی جنس هذه المسائل

(مزید حوالہ جات ملاحظہ ہوں)

فتاویٰ ہندیہ اردو پاکستان	ص 14 تا ص 15
فتاویٰ شامی بیروت	ص 263 ج 1
فتاویٰ خیریہ	ص 75 ج 2
بہار شریعت	ص 19 ج 2
فتاویٰ دار العلوم دیوبند	ص 107 تا 108 ج 1

فتاویٰ دیو بند امداد المفتیین	ص 161	ج 1
احسن الفتاویٰ	ص 28	ج 2
حقانیہ	ص 518	ج 2

علماء حقانی کی قسم در قرآن کا ثبوت

فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا پارہ نمبر 23 رکوع 5
سورت صٰفّٰت 37 آیت 2

پھر جھڑ کنے والی جماعتوں کی کہ جھڑکیں

زاجرات سے مراد علماء کرام

تفسیر کبیر	ص 102	ج 26
تفسیر مظہری	ص 62	ج 8
تفسیر روح البیان	ص 443	ج 7
تفسیر کشاف	ص 32	ج 4
تفسیر صاوی	ص 112	ج 5
تفسیر بیضاوی	ص 289	ج 2

تفسیر البحر المحیط	ص 467 ج 7
تفسیر مراد آبادی بر حاشیہ	ص 711
تفسیر مفتی احمد یار خان بر حاشیہ	ص 536

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال بخدمت اقدس شیخ الحدیث و التفسیر استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد عبد الغفور الوری صاحب متعنا اللہ بطول حیاتہ وفضائلہٖ جناب عالی! حج بدل کے مسائل جو عام فہم ہوں وہ کن کن کتابوں میں ہم لوگ دیکھ سکتے ہیں۔ تا کہ معلومات حاصل ہوں

السائل حاجی نصیر احمد پریسٹن یو۔کے

الجواب و ھو الموفق للصواب

مسائل حج بدل وغیرہ ان مندرجہ ذیل کتب میں بھی ہیں اور دیگر کتب میں بھی ہیں۔

(ملاحظہ ہوں حوالہ جات)

فتاویٰ رضویہ	ص 657 و 828 ج 10

بدائع الصنائع	ص 349 و 622 ج 2
بہارشریعت	ص 3و 147 ج 6
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند کلاں	ص515 و 584 ج 6
فتاویٰ رحیمیہ	ص 7و74ج 2،ص 114ج 3 تا
	ص120ج 3 ص171ج 10 تا ص184ج 10

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال جناب الوری صاحب وہ حدیث کس طرح ہے اورکونسی کتاب میں ہے جس میں آتا ہے کہ اپنے مریضوں یعنی بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو؟

السائل محمود احمد ڈربی یو۔کے

الجواب و هو الموفق للصواب

وہ حدیث مندرجہ ذیل کتب میں اس طرح ہے داووا مرضٰکم بالصدقۃ الحدیث

یعنی اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو

بیہقی شریف	ص 536 ج 3
المعظم الاوسط للطبرانی	ص 532 ج 1

کنزالعمال	ص 23 ج10
تاریخ بغداد	ص334 ج6 ص21 ج13
المقاصد الحسنہ	ص 248
صحیح الجامع الصغیر	ص 634 ج 1
ضعیف جامع الصغیر	ص 434
کنزالعمال	ص 23 ج 10

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور الوری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! جناب نماز جنازہ مسجد میں پڑھنا مکروہ ہے یا غیر مکروہ اور اگر مکروہ ہے تو مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی؟ دلائل سے آگاہ فرمائیں۔

السائل مولوی نوید اشرفی بلیک برن یو کے

الجواب و هو الموفق للصواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ! نماز جنازہ مسجد میں مکروہ تنزیہی ہے۔

ملاحظہ ہوں دلائل حوالہ جات

مبسوط سرخسی	ص 109*110 ج 2
فتاویٰ شامی	ص 126 ج 3
فتح القدیر شرح ہدایہ	ص 132 ج 2
مرقات شرح مشکوٰۃ	ص 126 ج 4
حاشیہ مشکوٰۃ	ص 145
فتاویٰ رضویہ	ص 259 تا 263 ج 9
مظاہر حق شرح مشکوٰۃ	ص 110 تا 113 ج 2
ابوداؤد مطبع کراچی	ص 98 ج 2 حاشیہ نمبر 3
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند کلاں	ص 294 ج 5
فتاویٰ رحیمیہ	ص 374 و 382 ج 1، ص 92 ج 5
شرح مسلم سعیدی	ص 822 تا 823 ج 2
اور تفصیل ضمیمہ	ص 1026 ج 2
احسن الفتاویٰ	ص 193 ج 4
فتاویٰ حقانیہ	ص 442 ج 3

فتاویٰ مفتی محمود	ص	68 تا 70	ج 3
مصنف عبدالرزاق	ص	344	ج 3
مصنف ابن ابی شیبہ	ص	242	ج 3
سنن کبریٰ بیہقی	ص	86	ج 4
ابن ہمام فتح القدیر	ص	134	ج 2
شامی	ص	129	ج 3
موطا امام محمد	ص	169	
حاشیہ طحطاوی	ص	596	
عنایۃ حاشیہ فتح القدیر	ص	134	ج 2

و تکرہ الصلوٰۃ علی الجنازۃ فی المسجد عندنا

مبسوط سرخسی	ص	109 تا 110	ج 2

یعنی ہمارے نزدیک مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال جناب علامہ الوری صاحب السلام علیکم!
جناب حیلہ اسقاط کا ثبوت و جواز مدلل طور پر واضح فرمائیں ۔اور دلائل سے اس مسئلہ پر روشنی ڈال کر ممنون فرمائیں ۔

والسلام

(حضرت علامہ) سید شعیب شاہ (خطیب اعظم) بلیک برن یو۔کے

الجواب و ھو الموفق للصواب

حیلہ اسقاط کا ثبوت و جواز ملاحظہ ہو مندرجہ ذیل کتب میں ۔

فتاویٰ عالمگیری	ص	442	ج 6
درمختار	ص	149	
فتاویٰ شامی	ص	534	ج 2
فتح القدیر	ص	363	ج 2
الاشباہ والنظائر	ص	218	
نورالایضاح	ص	185 تاص 186	
مراقی الفلاح	ص	170 تاص 171	

طحطاوی علیٰ مراقی الفلاح	ص 436	
ترمذی شریف بیروت	ص 182	حدیث نمبر 718
ابن ماجہ بیروت	ص 366	ج 2
بیہقی	ص 429	ج 4
مؤطا امام مالک	ص 245	
سنن الکبریٰ نسائی	ص 175	ج 2
مصنف عبدالرزاق	ص 8	ج 9
عمدۃ القاری شرح بخاری	ص 84 تا 85	ج 11
شرح مسلم مولانا غلام رسول سعیدی	ص 138 تا 141	ج 3
تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی	ص 463 تا 465	ج 3
عون المعبود شرح ابوداؤد	ص 19	ج 7
مرقات شرح مشکوٰۃ	ص 462	ج 4

ترمذی شریف بیروت ص 282 میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِّسْكِيْنًا

یعنی جو آدمی فوت ہو جائے اور اس پر ایک مہینے کے روزے باقی ہوں تو اس کی طرف سے ہر روز کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جاوے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں سے ندا کر کے مدد چاہنا جائز ہے تو اس کا ثبوت کیا ہے؟ بینوا توجروا

الجواب و هو الموفق للصواب

اللہ تعالیٰ کے مقبولوں سے مدد چاہنا جائز ہے اور اس کا ثبوت حدیث اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ ہے

جو مندرجہ ذیل کتب میں ہے

کنز العمال	ص 705 تا 706 ج 6
تفسیر کبیر مطبع بیروت	ص 387 ج 1
روح البیان مطبع بیروت	ص 422 ج 2

فتاویٰ شامی	ص 447 ج 6
مشکوٰۃ حاشیہ 2	ص 154
بحوالہ لمعات	ص 633 ج 1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال جناب کسی مسجد میں نمازیوں کی گنجائش نہ ہو اور نمازیوں کا اژدہام کثیر ہو تو کیا کیا جائے؟

الجواب و ھو الموفق للصواب

نماز میں اژدھام کی صورت میں پیٹھ یا ران پر سجدہ کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ

ولو سجد علےٰ ظھر رجل ھو فی الصلوٰۃ یجوز

حوالہ جات

فتاویٰ عالمگیری	ص 78 ج 1
فتاویٰ ہندیہ اردو	ص 109 ج 1
درمختار مع شامی	ص 144 ج 2

ردالمحتار	ص	144	ج	2
غایۃ الاوطار	ص	131	ج	1
درمختار	ص	63		
رکن دین	ص	84		
بہارشریعت	ص	55	ج	3

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال ایک مسجد میں دو مرتبہ نماز عید ہوسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب و ھو الموفق للصواب

نماز عید دوبارہ جماعت سے پڑھنا اسی مسجد میں ناجائز ہے۔

دیکھئے مبسوط سرخسی	ص	61	ج	2
درمختار	ص	58 تا 59	ج	3
بحرالرائق	ص	283	ج	2
بہارشریعت	ص	88 تا 89	ج	4
امدادالاحکام	ص	743	ج	1

فتاویٰ رحیمیہ	ص 277 ج 1
فتاویٰ مفتی محمود	ص 512و524 ج 2
فتاویٰ حقانیہ	ص 388تا389 ج 3
مراقی الفلاح	ص 199
رکن دین	ص 187
ہدایہ	ص 174 ج 1
اشرف الہدایہ	ص 385 ج 2
فتح القدیر	ص 76تا77 ج 2
جوہرہ نیرہ	ص 111و113 ج 1
بدائع الصنائع اردو	ص 865 ج 1
بدائع الصنائع عربی	ص 248تا249 ج 2
طحطاوی	ص 535
کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ	ص 316 ج 1

مصنف عبدالرزاق	ص 153	ج 3
مجمع الزوائد	ص 368	ج 2
طبرانی کبیر	ص 306	ج 9
درمختار علی تنویرالابصار	ص 113	
فتاویٰ شامی	ص 289	ج 2
فتاویٰ حبیبیہ	ص 48	ج 1

اس کا بدل نہیں

ولا شیء علٰی من فا تته صلاة العید مع الامام و اذا فا تت فلیس لها خلف

یعنی جو امام کے ساتھ عید کی نماز پڑھنے سے رہ گیا اس پر کچھ لازم نہیں۔ اور جب یہ نماز فوت ہوگئی تو اب اسکا بدل نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال روزہ افطار کرانے کا کیا ثواب ہے ؟

بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب

الجواب و ھو الموفق للصواب

روزہ افطار کرانے کا ثواب بہت ہی زیادہ ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ صَائِمٍ شَيْءٌ

جو کسی روزے دار کا روزہ افطار کرائے گا تو اسکو روزے رکھنے والے جتنا ہی ثواب ملے گا اور اس کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوگی **دیگر دلائل ملاحظہ فرمائیں**

ترمذی شریف بیروت	ص 201 حدیث 807
ابن ماجہ بیروت	ص 361 تا 362 ج 2 حدیث 1746
دارمی شریف بیروت	ص 8 ج 2 حدیث 1702
مسند امام احمد بن حنبل بیروت	ص 141 و 143 ج 4
حدیث 17035 ۔ حدیث 17046 ص 229 ج 5 حدیث 21733	
البدر المنیر	ص 277 حدیث 1996
مرقات شرح مشکوٰۃ	ص 425 ج 4
تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی	ص 618 ج 3
الترغیب والترھیب	ص 92 ج 2

شعب الایمان بیہقی	ص	418 تا 419 ج 3
سنن الکبریٰ بیہقی	ص	404 ج 4
سنن الکبریٰ نسائی	ص	256 ج 2

سوال جناب دعاء کے متعلق بھی ارشاد فرمایا جائے کہ دعا مانگنے میں کیا اچھائی ہے اسکا کیا ثواب ہے اور دعا نہ مانگنے میں کوئی حرج ہے؟

جواب دعا مانگنے کی حدیث پاک میں بڑی فضیلت آئی ہے اعلیٰ قسم کی دعاء مانگنا اعلیٰ قسم کی عبادت ہے اور دعا نہ مانگنا گویا اس اعلیٰ عبادت سے محرومی اور غضب الٰہی کا مورد ہونا ہے

ارشاد خداوندی ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ سورۃ مؤمن: 60/40

یعنی مجھ سے مانگو جو مانگو گے میں تمہیں عطاء کروں گا اس کے باوجود جو نہ مانگے اور اگر مانگے ہیئت تکبرانہ سے مانگے تو اس کے متعلق حدیث پاک میں آتا ہے

وَمَنْ لَّمْ یَسْئَلِ اللّٰہَ یَغْضِبُ عَلَیْہِ جو اللہ سے نہ مانگے تو اللہ پاک اس پر غضب فرماتا ہے

حدیث میں آتا ہے **الدعاء هو العبادة** یعنی دعاء ہی عبادت ہے اور حدیث میں آتا ہے **الدعاء مخ العبادة** یعنی دعا عبادت کا مغز ہے اور یہ بھی آتا ہے

اَلدُّعَآءُ سَلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّیْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

یعنی دعا مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے

نتیجہ یہ نکلا کہ دعاء جب عبادت ہے بلکہ عبادت کا نچوڑ ہے اور مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور زمین و آسمان کا نور ہے تو اتنی بڑی فضیلت کو انسان کیوں چھوڑے۔ تو دعاء نہ مانگنے والا رب کے بہت بڑے فضل سے محروم رہتا ہے

ملاحظہ ہوں حوالہ جات

ترمذی شریف بیروت	ص 770 حدیث نمبر 3373
ابن ماجہ بیروت	ص 299 ج 4
المستدرک بیروت	ص 667، 668 ج 1
ترمذی شریف بیروت	ص 668 حدیث نمبر 3372
ابوداؤد بیروت	ص 437 ج 1
المستدرک بیروت	ص 667 ج 1
الجامع الصغیر وزیادہ	ص 441 حدیث نمبر 3003

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال فی زمانہ عورتوں کا نماز کے لئے مسجد میں آنا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب و هو الموفق للصواب

مسجد میں عورتوں کا نماز کے لئے فی زمانہ آنا منع اور ناجائز ہے

دیکھیے حدیث پاک میں آتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ لَوْ اَدْرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مَا اَحْدَثَ النِّسَآءُ لَمَنَعَهُنَّ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے اس بناؤ سنگھار کو دیکھ لیتے جو انہوں نے اب ایجاد کیا ہے تو ان کو (مسجد میں آنے سے) منع فرما دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کیا گیا تھا

حوالہ جات ملاحظہ ہوں

بخاری شریف	ص	120	ج	1
فتاوی عالمگیری	ص	98	ج	1
مسلم شریف	ص	183	ج	1
درمختار مع ردالمحتار	ص	307	ج	2
ابوداؤد شریف	ص	84	ج	1
فتح القدیر	ص	376	ج	1
بیہقی شریف	ص	187	ج	3
بحرالرائق	ص	627	ج	1

مشکوۃ شریف	ص 96	
تنویر متن در مختار	ص 79	ج 2
مستدرک حاکم	ص 327	ج 1
فتاوٰی رضویہ	ص 550	ج14
مسند امام احمد بن حنبل	ص 402	ج 6
فتاوی رحیمیہ	ص 231	ج 1
الترغیب والترہیب	ص 140	ج 1
فتاوی دار العلوم دیوبند	ص 49	ج 3
مصنف عبد الرزاق	ص 57	ج 3
فتاوی مفتی محمود	ص 225	ج 2
مصنف ابن ابی شیبہ	ص 276	ج 2
اشرف الہدایہ	ص 109	ج 2
عمدۃ القاری شرح بخاری	ص 227	ج 6

عون المعبود شرح ابوداؤد	ص 165 ج 2
مرقات شرح مشکوۃ	ص 134 ج 3
مظاہر حق شرح مشکوۃ	ص 707 ج 1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال یہ حدیث کہ **مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ** کس کتاب کے اندر ہے۔ مفصل توضیح کی جائے؟

الجواب و هو الموفق للصواب

یہ حدیث مندرجہ ذیل کتب میں ہے۔ ملاحظہ ہوں

نسائی شریف بیروت	ص 111 ج 8 حدیث نمبر 5008
ترمذی شریف بیروت	ص 211 ج 3 حدیث نمبر 2172
ابن ماجہ شریف بیروت	ص 118 ج 2 حدیث نمبر 1275
ابوداؤد شریف بیروت	ص 342 ج 1 حدیث نمبر 4340
مسلم شریف بیروت	ص 69 ج 1 حدیث نمبر 78
بخاری شریف کراچی	ص 126 ج 2

مشکوٰۃ شریف کراچی	ص 436	
الترغیب والترہیب بیروت	ص 157	ج 3
عمدۃ القاری شرح بخاری	ص 80	ج13
مرقات شرح مشکوٰۃ	ص 323	ج 9
عون المعبود شرح ابوداؤد	ص 285	ج 3
تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی	ص 393	ج 6

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال

حضرت علامہ مفتی عبدالغفور الوری صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جناب عالی = سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 62 سے چند ڈاکٹر لوگ یہ اخذ کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہود ونصاریٰ اور صابئین لوگ اس آیت کے مطابق جنتی ہیں۔ چاہو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں یا نہ لائیں کیا انکا اس آیت سے یہ کہنا اور سمجھنا درست ہے یا نہیں؟ مفصل شرعی حکم بیان فرمائیں

السائل = حاجی آفتاب حسین پریسٹن

الجواب و هو الموفق للصواب

جناب حاجی صاحب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ جناب گزارش ہے کہ ان چند ڈاکٹروں کا یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ اس سلسلہ میں خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد موجود ہے

دیکھیے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَایَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یَهُوْدِیٌّ وَّ لَانَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے۔ اس زمانے کا (یعنی میرے وقت اور میرے بعد قیامت تک) کوئی یہودی یا نصرانی (یا اور کوئی دین والا) میرے دعویٰ نبوت کو سنے اور پھر ایمان نہ لاوے اس پر جس کو میں دے کر بھیجا گیا ہوں (یعنی قرآن پر) تو جہنم میں جاوے گا۔ دیکھیے

مسلم شریف بیروت	ص 123، ج 1	باب وجوب الایمان برسالۃ نبینا محمد ﷺ

نیز اس سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 62 سے ان کی یہ مراد لینا صحیح نہیں کیونکہ مفسرین کرام اس آیت کو آل عمران سورۃ کی آیت نمبر

85 سے منسوخ کے قائل ہیں۔ دیکھئے

تفسیر طبری	ص	373	ج 1
تفسیر قرطبی	ص	301	ج 1
تفسیر روح المعانی	ص	379	ج 1
تفسیر مظہری	ص	88	ج 1
تفسیر در منثور	ص	145	ج 1
تفسیر البحر المحیط	ص	352	ج 1
تفسیر ابن کثیر	ص	148	ج 1
تفسیر صاوی	ص	48	ج 1
تفسیر زاد المسیر	ص	80	ج 1
الناسخ والمنسوخ	ص	31	

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محمد عبد الغفور الوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال حضرت علامہ الوری صاحب السلام علیکم !

جناب عالی، میلاد مصطفیٰ ﷺ کا ثبوت کون کون سی کتابوں میں ہے؟ آگاہ فرما کر مشکور فرمائیں۔

السائل صاحبزادہ نور العارفین مانچسٹر یو۔کے

الجواب و هو الموفق للصواب

میرے محبّ و مخلص حضرت صاحبزادہ صاحب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میلاد النبی ﷺ کے سلسلہ میں امام ترمذی نے باب کا عنوان ہی **بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مِيلَادِ النَّبِيِّ** ﷺ رکھا ہے اس کے تحت ترمذی شریف بیروت ص 825 حدیث نمبر 3619 لاتے ہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ وُلِدْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَامَ الْفِيلِ قَالَ وَسَاَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ اَشْيَمَ اَخَا بَنِيْ يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ اَاَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَكْبَرُ مِنِّيْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيلَادِ

یعنی مطلب باواسطہ والد اپنے دادا قیس بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور رسول اللہ ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوئے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بنی یعمر بن لیث کے بھائی قباس بن اشیم سے پوچھا تمہاری عمر زیادہ ہے یا رسول اللہ ﷺ کی؟ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور میری ولادت پہلے ہے

ترمذی شریف مطبع سعید کمپنی کراچی پاکستان	ص 203	ج 2
تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی	ص 88	ج 10
مسند امام احمد بن حنبل	ص 264	ج 4
الحاوی للفتاویٰ	ص 181 تا 183	ج 1
فتاویٰ رحیمیہ	ص 280	ج 2
امداد الفتاویٰ	ص 249	ج 5
احسن الفتاویٰ	ص 347	ج 1
تفسیر روح البیان بیروت	ص 56 تا 57	ج 9

سوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی ومحترمی مفتی حضرت علامہ محمد عبد الغفور الوری صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حضرت سوال یہ ہے کہ آیا حضرت مریم وآسیہ رضی اللہ عنہما جنت میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے نکاح میں ہوں گی؟ اگر ہونگی تو کہاں لکھا ہے اسکا ثبوت کیا ہے؟

السائل سید شعیب شاہ امام وخطیب مسجد جامع ہاشمیہ بلیک برن یو۔کے

الجواب

الجواب و ھو الموفق للصواب

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ حضرت شاہ صاحب دام مجدہ بیشک حضرت مریم و آسیہ رضی اللہ عنہما جنت میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے نکاح میں ہونگی دیکھیئے امام طبرانی نے حضرت سعد بن جنادہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللهَ زَوَّجَنِیْ فِی الْجَنَّةِ مَرْیَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ وَامْرَاَةَ فِرْعَوْنَ وَ اُخْتَ مُوْسٰی کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے جنت میں میری شادی مریم بن عمران اور فرعون کی بیوی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن سے کر دی ہے **سورہ تحریم 66 آیت نمبر 11/ 12 کے تحت ملاحظہ ہوں دیگر حوالہ جات**

طبرانی کبیر	ص52 ج6 حدیث نمبر5485
تفسیر روح المعانی	ص 497 ج28
تفسیر الجامع للاحکام القرآن قرطبی	ص 131 ج 9
تفسیر روح البیان	ص 57 ج10
حاشیہ الصاوی علی تفسیر الجلالین	ص 137 ج 6
اشرف التفاسیر	ص 290 ج 3
سورت آل عمران	آیت نمبر15
تفسیر درمنثور	ص 378 ج 6
فیوض الرحمٰن	ص 1236 ج28

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کتنی بیویاں اور کتنی لونڈیاں اور کتنی اولاد تھی؟

الجواب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ازواج واولاد کی تعداد کا ثبوت

حضرت فاطمہ ــــــــــ	حسن، حسین، محسن
لڑکیوں میں ــــــــــ	زینب کبریٰ، ام کلثوم کبریٰ

حضرت ام البنین بنت حزام	عباس، جعفر، عبداللہ، عثمان
لیلیٰ بنت مسعود	عبداللہ، ابوبکر
اسماء بنت عمیس	یحییٰ۔ محمد اصغر
صہبا یا ام حبیب بنت ربعیہ	عمر۔ رقیہ
امامہ بنت ابی العاص	محمد اوسط
خولہ بنت جعفر	محمد بن علی جو محمد بن حنفیہ کے نام سے مشہور ہیں
ام سعید بنت غزوہ	ام الحسن۔ رملہ کبریٰ
محیاۃ بنت امرأ القیس	ان سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جو بچپن میں فوت ہوگئی

آپ کی جو متعدد لونڈیاں تھیں ان سے حسبِ ذیل لڑکیاں تولد ہوئی ام ہانی ۔ میمونہ ۔ زینب صغریٰ رملہ صغریٰ ، ام کلثوم صغریٰ ، فاطمہ، مامہ، خدیجہ، ام الکرام، ام سلمہ، ام جعفر، جمانہ، نفیسہ

کتاب خلفائے راشدین	ص 354 تا 355
اوراق غم	ص 239

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال مہر نبوۃ کیسی اور کس مقام پر تھی؟ باحوالہ ارشاد فرمائیں

الجواب مہر نبوت کبوتر کے انڈے جیسی اور جسم مبارک کے مشابہ تھی۔ یہ بائیں کندھے کی نرم ہڈی کے پاس تھی اس پر مسوں کی طرح تلوں کا جھمکٹ تھا۔

حوالہ جات ملاحظہ ہوں

مسلم شریف	ص 259 ج 2
ترمذی شریف	ص 206 ج 2
تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی	ص 120 تا 123 ج 10
ابن ہشام	ص 74
مدارج النبوت	ص 32 تا 33 ج 1
جمع الوسائل فی شرح الشمائل	ص 67 تا 77 ج 1
رحیق مختوم	ص 648
شرح مسلم سعیدی	ص 806 ج 6

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال چوتھا کلمہ اور تیسرا کلمہ کس کس کتاب میں ہیں؟

الجواب مندرجہ ذیل کتب میں

چوتھا کلمہ مکمل

دارمی شریف	ص	233	ج 2
ابن ماجہ	ص	162	ج 1
مشکوٰۃ شریف	ص	214	ج
المستدرک حاکم	ص	722	ج 1
ترمذی بیروت	ص	328	ج 4
ابوداؤد	ص	262	ج 1
نسائی بیروت	ص	500	

اور تیسرا کلمہ

ترمذی شریف بیروت مکمل یکجلد	ص	909

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کا ثبوت کیا ہے اور یہ کونسی کتب میں ہے؟

الجواب یہ حدیث مندرجہ ذیل کتابوں میں موجود ہے

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

شرح شفاء قاضی عیاض	ص 376 ج 1

لَوْلَاكَ يَا مُحَمَّدُ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا

ابن عساکر	ص 518 ج 3
فتاویٰ رضویہ	ص 637 ج 15
شفاء شریف	ص 223

لَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ

البدایۃ والنہایۃ	ص 70 ج 1
ابن عساکر	ص 437 ج 7

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْكَوْنَ

روح البیان بیروت	ص 199	ج 5

ایصال ثواب

مشکوٰۃ شریف	ص 205 تا 206 و 468	
مرقات شرح مشکوٰۃ	ص 69	ج 10
مظاہر حق	ص 979	ج 4
ابوداؤد بیروت حدیث نمبر 4308	ص 117 تا 118	ج 3
عون المعبود شرح ابوداؤد	ص 249	ج 11
التاریخ الکبیر	ص 284	ج 1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال بخدمت حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالغفور الوری صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ ! قبلہ گذارش ہے کہ ہماری مسجد رضاء میں مرد و عورت کے استنجاء کے سلسلہ میں مباحثہ ہو رہا تھا آپ سے عرض ہے کہ ہمیں مرد و عورت کے استنجاء کے فرق وطریقہ سے مدلل طور پر آگاہ فرمائیں اور کسی معتبر قابل قبول کتاب سے بھی باحوالہ آگاہ فرمادیں جس میں ہم بھی پڑھ کر دیکھ لیں تو عین نوازش ہوگی ۔

والسلام آپکا نیازمند حیدر صدر مسجد رضا پریسٹن یو۔کے

الجواب و هو الموفق للصواب

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ جناب صدر صاحب مرد اور عورت کے استنجاء میں فرق ہے اور دونوں کے استنجاء وطریقہ استنجاء کو فقہاء نے بہت وضاحت سے بیان کیا ہے ۔آپ کی فرمائش کے مطابق گذارش ہے فقہ کی نہایت جامع اور مدلل کتاب اردو زبان میں شائع ہونے والی سب سے اول رکن دین ص 76 اور

اسکے بعد نہایت مدلل اور جامع کتاب بہار شریعت ص95ج2استنجاء کے بیان میں دیکھیں دیگر حوالے بھی مختصراً لکھ دیئے ملاحظہ فرمائیں۔

فتاویٰ عالمگیری	ص 48 ج 1
رکن دین	ص 76
نورالایضاح	ص 34 تا35
مراقی الفلاح	ص 19 تا20
طحطاوی علی مراقی الفلاح	ص 46
بہارِشریعت	ص 90 ح 2

ھذا ماعندی واللہ اعلم واحکم بالصواب

محمد عبدالغفورالوری غفرلہ

مہتمم جامعہ مجددیہ فیاض العلوم
منڈی رائیونڈلاہورپاکستان

سوال بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا المحترم علامہ عبدالغفور الوری صاحب السلام علیکم رحمۃ اللہ! حضرت منبرِ مصطفٰے کے متعلق فرمایا جاوے کہ وہ کیسا تھا اور صحابہ کے دل میں اسکا کتنا احترام تھا؟

السائل حاجی فقیر محمد صاحب قصور پاکستان بذریعہ مولانا محبوب سرور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب و ھو الموفق للصواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! میرے محبّ ومخلص حاجی فقیر محمد صاحب واضح ہو کہ حضور اقدس ﷺ کے منبر شریف کے تین درجے تھے آپ سب سے اوپر کے درجے پر تشریف فرما ہوتے اور درمیانے درجے پر اپنے پاؤں مبارک رکھتے۔آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے عہدِ خلافت میں ادب کی وجہ سے درمیانے درجے پر بیٹھتے۔اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے عہدِ خلافت میں سب سے نیچے کے درجے پر بیٹھتے اور پاؤں زمین پر رکھتے اور حضرت عثمانِ غنی

رضی اللہ عنہ کا عہدِ خلافت آیا تو آپ نے منبر شریف کے درجات زیادہ کردیئے۔ آپ اوپر کے تینوں درجوں کو چھوڑ کر زیادت کے پہلے درجے پر کھڑے ہوتے۔

حتیٰ کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا گیا

وَاضِعًا يَدَهُ عَلٰى مَقْعَدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مِنَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ وَضَعَهَا عَلٰى وَجْهِهٖ کہ منبر اقدس میں جو جگہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کی تھی وہاں اپنے ہاتھوں کو ملتے پھر اپنے منہ پر پھیر لیتے اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ادبِ مصطفیٰ وادب منبر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار تھے۔

شفاء شریف بیروت	ص 540
وفاء الوفاء شریف	ص 399 تا 401 ج 2
مدارج النبوت	ص 391 ج 2
معارج النبوت	ص 404 ج 3
شاہکار انسائیکلو پیڈیا	ص 1511 ج 2
انسائیکلو پیڈیا سیرۃ النبی	ص 418

سوال حضرت استاذی المکرّم علامہ مفتی الوری صاحب آپ سے گزارش ہے کہ مساجد کی فضیلت کن کن کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے بحوالہ ارشاد فرمائیں نہایت کرم ہوگا والسلام

السائل حافظ آس محمد خطیب النصر ٹیکسٹائل ملز مانگا روڈ رائیونڈ

الجواب و ہو الموفق للصواب عزیز محترم مولانا حافظ آس محمد صاحب

ملاحظہ ہوں دلائل فضیلت مسجد کے سلسلے میں دیکھئے حوالہ جات مندرجہ ذیل

ذکر مساجد

سورت نور 24	آیت نمبر 36
سورت بقرہ 2	آیت نمبر 114
سورت توبہ 9	آیت نمبر 17-18
سورت لقمان 31	آیت نمبر 6
سورت جن 72	آیت نمبر 18
ضیاء القرآن	ص 328 تا 329 ج 3
مظہری	ص 114 ج 8
روح البیان بیروت	ص 211 ج 1
روح المعانی	ص 497 ج 1
مراغی	ص 198 ج 1
روح البیان بیروت	ص 418 تا 419 ج 3
روح المعانی	ص 362 ج 10

شیخ زادہ	ص	441	ج	4
روح البیان	ص	65	ج	7

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال حضرت علامہ الوری صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ! جناب عصر وعشا کی نماز سے پہلے جو چار رکعت سنتِ غیر مؤکدہ پڑھی جاتی ہیں بعض لوگ انہیں پڑھتے ہی نہیں اور بعض انکار کرتے ہیں۔ برائے کرم انکا ثبوت وثواب باحوالہ پیش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

الجواب و هو الموفق للصواب

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے میں نے آپ کو یہ فرماتے ماما کہ

مَنْ صَلّٰی اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الْعَصْرِ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ

جس نے عصر سے پہلے چار رکعت (سنت) پڑھیں اس کو جہنم کی

آگ نہیں چھوئے گی دیکھئے

مجمع الزوائد	ص 389 ج 2 حدیث 3334

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

كَانَ يُصَلِّىْ قَبْلَ الْعِشَآءِ اَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّىْ بَعْدَهَا اَرْبَعًا ثُمَّ يَضْطَجِعُ

چار رکعت (سنت) عشاء سے پہلے پڑھتے اور چار بعد میں پڑھتے پھر آرام فرما ہوتے

مراقی الفلاح علی نور الایضاح	ص 147
الدرایہ فی تخریج احادیث الھدایہ	ص 151 ج 1

سنن سعید بن منصور میں حدیث براء مرفوع ہے کہ

مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الْعِشَآءِ اَرْبَعًا كَانَ كَاَنَّمَا تَهَجَّدَ مِنْ لَيْلَتِهٖ

یعنی جس نے عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعت (سنت) پڑھیں وہ ایسے ہے جیسا کہ ساری رات تہجد پڑھنے والا۔

اور اسی طرح

التعلیق المجلی شرح منیۃ المصلی	ص 387 حاشیہ 4 پر ہے

اور مزید تفصیل کیلئے ہماری کتاب (توسل کا ثبوت) ص 39 پر قارئین عصر وعشاء کی چار رکعت سنت کے وسیلہ اور توسل سے قحط سالی سے نجات'' کا عنوان ملاحظہ فرمائیں بحوالہ

تفسیر روح البیان	ص 150 ج 1

پر ہے **لَوْ دَعَا شَخْصٌ لَّمْ یَتْرُكْ سُنَّةَ الْعَصْرِ وَ سُنَّةَ الْاُوْلٰی مِنَ الْعِشَآءِ لَحَصَلَ الْمَقْصُوْدُ وَاِلَّا لَایَحْصِلُ وَاِنْ دَعَوْتُمْ اَرْبَعِیْنَ مَرَّةً**

یعنی کوئی ایسا شخص دعا کردے جس کی عصر وعشاء کی سنتیں ترک نہ ہوئی ہوں تو مقصود حاصل ہو جائیگا ورنہ چالیس مرتبہ بھی دعا کروگے تو کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

دیگر حوالہ جات ملاحظہ ہوں

تفسیر روح البیان	ص 150 ج 1

ہدایہ اولین	ص	146	ج	1
عین الہدایہ	ص	543	ج	1
فتاوی عالمگیری	ص	124	ج	1
فتاویٰ شامی	ص	452	ج	1
درمختار	ص	91		
حاشیہ طحطاوی علی درمختار	ص	284	ج	1
بحرالرائق	ص	88	ج	2

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال حضرت علامہ شیخ الحدیث مفتی محمد عبد الغفور الوری صاحب السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ محترم گذارش ہے کہ حشرو نشر قیامت کا ذکر اور صورت حال نیز غرلا کے لفظ کا ترجمہ اور تشریح بھی فرمادیں

السائل صاحبزادہ حسن رضا بریڈفورڈ

الجواب و هو الموفق للصواب

وعلیکم السلام حضرت عالی مرتبت ! آپ

نے دو چیزوں کی وضاحت طلب فرمائی ہے ذکر حشر ونشر قیامت اور لفظ غرلا کا ترجمہ اور تشریح۔ حشر ونشر قیامت کا ذکر اور صورتِ حال با حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث شریف میں ہے یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا

یعنی لوگ ننگے پاؤں۔ ننگے جسم بلا ختنہ کے اٹھائے جائیں گے

قرآن کَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ

پارہ نمبر 17 سورت انبیاء نمبر 21	آیت 104

بخاری شریف	ص	965 تا 966	ج 2
مسلم شریف	ص	371	ج 2
المستدرک	ص	614	ج 4
عمدة القاری	ص	159	ج 23
احیاء العلوم	ص	447	ج 4
روح البیان	ص	461	ج 4
اشرف التفاسیر	ص	610	ج 13

شرح مسلم سعیدی	ص	688	ج 7

یعنی جیسے پہلے ہم نے آفرینش کی ابتداء کی تھی (اسی طرح ہم پھر اسکا اعادہ کریں گے۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حشر کے روز لوگوں کے تین گروہ ہونگے ایک رغبت رکھنے والوں اور ڈرنے والوں کا دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو اونٹوں پر دو۔ تین چار۔ اور دس دس تک سوار ہونگے تیسرے گروہ کے لوگوں کو آگ اکٹھا کریگی

نمبر 2 لفظ غرلا کا ترجمہ غیر مختون یعنی بلا ختنہ ہونا ہے

بلا ختنہ ترجمہ پر چند حوالے مندرجہ ذیل پیش ہیں

لسان العرب	ص	490	ج 11
قاموس	ص	582	ج 3
تاج العروس	ص	538	ج 15
منجد	ص	707	
بیان اللسان	ص	574	
لغات الحدیث	ص	34	باب (غ)

هذا ما عندی و اللہ اعلم بالصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال حضرت شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد عبد الغفور الوری صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ! حضرت گذارش ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں مسجد نبوی میں محراب تھا یانہیں؟ باحوالہ وضاحت فرما کر مشکور فرمائیں۔

السائل نورالعارفین اولڈہم۔یوکے

الجواب و هو الموفق للصواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ برکاتہ محبی حضرت صاحبزادہ صاحب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں محراب نہیں تھا بلکہ خلفاءراشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانہ میں بھی نہ تھا۔محراب مسجد نبوی میں ولید بن عبد الملک کے زمانہ میں مسجد نبوی کی جدید تعمیر کے دوران حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے تعمیر کرایا

حوالہ جات ملاحظہ ہوں

وفاءالوفاء	ص	370	ج1
تاریخ مدینہ	ص	352	

مسجد نبوی	ص 142	
فتاوٰی رضویہ	ص 281	ج 16
تفسیر روح المعانی	ص 194	ج 3
تفسیر صاوی	ص 59	ج 5
مجموعۃ الفتاوٰی	ص 170	ج 1
احسن الفتاوٰی	ص 461	ج 6
فتاوٰی حقانی	ص 125	ج 5
لغات الحدیث	ص 44	ج 1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ کن کن کتابوں میں ہے

السائل — محمود بن حاجی عبدالرزاق ڈربی برطانیہ

الجواب صلوٰۃ التسبیح کا ثبوت وطریقہ مندرجہ ذیل کتب احادیث میں ملاحظہ ہوں

ترمذی شریف	ص 109 ج 1 حدیث نمبر 481
ابوداؤد شریف بیروت	ص 386 ج 1 حدیث نمبر 1297
ابن ماجہ بیروت	ص 172 ج 2 حدیث نمبر 1386
بیہقی شریف بیروت	ص 73 ج 3
المستدرک بیروت	ص 463 ج 1
الترغیب والترہیب بیروت	ص 267 ج 1
تحفہ الاحوذی بیروت	ص 607 ج 2
عون المعبود بیروت	ص 106 ج 4
مشکوٰۃ مطبع پاکستان	ص 117

مرقات بیروت	ص 373 ج 3
فتاویٰ عالمگیری بیروت	ص 125 ج 1
ردالمحتار بیروت	ص 471 ج 2
فتاوی رحیمیہ	ص 177 تا 179 ج 1
فتاوی رحیمیہ	ص 323 تا 324 ج 4

سوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت علامہ مفتی عبدالغفور الوری صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ حضرت یہ جمعہ کی دوسری اذان منبر کے قریب خطیب کے سامنے پڑھنے کا ثبوت کس کتاب میں ہے؟

السائل حاجی عثمان نوشاہی پریسٹن یو۔ کے

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ حاجی صاحب

جمعہ کی دوسری اذان منبر کے قریب خطیب کے سامنے پڑھنے کا ثبوت درج ذیل کتب میں با حوالہ ملاحظہ ہو

ردالمحتار	ص 38 ج 3
ہدایہ اولین	ص 171 ج 1
مراقی الفلاح	ص 193

فتاویٰ رحیمیہ	ص 68	ج 3
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند	ص 81 تا 82	ج 5

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوال رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِهَادِ الْاَکْبَرِ

کس کتاب میں ہے؟

السائل حاجی عثمان نوشاہی پریسٹن یو۔ کے

الجواب رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِهَادِ الْاَکْبَرِ

کا ثبوت دیکھیئے

کنز العمال	ص 430، 616	ج 4
احسن الفتاویٰ	ص 550	ج 1
لغات الحدیث	ص 137	ج 1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال جناب الوری صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ
! گزارش ہے کہ جنت میں جنتیوں کی کتنی صفیں ہوں گی؟
باحوالہ ارشاد فرمائیں والسلام **صاحبزادہ نور العارفین اولڈھم یو۔کے**

الجواب و ھو الموفق للصواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ حضرت صاحبزادہ صاحب

جنتیوں کی 120 صفیں ہوں گی جن میں سے 80 صفیں صرف امت محمدیہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہوں گی

ملاحظہ ہوں حوالہ جات

ترمذی شریف بیروت	ص 578 حدیث 2546
دارمی شریف	ص 265 تا 266 ج 2 حدیث نمبر 2835
ابن ماجہ بیروت	ص 555 ج 4 حدیث نمبر 4289
مشکوٰۃ شریف	ص 498
مرقات شرح مشکوٰۃ	ص 308 ج 10
مظاہر حق شرح مشکوٰۃ	ص 217 ج 5

المستدرک	ص 155 ج 1 حدیث 273
تحفہ الاخوذی	ص 296 ج 7

عَنْ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَھْلُ الْجَنَّۃِ عِشْرُوْنَ وَمِائَۃُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْھَا مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال فجر کی اذان میں جو الفاظ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ہیں یہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں؟ اور یہ داخل اذان کیسے ہوئے؟ با حوالہ بیان فرما کر ممنون فرمائیں۔

الجواب فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ حضرت بلال کے الفاظ کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے پسند فرما کر داخل اذان فرمایا

فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِلَالًا بِہٖ فَاَذَّنَ قَالَ الزُّھْرِیُّ وَزَادَ بِلَالٌ فِیْ نِدَآءِ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ الصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فَاَقَرَّھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو صبح کی اذان کا حکم دیا تو انہوں نے اذان دی حضرت زوہری کہتے ہیں کہ حضرت بلال نے صبح کی اذان میں الصلٰوۃ خیر من النوم (یعنی نماز نیند سے بہتر ہے) کے کلمات کو زیادہ فرمایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات پسند آئیں تو صبح کی اذان میں آپ نے یہ کلمات ہمیشہ کے لئے مقرر فرما دیئے

ملاحظہ ہوں حوالہ جات

کنزالعمال	ص 334، 356، 357	ج 8
ابن ماجہ	ص 52	ج 1
دارمی	ص 187	ج 1
مصنف عبدالرزاق	ص 351	ج 1
مصنف ابن ابی شبیہ	ص 236	ج 1
بیہقی شریف	ص 623	ج 1
مرقات شرح مشکوٰۃ	ص 323	ج 2
ہدایہ اولین	ص 87	ج 1
فتح القدیر	ص 246، 247	ج 1
بحرالرائق	ص 446	ج 1
کشف الغمہ عن جمیع الامہ	ص 93	ج 1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال امام کودورانِ نماز قرأت لمبی کرنی چاہیئے یا مختصر؟

الجواب و ھو الموفق للصواب

مسئلہ ضروری امام کونماز مقتدیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے مختصر یعنی بلاطول پڑھانے کا حکم

حوالہ جات ملاحظہ ہوں

بخاری شریف	ص 32 ج 1 مطبع مصری بیروت
مسلم شریف	ص 279 ج 1 تا ص 280 ج 1 مطبع بیروت
ترمذی شریف	ص 65 مطبع بیروت
نسائی شریف	ص 142 مطبع بیروت
ابن ماجہ شریف	ص 528 ج 1 تا ص 531 ج 1 مطبع بیروت
دارمی شریف	ص 205 ج 1 مطبع بیروت

مئوطا امام مالک	ص 116 مطبع بیروت
مسند امام احمد بن حنبل	ص 343 ج 2 و 519 ج 2
ص 28 ج 4 و ص 146 ج 4 وص 265 ج 4	
مصنف عبد الرزاق	ص 237 ج 2
عمدۃ القاری شرح بخاری	ص 161 ج 2
مشکوٰۃ	ص 101
مرقات شرح مشکوٰۃ	ص 187 ج 3 تا ص 190 ج 3
فتاویٰ شامی	ص 262 ج 2
غایۃ الاوطار	ص 280 تا 281 ج 1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال حضرت شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد عبد الغفور الوری صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ! جناب حدیث

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ کا ثبوت چاہیے کہاں ہے؟

السائل سائل حاجی آفتاب حسین پریسٹن یو۔کے

الجواب و هو الموفق للصواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ حاجی صاحب! حدیث مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ کا ثبوت مندرجہ ذیل کتابوں میں ہے۔

تفسیر کبیر	ص	191	ج30
تفسیر روح البیان	ص	113	ج 9
الحاوی للفتاویٰ	ص	226	ج 2
المقاصد الحسنہ	ص	481	
احیاء العلوم	ص	23	ج 4
اتحاف السادۃ المتقین	ص	396	ج 7
اتحاف السادۃ المتقین	ص	553	ج 8

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال حضرت علامہ شیخ الحدیث محمد عبدالغفور الوری صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ! جناب تحویل قبلہ کی تاریخ ومقام وسمتِ مدینہ طیبہ و بیت المقدس سے باحوالہ آگاہ فرما کر ممنون فرمائیں۔نوازش ہوگی

السائل سید شعیب شاہ بلیک برن۔یوکے

الجواب و ھو الموفق للصواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ! حضرت شاہ صاحب تاریخ تحویل قبلہ 15 رجب المرجب بروز پیر بوقت ظہر مسجد قبلتین ہے۔
اور مدینہ طیبہ سے بیت المقدس جانب شمال ہے۔اور مکہ مکرمہ جانبِ جنوب۔ ملاحظہ ہوں حوالہ جات

وفاءالوفاء	ص 362	ج 1
کتاب مسجد نبوی	ص 104	
تاریخ مدینۃ المنورہ	ص 494	
تفسیر نعیمی	ص 25	ج 2

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال حضرت شیخ الحدیث علامہ مفتی عبد الغفور الوری صاحب دام ظلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! حضرت یہ فرمائیں کہ مغرب کا وقت جو غروبِ شفق تک ہے یہ شفق سے مراد کیا ہے؟ اور اسکا فاصلہ وقتِ عشاء اور مغرب کے درمیان کتنا ہوگا اس کی تفصیل اور تحقیق مدلل طور پر فرما کر ممنون فرمائیں

السائل حافظ ظہور احمد امام وخطیب رضا مسجد پریسٹن یو۔ کے

الجواب و هو الموفق للصواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ ! جناب حافظ صاحب گذارش ہے کہ شفق دو قسم ہے شفق احمر اور شفق ابیض جیسا کہ

بداية المجتهد	ص 92 ج 1

میں ہے کہ **الشفق شفقان احمر و ابيض**

یعنی شفق دو ہیں ایک سرخ اور ایک سفید تو سورج غروب ہونے کے بعد پہلے سرخی افق پر نمودار ہوتی ہے اس کے بعد سفیدی آتی ہے۔ اور جب سفیدی آتی ہے تو ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفیدی والی شفق تک مغرب ہے اور اس کے بعد سیاہی نمودار ہوتی ہے جہاں مغرب ختم اور

عشاء شروع ہوئی

الشفق البیاض الذی بعد الحمرة

یعنی شفق سفید وہ ہے جو سرخی کے بعد رہتی ہے

کتاب الاختیار	ص 43 ج 1

اب رہی بات غروب آفتاب کے بعد شفق ابیض کے باقی رہنے کی اور عشاء کے وقت کے شروع ہونے کی تو یہ فاصلہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتا۔ یہ ماہ بہ ماہ کچھ کچھ دنوں میں گھٹتا بڑھتا رہتا ہے لیکن یہ یاد رہے کہ یہ فاصلہ ایک گھنٹہ اڑتیس منٹ (1-38) سے زیادہ اور ایک گھنٹہ اکیس منٹ (1-21) سے کم نہیں ہوتا۔ مثلاً ماہِ جون میں یہ فاصلہ ایک گھنٹہ اڑتیس منٹ (1-38) کا ہوتا ہے اور ماہ ستمبر میں ایک گھنٹہ اکیس منٹ (1-21) کا ہوتا ہے

ملاحظہ ہوں حوالہ جات

فتاوٰی عالمگیری	ص 57 ج 1
ردالمحتار	ص 17 ج 2
ہدایہ اولین	ص 82 ج 1

اشرف الہدایہ	ص 335	ج 1
کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعۃ	ص 168	ج 1
فتاویٰ رضویہ	ص 153	ج 5
طحطاوی	ص 177	
مراقی الفلاح	ص 69	
نورالایضاح	ص 58	
اعلام الموقعین	ص 470	
بہارشریعت	ص 13	ج 3
فتاوی رحیمیہ	ص 32 تا 34	ج 3

سوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گرامی قدر استاذی المکرّم جناب حضرت الوری صاحب السلام علیکم قبلہ واقعہ حضرت خوات بن جبیر زمانہ جاہلیت میں کیا ہے؟ اور بعد اسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کیا ہے؟ اور پھر عرض حضرت خوات بن جبیر کیا ہے؟ السائل حکیم افتخار الحسن رائیونڈ

الجواب و هو الموفق للصواب ملاحظہ ہو

حضرت خوات بن جبیر کا واقعہ زمانہ جاہلیت اور بعد اسلام حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد

مَا فَعَلَ بَعِیْرُكَ الشَّارِدُ فَقَالَ قَیَّدَهُ الْاِسْلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مشہور صحابی حضرت خوات بن جبیر کا واقعہ یہ ہے کہ اسلام لانے سے قبل ایک دن وہ چند عورتوں کے پاس سے گزرے جو انتہائی خوبصورت تھیں اُن عورتوں کے حسن نے انکا دل موہ لیا انہوں نے ان کے پاس بیٹھنے کے لیے یہ بہانہ تراشا کہ میرا اونٹ بھاگ گیا ہے میرے ساتھ تم رسی بٹو ادو اس بہانہ سے حضرت خوات بن جبیر ان عورتوں کے پاس بیٹھ گئے اتفاقاً ادھر سے رسول اللہ ﷺ کا گزر ہوا آپ ﷺ حقیقت حال سمجھ گئے لیکن خاموشی کے ساتھ وہاں سے گزر گئے بعد میں جب حضرت خوات بن جبیر اسلام لے آئے تو سرور دو عالم ﷺ نے ایک دن مسکراتے ہوئے ان سے پوچھا آپ کے بھاگنے والے اونٹ کا کیا بنا حضرت خوات بن جبیر آپ ﷺ کی تعریض سمجھ گئے اور بڑا خوبصورت جواب دیا عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کو تو اسلام نے باندھ لیا

اور یوں بھی ہے **مَا فَعَلَ شِرَادُ جَمَلِكَ؟ فَقُلْتُ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا شَرَدَ ذٰلِكَ الْجَمَلُ مُنْذُ اَسْلَمْتُ فَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰہُ ثَلَاثًا**

حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ تیرے بدک کر بھاگ جانے والے اونٹ کا کیا بنا تو حضرت خوات بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا جب سے میں اسلام لایا ہوں ہرگز میرا اونٹ بدک کر نہیں بھاگا تو حضور پاک نے اس پر تین دفعہ ان کے لیے دعائیہ جملے فرمائے کہ رحمک اللہ کہ اللہ تجھ پر رحم فرمائے

سیرت حلبی بیروت	ص	202	ج	2
مجمع الزوائد	ص	495	ج	9

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال جناب عالی تکبیر تحریمہ کی حدیث میں کیا فضیلت آئی ہے؟ السائل: ایک نمازی مسجد اقصیٰ پریسٹن یو۔کے

الجواب جناب تکبیر تحریمہ کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے دیکھئے ترمذی شریف بیروت ص 84 ج 1

مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُّدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى

كُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ

''جس نے چالیس دن متواتر جماعت کی نماز میں تکبیر تحریمہ کو پایا تو وہ جہنم کی آگ اور منافقت سے بری لکھا گیا

کنز العمال پاکستان ملتان	ص 430،434 ج 7
الترغیب والترہیب بیروت	ص 263 ج 1
تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی	ص 52 ج 2
مرقات شرح مشکوٰۃ	ص 201 ج 3
مصنف ابن ابی شیبہ دار الفکر	ص 260 ج 1
تفسیر کبیر بیروت	ص 200 ج 1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال لعنتِ یزید کے مسئلہ میں عدمِ لعنتِ یزید میں ہمارا (احناف) کا موقف کیا ہے؟ باحوالہ بیان فرمائیں۔

الجواب لعنت یزید کے مسئلہ میں سکوت میں ہی احتیاط ہے دیکھئے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا

فتاویٰ رضویہ	ص 193 ج 10

ص 682 ج 14 میں ہے کہ ہمارے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک لعنت کے معاملہ میں سکوت میں ہی احتیاط ہے۔

ملاحظہ ہوں حوالہ جات

شرح مسلم از سعیدی	ص 636 تا 637 ج 3
شرح مسلم از سعیدی	ص 208 ج 7
احیاء العلوم بیروت	ص 113 ج 3
اتحاف السادۃ المتقین	ص 488 ج 7

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال بخدمت حضرت شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد عبدالغفور الوری صاحب السلام علیکم! حضرت ہم نے سنا ہے کہ جس کو قطب زماں حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام بھی یاد رہا وہ بھی جنتی ہے۔ یہ کس کتاب میں ہے اس کا حوالہ چاہیئے مہربانی ہوگی۔ والسلام

السائل قاری نذیر احمد رحمۃ اللہ علیہ سٹوک آن ٹرنٹ یو۔ کے

الجواب و ھو الموفق للصواب

وعلیکم السلام! قاری صاحب یہ طحطاوی علیٰ درمختار میں ص 44 ج 1 پر ہے

ذَكَرَ الشَّعْرَانِيُّ اَنَّ مَنْ عَرَفَ اِسْمَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ

یعنی امام شعرانی فرماتے ہیں کہ

جسکو حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی یاد رہا وہ بھی جنتی ہے

تو یاد رہے کہ آپ کا نامِ نامی اسمِ گرامی

حضرت ابو یزید طیفور ابن عیسیٰ بن سروشان ہے۔

انوار المصابیح لختم القرآن فی التراویح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال جناب علامہ مفتی محمد عبدالغفور الوری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

جناب گزارش ہے کے رمضان المبارک میں تراویح کے دوران ختم قرآن کا جو طریقہ سلف صالحین سے چلا آرہا ہے کہ تین دفعہ سورۃ اخلاص پڑھتے ہیں اور انیسویں رکعت میں معوذتین پڑھتے ہیں اور دوسری بیسویں رکعت میں الحمد اور

سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات مفلحون تک پڑھتے ہیں ایک شخص نے کہا کہ یہ صحیح نہیں مکروہ و ناجائز ہے چاہیئے کہ معوذتین تک ختم کر کے دو آخری رکعتیں الحمد اور سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات پڑھ کر ختم کریں ۔اب فرمایا جائے کہ شریعت کی رُو سے سلف صالحین کا طریقہ صحیح و جائز ہے یا نہیں؟

والسلام فقیر محمد قصور پاکستان

الجواب و هو الموفق للصواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ

محبی ومحترمی الحاج فقیر محمد صاحب

سلف صالحین کا طریقہ ہی صحیح اور جائز ہے کوئی مکروہ و ناجائز نہیں ۔جس شخص نے اس کو ناجائز کہا اس نے عدم علم کی بنا پر ایسا کہہ دیا۔ جب کہ سلف صالحین کا طریقہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے عین مطابق ہے دیکھئے

ترمذی شریف بیروت	ص 662 حدیث 2948

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَیُّ

الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ قَالَ الْحَالُ الْمُرْتَحِلُ قَالَ وَ مَا الْحَالُ

اَلْمُرْتَحِلُ قَالَ الَّذِیْ یَضْرِبُ مِنْ اَوَّلِ الْقُرْاٰنِ اِلٰی اٰخِرِہٖ

کَمَا حَلَّ ارْتَحَلَ

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کی ایک شخص نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا یا رسول ﷺ کونسا عمل اللہ تعالیٰ جل مجدہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے؟ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ آدمی قرآن ختم کر کے شروع کرنے والا بن جائے اوراسی طرح

دارمی شریف	ص 344 ج 2 حدیث 3476

میں ہے

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ

سُئِلَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ الْحَالُ الْمُرْتَحِلُ قِیْلَ وَمَا

الْحَالُ الْمُرْتَحِلُ قَالَ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ یَضْرِبُ مِنْ اَوَّلِ

الْقُرْاٰنِ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَ مِنْ اٰخِرِہٖ اِلٰی اَوَّلِہٖ کُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ

یعنی حضرت قتادہ حضرت زرارہ بن ابی اوفیٰ سے روایت

کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) افضل عمل کونسا ہے؟ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا الحال المرتحل عرض کیا گیا حضور حال المرتحل کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پڑھنے والا ابتداء قرآن سے اپنے سفر کو شروع کر کے اسکے آخر تک پہنچ جاتا ہے اور پھر فورًا آخر سے اول کی طرف کوچ کرتا ہے تو جیسے ہی منزل پر نزول کیا فورًا کوچ کرنے والا حال المرتحل ہے

ان دو مندرجہ بالا کتب احادیث کے علاوہ
یہ حدیث مندرجہ ذیل کتب میں بھی موجود ہے

مستدرک حاکم	ص 757 ج 1، ص 758 ج 1
حدیث 2088.2089.2090	
کنز العمال	ص 607 ج 1، حدیث 2786
حلیۃ الاولیاء	ص 289 ج 2، حدیث 2276
تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی	ص 273 ج 8
العرف الشذی شرح ترمذی	ص 142 ج 4

کتب احادیث کے علاوہ ملاحظہ ہو ثبوت از فتاویٰ جات

فتاویٰ شامی فصل فی القرأت	ص 383 ج 1 تا ص 384 ج 1

کبیری شرح منیہ	ص 464, 463	میں ہے

وقرأة قل هو الله احد ثلث مرات عند ختم القرآن ۰۰۰۰ وقال الفقهيه ابو الليث هٰذا الشئ استحسنه اهل القرآن وائمة الامصار فلا بأس به

اور قل ھو اللہ احد کو ختم قرآن کے وقت تین مرتبہ پڑھنے کے بارے میں فقہیہ ابواللیث نے کہا کہ اس کو اہلِ قرآن اور ائمہ کرام نے پسند فرمایا ہے اور اس میں کوئی برائی نہیں ہے کہ تراویح میں ختم قرآن کے وقت انیسویں رکعت میں سورۂ اخلاص اور معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھنا اور بیسویں رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کا کچھ حصہ (مفلحون تک) پڑھنا مستحب ہے یہ حدیث سے مستنبط ہے

وفی الولوالجية من يختم القرآن فی الصلوٰة اذا فرغ من المعوذتين فی الركعة الاولیٰ يركع ثم يقوم فی الركعة الثانية يقرأ بفاتحة الكتاب و شئ من سورة البقرة لان النبی ﷺ قال خير الناس الحال المرتحل ای الخاتم المفتتح انتهٰی

یعنی فتاویٰ ولوالجیۃ میں ہے کہ جو نماز میں ختم قرآن کرے تو جب پہلی رکعت میں معوّذتین سے فارغ ہو رکوع کرے پھر دوسری رکعت

کے لیے کھڑا ہو تو سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ سے کچھ پڑھے (یعنی مفلحون تک) کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ لوگوں میں بہتر وہ ہے جو قرآن ختم کرتے ہی شروع کرنے والا ہو

دیگر حوالہ جات ملاحظہ ہوں

فتاویٰ عالمگیری	ص 87 ج 1
درمختار شرح تنویر الابصار	ص 75
فتاویٰ رضویہ	ص 266 تا 267 ج 6 و ص 94 ج 30
مجموعۃ الفتاویٰ	ص 102 و 314 ج 1
عین الہدایہ	ص 428 ج 1
جامع الفتاویٰ	ص 148 ج 3
فتاویٰ مظہری	ص 112 ج 1
فتاویٰ امجدیہ	ص 241 تا 242 ج 1
فتاویٰ نوریہ	ص 370 ج 1
فتاویٰ دار العلوم دیوبند مکمل و مدلل	ص 259، 260 و 265 ج 4
فتاویٰ رحیمیہ	ص 383 ج 4

فتاویٰ امدادالاحکام	ص 580 ج 1
احسن الفتاویٰ	ص 508 ج 3

نتیجہ مندرجہ بالا احادیث وفقہاء حنفیہ کے فتاووں کی رُو سے ثابت ہوا کہ ختم قرآن کا طریقۂ سلفِ صالحین اختیار کرنے والے کا عمل اللہ کے نزدیک محبوب اور افضل ہے اور اس عمل کا عامل حضور پاک کے فرمان کے مطابق خیر الناس ہے (تمام لوگوں میں بہتر ہے)

نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ عمل مستحب ہے اور مستحسن ہے مکروہ و ناجائز نہیں ہے اور نہ اس میں الٹا قرآن پڑھنے کی صورت پیدا ہوتی ہے اور نہ ہی سورۂ اخلاص 3 دفعہ پڑھنے سے تکرارِ سورت لازم آتا ہے کیونکہ تراویح نوافل کے زمرے میں آتی ہیں اور نوافل میں تلاوتِ منکوس اور تکرارِ سورت ہرگز مکروہ نہیں جیسا کہ احادیث پاک اور فتاووں کی محولہ عبارات سے ثابت ہو چکا ہے بلکہ یہ عمل تو خدا رسول کا پسندیدہ ہے

ھذا ما عندی واللہ اعلم واحکم بالصواب

محمد عبدالغفور الوری غفرلہ

مہتمم جامعہ مجددیہ فیاض العلوم

منڈی رائیونڈ لاہور پاکستان

بخدمت عالیہ مہتمم جامعہ فیاض العلوم منڈی رائیونڈ لاہور

علامہ مفتی محمد عبدالغفور الوری صاحب

سوال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! محترم الوری صاحب عرض یہ ہے کہ میں عمران جاوید ولد جاوید اقبال چند نا گہانی وجوہات اور پردیس میں اپنے بچاؤ کیلئے ایک غیر شرعی اور غیر قانونی قدم اٹھا بیٹھا۔ پہلے تو یہ فرمادیں کہ کیا غیر اسلامی ملک میں جعلی اور رشوت سے کروائے ہوئے کام کی شرعی کیا حیثیت ہے۔ جو کہ یہاں پر طلاق کی صورت میں ہے دوسرے لفظوں میں میں نے اپنی بیوی سے ناراضگی کے سبب اس سے ڈرتے ہوئے اپنے بچاؤ میں اپنی بیوی کے جعلی دستخط کئے اور ایک درخواست بنا کر پیش کر دی۔ چونکہ بیرون ملک عورت کے دستخط کے بغیر طلاق کی درخواست دائر نہیں ہوسکتی۔ اسلئے مجبوراً مجھے نہ صرف یہ کرنا پڑا بلکہ میں نے وکیل کو بھی رشوت دے کر منایا۔ مقصد صرف یہ تھا کہ میری بیوی کی سپانسر شپ سے میں چارج ہوجاؤں اور وہ واپس بیرون ملک نہ آسکے۔ بعد ازاں میں یہ تحریر لے کر واپس پاکستان آتا

اور یہاں بیٹھ کر شرعی اور قانونی طریقے سے اپنی بیگم سے نمٹتا۔ خیال یہ تھا کہ چونکہ بیرون ملک ان معاملات میں کافی وقت صرف ہوتا ہے اس لیے درخواست دے چھوڑتا ہوں اور ساتھ میں بیگم کے تیور بھی نظر آتے جائیں گے۔ لیکن میرے سب ارادے اس وقت خاک میں مل گئے جب مجھے یہ بتایا گیا کہ صرف بیرون ملک میں ایک درخواست بھی دے دی جائے تو شرعی طور پر طلاق واقعہ ہو جاتی ہے۔ جبکہ وہ غیر مسلم اور غیر شرعی طور پر فیصلے کرتے ہیں۔ مہربانی فرما کر یہ وضاحت بھی فرما دیں کہ آیا کوئی غیر مسلم کسی مسلمان میاں بیوی کے فسق نکاح کے بارے میں کوئی فیصلہ صادر کر سکتا ہے یا نہیں؟ یہ وضاحت اس لیے ضروری ہے کیونکہ اسی بات کو بنیاد بنا کر میرے بڑوں نے مجھے اندھیروں اور بربادی کے راستے پر ڈال دیا۔ جب میں بیرون ملک درخواست دے رہا تھا تو میرے بزرگ بھی اس مشورے میں شامل تھے لیکن اچانک درخواست دینے کے بعد وہ یکسر بدل گئے اور نہ جانے کہاں سے یہ فتویٰ سنانے لگے کہ بس جی بس تم نے درخواست دے دی تو یہ طلاق ہو گئی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ انہوں نے مجھے یہاں تک حکم سنا دیا

کہ اس کی یعنی میری بیوی کی عدت تک شروع ہو چکی ہے۔ یہ سب محض میرے بزرگ اور بیوی کے درمیان باہمی رنجش کا خاکسانہ تھا۔ اور وہ جھوٹ پر جھوٹ بولتے چلے گئے اور میں ان کی تابعداری میں سرخم کیے رہا۔ میں نے ادب اور پیار سے اور کبھی غصے اور غم سے بہت بار عرض کی کہ آپ پتہ کریں اور کسی سے جا کر فتویٰ وغیرہ لیں کہ آخر کیا ہو سکتا ہے لیکن وہ بضد رہے کہ میں نے سب کچھ پوچھ لیا ہے اور کنفرم کر لیا ہے جو کہ میری نظر میں غلط تھا اور میں ماننے کو تیار نہ تھا لیکن مجھے کبھی گہنگار اور کبھی بے غیرت کہہ کر چپ کرا دیا جاتا۔ میری ایسی برین واشنگ کی گئی کہ میں خود میں ہی شرمندہ اور مجرم بن کر زندگی گزارنے لگا۔ کیا آیا میرے بزرگوں کا ایسا رویہ اور عمل شرعی طور پر جائز ہے؟ اور کیا محض ان کے کہنے سے طلاق یا عدت مؤثر ہو چکی ہے؟

بہر حال اس کے سات ماہ بعد میں جب پاکستان آیا تو یہاں بھی یہ گزارش بار بار کی کہ کہیں سے پتہ کریں لیکن میری نہ سنی گئی یہ بتا کر کہ ہم سب تحقیق مکمل کر چکے ہیں۔ اس اثناء میں میرے سسرال والوں نے بے

شمار دفع مجھ سے رابطہ کیا لیکن میرا جواب ہر دفع ٹال مٹول ہی ہوتا اور میں کچھ بھی نہ کرسکا۔

میں نے بار بار اپنے بزرگ سے درخواست کی کہ میں اس کو کبھی بھلا نہیں سکتا یعنی اپنی بیگم کو اور میں نے کبھی ارادۃً اس کو نقصان یا طلاق کے بارے میں نہیں سوچا۔ یہی وجہ تھی کہ واپس آنے کے باوجود میں نے اس سے طلاق کے بارے میں رجوع نہیں کیا تھا لیکن آہستہ آہستہ مجھے ایک نئی پٹی پڑھائی گئی کہ چونکہ طلاق بیرون ملک ہو چکی ہے اس لیے اب تو محض ایک قانونی تقاضا پورا کرنا ہے تاکہ وہ بھی یعنی میری بیگم اپنی نئی زندگی شروع کرسکے۔ اب جبکہ عدت بھی پوری ہو چکی ہے تو تم بس اسے ذہنی اور قانونی طور پر فارغ کر دو۔ مجھ میں اتنی ہمت نہ تھی لیکن آخر کار جب سسرال والے دھمکیوں اور قانون پر اتر آئے تو محض اپنے بزرگوں اور پیچیدگیوں اور مزید بے عزتی سے بچنے کے لیے ہم نے وکیل سے رجوع کیا۔

یہاں پر ایک اور ڈرامہ ہوا کہ ہمارے وکیل نے میرے بزرگ کو تمام قسم کی طلاقوں کے بارے میں بتایا لیکن وہ بضد رہے کہ بس ایک ہی بار میں

سب ختم کر دو۔ یعنی تین طلاقیں لکھ دو۔ میں اس سارے معاملے میں انجان تھا اور زیادہ دلچسپی بھی نہ رکھی چونکہ مجھے تو یہ بتایا گیا تھا کہ طلاق پہلے ہی مؤثر ہو چکی ہے

اس لیے یہ محض قانونی کاروئی اور ایک فارمیلٹی ہے۔ مجھے ان باتوں کا بہت دیر بعد پتہ چلا کہ میرے بزرگوں کی ہدایت پر ایسے کاغذات تیار کیے گئے جن سے میں لاعلم تھا۔ مزید یہ کہ جب وکیل کاغذ لے کر آیا تو نہ میں نے اس پر کوئی خاص توجہ دی اور نہ پڑھا جس کی گواہی وکیل بھی دیتا ہے کہ ایسے ہی ہوا۔ میرے سامنے کاغذ رکھ دیا گیا اور میں نے نہ چاہتے ہوئے اور یہ سمجھتے ہوئے کہ اس سے میرے سوا سب کی زندگی آسان ہو جائے گی مجبوراً دستخط کر دیئے۔ میں نے آج تک اس کاغذ کو صحیح سے نہیں پڑھا اور نہ ہی ایسا کرنا چاہتا تھا لیکن میرے مغرور بزرگ نے اپنے ہی ہاتھوں میری زندگی میں زہر گھول دیا ہے۔ آیا کیا اس طرح سے اور ان واقعات کی روشنی میں طلاق مؤثر ہوئی کہ نہیں؟

مجھ میں یہ سب کہنے کی ہمت اس وقت آئی جب مجھے معلوم ہوا کہ یہ

سب ایک سوچی سمجھی سازش تھی اور سب کچھ جھوٹ پر مبنی تھا۔ میری تابعداری اور برخورداری کو میرے بزرگوں نے نہ صرف کیش کروایا بلکہ مجھ سے کئی غیر اخلاقی اور غیر قانونی کام بھی کرواڈالے۔ جس میں جھوٹی طلاق اور دھوکا بھی شامل ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ میں کیا کروں۔ مہربانی فرما کر میری رہنمائی کیجئے اور مجھ جیسے عام شخص اور احسانوں کے تلے دبے ہوئے انسان کو اس مشکل سے باہر نکلنے کا راستہ دکھادیجیے۔

مزید یہ کہ میرے بزرگ آج بھی بضد ہیں کہ میری طلاق بیرون ملک میں مؤثر ہوچکی ہے اور میں اب محض وقت ضائع کررہا ہوں جب میں نے وکیل سے رجوع کیا تو اس نے کہا کہ کاغذات 3 طلاقوں کے تھے اس پر مجھے بار بار ذہنی اور اخلاقی تکلیف دیتے ہوئے مجھ سے جبراً اور دھوکے سے دستخط کرائے گئے ہیں۔

براہ کرم رہنمائی فرمائیں کیا اس میں کوئی گنجائش ہے اور مجھے کیا کرنا چاہیے؟ اب جب کہ میں اپنے بزرگ کے دباؤ میں آکر جبر و اکراہ کی حالت میں کیئے گئے اس فعل سے صاف انکاری ہوں۔ تو میرے فعل کی

شرعی کیا حیثیت ہے جو مجھ سے میرے بزرگ نے حقائق کو چھپاتے ہوئے اور جھوٹ بول کر سرزد کروایا۔ اگر مجھے ذہنی اور اخلاقی طور پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں ہرگز ایسا فعل نہ کرتا۔

براہ کرم مندرجہ بالا واقعات کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں کہ آیا میرے بزرگ نے مجھ سے جو دستخط مجھ پر ناجائز دباؤ اور حقائق کو چھپاتے ہوئے کروائے ہیں اس کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟ کیا اس حالت میں یہ طلاق مؤثر ہوگئی ہے یا نہیں؟ رہنمائی فرمائی جائے

(السائل) عمران جاوید ولد جاوید اقبال رائے ونڈ لاہور

الجواب و ھو الموفق للصواب

بشرط صدق سائل صورت مسؤلہ میں جو حقائق سائل نے بیان کیے ہیں اور از روئے شریعت ان کا حکم دریافت کیا ہے۔ تو گزارش ہے کہ سائل کے پورے سوال کی بنیاد بقول سائل ایک درخواست پر ہے جو انھوں نے بسلسلۂ طلاق و فسخ نکاح غیر مسلم وکیل محرر سے تحریر کرا کر اس پر بیوی کی

عدم موجودگی میں بیوی کے از خود جعلی دستخط کر کے غیر مسلم وکیل کے ذریعے غیر مسلم حاکم یا جج کی عدالت میں دائر کر دیا حالانکہ یہ درخواست ارادۂ طلاق سے دائر نہیں کی تھی بلکہ کسی خاص مصلحت کے تحت کی تھی۔ اچانک مجھے میرے ان بزرگوں نے جو اس مشورہ میں شامل تھے بتایا کہ بیرون ملک ایک درخواست بھی دے دی جائے بیوی کو طلاق ہو جاتی ہے اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ میری بیوی کو طلاق از روئے شریعت ہوئی یا نہیں؟ اور غیر مسلم جج و حاکم مسلمان خاوند و بیوی کے درمیان تنسیخ نکاح کا فیصلہ کر دیں تو انکا فیصلہ کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

ایک تو شرعاً اس مذکورہ درخواست کے دائر کرنے سے ہرگز طلاق واقع نہ ہوئی۔ دوسرا غیر مسلم جج و حاکم کا فیصلہ مسلمان خاوند بیوی کے فسخِ نکاح اور طلاق کے معاملہ میں ہرگز قابل قبول نہیں اور یہ سراسر ناجائز ہے۔ شریعت کی رو سے یہ اس فیصلہ کرنے کے مجاز ہی نہیں ہیں۔ کیونکہ کافر و غیر مسلم کو مسلمان پر ولایت حاصل نہیں

اب ملاحظہ ہوں دلائل

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا النساء: 141/4

یعنی اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر کافروں کو ہرگز کوئی اختیار نہیں دیگا۔ سورت النساء آیت نمبر ۱۴۱۔ لہٰذا ان کا فیصلہ مسلمانوں پر نافذ نہیں ہو گا۔ اور حدیث پاک میں ہے **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **اِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ بِمُشْرِكٍ** یعنی رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے (کنز العمال ص 153 ج 4 حدیث 10883)

اور فتاویٰ رضویہ میں ہے کہ ہائی کورٹ وغیرہ انگریزی کچہریاں دار القضاء شرعی نہیں اور نہ وہ حکام وقضاۃ شرع۔ تو ایسے مسائل میں ان کی طرف رجوع اگر آسان بھی ہو تو اصلاً مفید نہیں کہ ان کے فسخ کیے یہ نکاح فسخ نہ ہوگا اور عورت بدستور زوجۂ شوہر رہیگی

(فتاویٰ رضویہ ص 563 ج 11)

اور یہی فتاویٰ دار العلوم دیو بند مدلل ومکمل میں ہے دیکھئے ص 152

نیز غیر مسلم جج وحاکم کو کسی مسلمان پر جب کوئی ولایت واختیار نہیں تو اسکا فیصلہ بھی معتبر نہیں جیسا کہ بحر الرائق میں ہے

لا تصح تولية كافر على مسلم

یعنی مسلمان پر کافر کو ولایت واختیار نہیں ہوسکتا۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ طلاق وفسخ نکاح کا اختیار مسلمان قاضی کو حاصل ہے۔ غیر مسلم کو نہیں اور مسلمان قاضی اور شہادت کے اوصاف یکساں ہیں یعنی مسلمان ہونا۔ عاقل وبالغ ہونا، آزاد ہونا، عادل ہونا، مرد ہونا، اندھا بہرا گونگا نہ ہونا، متقی ہونا، صاحب علم ہونا،

دیکھئے الاحکام السلطانیہ ص60 وفتاویٰ ردالمحتار ص23 تا24 ج8 وفتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل ومکمل ص151 ج8 اور جامع الفصولین ص14 بہارشریعت ص63 ج3 وفتح القدیر ص357 ج6 وہدایہ ص131 ج3 اور تفسیر تبیان القرآن میں بحوالہ تفسیرات احمدیہ ہے کہ کافر کو مسلمانوں کا قاضی بنانا جائز نہیں ہے ص 832 ج 2 فتاویٰ رحیمیہ ص204 ج10 اور الحیلۃ الناجزہ ص33 الحاصل جب یہ اوصاف کافر میں ہیں ہی نہیں تو وہ قاضی وفیصل مسلمانوں کا کیسے ہوسکتا ہے؟

غیر مسلم جج فسخ نکاح کا فیصلہ کردے تو وہ فیصلہ شرعاً معتبر نہیں ہوتا اور اس سے نکاح فسخ نہیں ہوگا اگر کسی جگہ فیصلہ کنندہ حاکم غیر مسلم ہو تو اس کا فیصلہ بالکل غیر معتبر ہے اس کے حکم سے فسخ نکاح ہرگز نہیں ہوسکتا۔

لان الکافر لیس باھل للقضاء علی المسلم کما ھو مصرح فی جمیع کتب الفقه حتی کہ اگر روداد مقدمہ غیر مسلم مرتب کرے اور مسلمان حاکم فیصلہ کرے یا بالعکس تب بھی فیصلہ نافذ نہ ہوگا اور اگر فیصلہ کسی جماعت کے سپرد کیا جاوے جیسا کہ بعض مرتبہ ججوں کی جیوری کے سپرد ہو جاتا ہے یا بینچ میں پیش ہو جاتا ہے۔ یا چند اشخاص کی کمیٹی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ تو اس صورت میں ان سب ارکان کا مسلمان ہونا شرط ہے ۔ کوئی غیر مسلم جج اور مجسٹریٹ اور ممبر بھی اسکا رکن ہو تو شرعاً اس جماعت کا فیصلہ کسی طرح معتبر نہیں۔ ایسے فیصلہ سے تفریق وغیرہ ہرگز صحیح نہ ہوگی

فتاویٰ رحیمیہ ص204 ج10	الحیلۃ الناجزہ ص33

نتیجہ:: لہٰذا صورت مسؤلہ میں خاوند کی درخواست پر غیر مسلم جج نے جو فسخِ نکاح کا فیصلہ کیا ہے وہ معتبر نہیں

اس فیصلہ سے نکاح شرعاً فسخ نہ ہوا۔اور نکاح فسخ نہ ہوگا تو بیوی کو طلاق کیسے ہوگی؟ ہرگز نہیں ہوگی

دھوکہ دہی و جبر و اکراہ بالکتابت کی صورت میں طلاق کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی دھوکہ دیکر ایک طلاق کے بجائے تین لکھ دے یا لکھوادے اور خاوند کو وہ تحریر نہ سنائی جائے نہ پڑھوائی جائے اور بن بتائے دستخط کرالیے جائیں اور خاوند کو جب پتہ چلے کہ بجائے ایک کے انہوں نے تین لکھ دی ہیں اور وہ انکار کرے تو اس کی بیوی پر طلاق واقع نہ ہوگی۔یہی صورت جبر و اکراہ کی ہے کہ چاہو و خود خاوند کو مجبور کر کے لکھوائی جائے یا غیر سے لکھوا کر جبراً واکراہاً دستخط کرائے جائیں تو جبتک خاوند زبان سے اقراری نہ ہوگا طلاق نہیں ہوگی

دیکھئے فتاوٰی ردالمختار بیروت ص44 ج4

وفی البحر ،ان المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امراتہ فکتب لا تطلق لان الکتابۃ اقیمت مقام العبارۃ باعتبار الحاجۃ ولا حاجۃ ھنا

یعنی اکراہ سے مراد یہ ہے کہ اس کی زبان سے بلوا کر طلاق دلوائی جائے اور اگر مجبور کیا گیا کے اپنی بیوی کو طلاق لکھ پھر اس نے لکھ دیا تو طلاق نہ ہوگی کیونکہ تحریر تو ضرورت کے وقت عبارت کے قائم مقائم ہے اور یہاں کوئی ضرورت نہیں اور اسی طرح ردالمحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابت ص456 ج4 میں ہے

وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع

الطلاق مالم یقر انہ کتابہ

اور ایسے ہی ہر وہ تحریر جو نہ اس نے لکھی نہ خود کسی سے لکھوائی اس سے بھی طلاق واقع نہ ہوگی جب تک اس بات کا اقرار نہ کرے کہ یہ تحریر میری ہی ہے یا میں نے ہی برضاؤ رغبت لکھوائی ہے۔ تو ثابت ہوا کہ اس مسؤلہ صورت کی طلاق سے سائل عمران بن جاوید صاف انکاری ہے اسلئے اسکی بیوی کو طلاق نہیں ہوئی وہ خود کہتا ہے کہ میں ان تمام تحریرات سے بے خبر تھا اور میں ان سے انکاری ہوں۔ میں نے بغیر سوچ سمجھے اور پڑھے یا سنے دباؤ میں آکر دستخط کر دیئے تو اس صورت میں بقولِ عمران اس کی بیوی پر کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی وہ بدستور اس کی بیوی اور یہ اسکا خاوند ہے

ھذا ما عندی واللہ اعلم واحکم بالصواب

محمد عبد الغفور الوری مہتمم جامعہ فیاض العلوم رائیونڈ لاہور

16-5-2013

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال

بخدمت جناب علامہ مولانا محمد عبدالغفور الوری صاحب

شیخ الحدیث جامعہ مجددیہ فیاض العلوم رائے ونڈ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

حضرت عرض ہے کہ آج سے ایک ماہ قبل ایک بندہ کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں تھا اور اس نے اپنی بیوی کو اسی دوران طلاق دی۔ کیا عورت کو طلاق ہو گئی یا نہیں؟ ذہنی توازن ٹھیک نہ ہونے کے گواہوں کے نام محمد اکرم مقصود احمد، حاجی سلیمان، حاکم علی

السائل: محمد اکرم موضع رائیاں ضلع لاہور

الجواب و هو الموفق للصواب

بشرط صدق سائل وشواہد صورت مسؤلہ میں خاوند کا ذہنی توازن ٹھیک نہ ہونے کے دوران اپنی بیوی کو طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ جیسا کہ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے

كل طلاق جائز الا طلاق المعتوه المغلوب على عقله

یعنی ہر طلاق واقع ہوتی ہے سوائے اس دیوانہ کی طلاق کے جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو۔

دیکھئے ترمذی شریف بیروت ص290 وبیہقی سنن الکبریٰ جلد 7ص 389اور ابن ماجہ بیروت جلد 2ص 516نیز فتاویٰ عالمگیر جلد 1ص353 پر ہے

ولایقع طلاق الصبی وان کان یعقل والمجنون والنائم والمبرسم والمغمٰی علیہ والمدھوش وکذالک المعتوہ لایقع طلاقہ ایضاً

ترجمہ: اور طفل کی طلاق اگر چہ وہ سمجھ دار ہو اور مجنون ونائم ومبرسم ومدہوش کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے۔ اور اسی طرح معتوہ کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی ہے۔

مزید دیکھئے شرح فتح القدیر ص343 ج3 درمختار علی ہامش ردالمحتار ص 449ج4، فتاویٰ شامی بیروت جلد 4ص452 عنایہ علی الھدایہ ہاشیہ فتح القدیر جلد 3ص343 ہدایہ جلد 2ص337، بحرالرائق جلد 3ص249 فتاویٰ رضویہ جلد 19ص635، احسن الھدایہ جلد 4ص313، وعین الھدایہ جلد 2ص154، ان مذکورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ اس شخص کی بیوی کو طلاق نہ ہوگی

ھذا ماعندی واللہ اعلم واحکم بالصواب

مہتمم جامعہ فیاض العلوم رائیونڈ لاہور

محمد عبدالغفور الوری

2-12-2013

سوال

حضرت حاملہ عورت کو طلاق دی جائے تو اس پر طلاق واقع ہو گی؟ یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس حالت میں طلاق نہیں ہوتی

السائل احمد سعید الوری مدرس مرکز حضرت سلطان باہو بلیک برن یو۔ کے

الجواب و هو الموفق للصواب

عزیزم قاری احمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

صورتِ مسئولہ میں حاملہ عورت کو طلاق دی جائے تو اس پر طلاق واقع ہوتی ہے۔ اگر طلاق واقع نہیں ہوتی تو حاملہ کی عدت کا جو بیان وضعِ حمل قرآن میں آیا ہے سورۃ طلاق آیت نمبر 4 میں کہ وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ط اور حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔ یہ کیوں آیا دیکھئے

سنن بیہقی	ج 7	ص 421

میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جائز رکھا اور فرمایا بَلَغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ نیز اسی

سنن بیہقی	ج 7	ص 325

میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا

فَاَمَّا الْحَلَالُ فَاَنْ يُّطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ اَوْ يُطَلِّقَهَا حَامِلًا مُّسْتَبِيْنًا حَمْلُهَا

تو حلال کی ایک صورت یہ ہے کہ عورت کو طلاق ایسے طہر میں دی جائے

جو جماع سے خالی ہو یا پھر حاملہ کو طلاق ایسی صورت میں دی جائے جبکہ اس کا حاملہ ہونا صاف ظاہر ہو۔

سنن دار قطنی	ج 4	ص 6

میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ

اَلطَّلَاقُ لِلسُّنَّةِ اَنْ يُّطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ اَوْ عِنْدَ حَمْلٍ قَدْ تَبَيَّنَ

یعنی طلاق سنت یہ ہے کہ عورت کو ایسے طہر میں طلاق دی جائے جس میں جماع نہ کیا گیا ہو یا ایسے حمل کی حالت میں طلاق دی جائے جو ہر طرح ظاہر ہو چکا ہو۔

فتاویٰ عالمگیری	ج 1	ص 349

میں ہے **طلاق الحامل یجوز** یعنی حاملہ عورت کو طلاق دینا جائز ہے

ہدایہ	ج 2	ص 335

میں ہے کہ

وطلاق الحامل یجوز عقیب الجماع یعنی اور حاملہ عورت کو جماع کے بعد طلاق دینا جائز ہے

ملاحظہ ہوں دیگر حوالہ جات

فتاویٰ رضویہ	ج 12	ص 374 تا 375
عین الہدایہ	ج 2	ص 148
فتاویٰ مظہری	ج 1	ص 180
فتاویٰ دار العلوم دیو بند مدلل ومکمل	ج 9	ص 92
فتاویٰ رحیمیہ	ج 3	ص 148

بہر حال ثابت ہوا کہ بعض لوگوں کا خیال غلط ہے۔ اور عورت کا حاملہ ہونا مانع طلاق نہیں

ھذا ما عندی واللہ اعلم واحکم بالصواب

محمد عبدالغفور الوری مہتمم جامعہ فیاض العلوم رائیونڈ لاہور

سوال

حضرت علامہ مولانا **محمد عبد الغفور الوری صاحب** یہ فرمائیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس دنبہ کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ ذبح کیا اسکے سر سینگ وغیرہ کے وجود کا کہیں کوئی ثبوت ہے؟

السائل (پیر طریقت رہبر شریعت فخر المشائخ) **پیر علاؤ الدین صدیقی**
سجادہ نشین آستانہ عالیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر (حال برمنگھم یوکے)

الجواب و ھو الموفق للصواب

جی ہاں ثبوت ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے فدیہ میں جس مینڈھے کو ذبح کیا گیا اس کے سینگ بمع سر کے عرصہ دراز تک خانہ کعبہ میں میزاب کے ساتھ لٹکے ہوئے تھے اور ان پر بنی اسماعیل (قریش) کا قبضہ تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آغاز اسلام ہی سے مینڈھے کے سر اور سینگ کعبہ سے معلق تھے لیکن کوئی بھی ان کو کعبہ سے جدا نہ کر سکا اس کا ذکر اس حدیث میں بھی آتا کہ صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں کہ مجھے بنوں سلیم کی ایک عورت نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن طلحہ کو بلایا میں نے عثمان بن طلحہ سے پوچھا کہ تم کو رسول اللہ ﷺ نے کیوں بلوایا تھا انہوں نے کہا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں بیت اللہ میں داخل ہوا تو میں نے وہاں پر ایک مینڈھے کے دو سینگ دیکھے میں تم سے یہ کہنا بھول گیا کہ تم ان سینگوں کو ڈھانپ دو سو اب تم ان کو ڈھانپ دو کیونکہ بیت اللہ میں کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہیے جو نمازیوں کو مشغول کرے پھر جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حجاج بن یوسف ثقفی کے درمیان جنگ ہوئی اور حجاج کی آتش بازی سے خانہ کعبہ میں آگ لگ گئی تو دوسرے سامان کے ساتھ یہ سر و سینگ بھی جل کر خاکستر ہو گئے

دیکھئے

مسند امام احمد بن حنبل	ج4	ص69
تفسیر در منثور	ج5	ص284
تفسیر مواھب الرحمٰن	ج 23	ص83
حیات الحیوان	ج2	ص269
تفسیر مدارک بر حاشیہ تفسیر خازن	ج4	ص23
تفسیر قرطبی	ج8	ص 123

بہت سے علماء کی موجودگی میں اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی کی نعت کے دوران جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذکر آیا تو اس پر آپ نے یہ سوال پوچھا۔

نوٹ

یہ یاد رہے کہ ان کے یہ سوال کرنے کا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ ان کو پتہ نہیں تھا بلکہ اللہ والوں کی ہر بات میں رہنمائی کا پہلو پایا جاتا ہے اس میں بھی یہ رہنمائی ہے کہ سوال کرنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا پاس ہوتا ہے چونکہ حضور پاک کا فرمان ہے کہ علم خزانہ ہے اور سوال اس کی چابی ہے۔ سوال کرنے میں چار آدمیوں کو ثواب ملتا ہے سائل کو اور جواب دینے والے عالم کو اور سننے والوں کو اور ان سب سے محبت کرنے والوں کو اس لیے انہوں نے یہ سوال کیا جس کا جواب عرض کیا گیا ہے

ھذا ما عندی و اللہ اعلم و احکم بالصواب

محمد عبد الغفور الوری
مہتمم جامعہ فیاض العلوم
رائیونڈ لاہور

سوال

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ پیر صاجزادہ حبیب الرحمٰن صاحب زیب آستانہ عالیہ ڈھانگری شریف آزاد کشمیر (حال بریڈفورڈیو۔کے) 14 ستمبر بروز اتوار 2003ء لیڈز کی بلال مسجد جامع میں عظیم الشان جلسہ معراج النبی ﷺ منعقد ہوا جس کی صدارت حضرت صاجزادہ صاحب نے فرمائی جس میں بہت سے نامور علمائے کرام نے شرکت کی جن میں مولانا ظفر محمود فراشوی، مولانا سید شعیب شاہ صاحب، مولانا سید زاہد حسین صاحب، مولانا محمد سلیمان رضوی صاحب، مولانا نثار بیگ صاحب، اور بہت سے علمائے موجود تھے یہ جلسہ عصر سے شروع ہو کر بوقت عشاء ختم ہوا یہ بات یاد رہے کہ حضرت صاجزادہ صاحب خود عالمِ دین ہیں اور علم سے ان کو انتہائی شغف ہے جلسے کے بعد علمائے کرام (جو پیچھے مذکور ہوئے ہیں) جب دستر خوان پر کھانا تناول فرمانے کے لیے بیٹھے تو آپ نے بے ساختہ مجھ ناچیز (الوری) کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ الوری صاحب روزہ توڑنے کا کفارہ اور اسکی دلیل کیا ہے؟

الجواب و ھو الموفق للصواب

میں نے عرض کیا حضرت روزے کا کفارہ ظہار کے کفارہ کے ساتھ مرتبط ہے یہ ترتیب کے لحاظ سے کفارۂ ظہار کی طرح ہے اور دلیل اس کی وہ اعرابی والی مشہور حدیث ہے جسے امام بخاری اور امام مسلم نے صحیحین میں ذکر کیا ہے کہ حضور کی خدمت میں ایک اعرابی آیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہو گیا ہوں کیونکہ میں اپنا اور اپنی بیوی کا روزہ توڑ بیٹھا ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو ایک غلام آزاد کرو تو اس نے کہا کہ میرے پاس غلام نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا 2 مہینوں کے روزے رکھو اس نے کہا میں یہ بھی نہیں رکھ سکتا آپ ﷺ نے فرمایا تو 60 مسکینوں کو کھانا کھلاؤ عرض کیا میں یہ بھی نہیں کر سکتا اتنے میں ایک مکتل 60 سیر (تقریباً ڈیڑھ من) کا آیا آپ ﷺ نے اسے اپنے پاس بلا کر فرمایا یہ تقسیم کر دو وہ کہنے لگا مجھ سے غریب پورے مدینہ طیبہ میں کوئی غریب نہیں آپ ﷺ نے فرمایا جا اپنے بچوں کو کھلا تیرا یہی کفارہ ہے تو اصل میں یہ حدیث ہی اس روزہ کے کفارہ میں نص ہے جیسے ظہار کے کفارہ میں نص کتاب اللہ ہے اسی طرح روزہ کے کفارہ میں یہ حدیث نص ہے اس کا ثبوت کتاب اللہ سے اور اس کا ثبوت سنت رسول اللہ سے ہے تو صاحبزادہ صاحب نے فرمایا پھر

اس میں یہ حدیث ہی نص ہوئی نا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں تمام علمائے کرام یہ گفتگو ہمہ تن ادب بن کر سنتے رہے اور آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمارے الوری صاحب کو بڑے حافظے کی دولت سے نوازا ہے اور صحت کے بارے میں آپ نے بہت اچھے جملے ارشاد فرمائے ۔

نوٹ:: یہ یاد رہے کہ ان کے یہ سوال کرنے کا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ ان کو پتہ نہیں تھا بلکہ اللہ والوں کی ہر بات میں رہنمائی کا پہلو پایا جاتا ہے اس میں بھی یہ رہنمائی ہے کہ سوال کرنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا پاس ہوتا ہے چونکہ حضور پاک کا فرمان ہے کہ علم خزانہ ہے اور سوال اس کی چابی ہے۔ سوال کرنے میں چار آدمیوں کو ثواب ملتا ہے سائل کو اور جواب دینے والے عالم کو اور سننے والوں کو اور ان سے محبت کرنے والوں کو اس لیے انہوں نے یہ سوال کیا جس کا جواب عرض کیا گیا ہے

اب ملاحظہ ہوں حوالہ جات اگلے صفحہ پر

فتاوی شامی	ج 3	ص 390
فتاوی رضویہ	ج10	ص 595
فتاوی رضویہ	ج13	ص 269
فتح القدیر	ج 2	ص 264
فتاوی عالمگیری	ج 1	ص 215
ہدایہ	ج 1	ص 201
بحرالرائق	ج 3	ص 276
فتاوی دیوبند مدلل ومکمل	ج6	ص 447
فتاوی رحیمیہ	ج8	ص271

هذا ما عندی واللہ اعلم واحکم بالصواب

محمد عبدالغفور الوری
مہتمم جامعہ فیاض العلوم
رائیونڈ لاہور

سوال

حضرت شیخ الحدیث مفتی علامہ قبلہ محمد عبدالغفور الوری صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ حضرت گزارش ہے کہ کہیں کوئی ایسی حدیث اور ثبوت ہے؟ کہ جس سے یہ پتہ چلے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں اپنی دعاء میں کسی کا توسل پیش کر کے دعاء کی ہو؟

جناب اس سلسلہ میں ضرور ہماری رہنمائی فرمائی جائے عین نوازش ہوگی

السائل قاری خادم حسین امام وخطیب نگینہ مسجد جامع اولڈھم یو۔ کے

الجواب و هو الموفق للصواب

محبی ومخلصی جناب فخر القراء مولانا قاری خادم حسین صاحب زید مجدہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کے سوال کا جواب حدیث سے ہی پیش خدمت ہے دیکھئے حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ جب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم (والدۂ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا انتقال ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کے سر کے پاس بیٹھ کر فرمایا اللہ آپ پر رحم کرے ——— بے شک آپ میری ماں کے بعد میری ماں تھیں آپ خود بھوکی رہتیں اور مجھے شکم سیر کرتیں اور آپ نہ پہنتیں اور مجھے کپڑے پہنا تیں اور

آپ خود اچھے کھانے نہ کھاتیں اور مجھے کھلاتی تھیں اس سے آپ کا مقصود صرف اللہ کی رضا اور آخرت کا گھر تھا پھر حضور ﷺ نے حکم فرمایا کہ ان کو تین تین مرتبہ غسل دیا جائے پھر جب کافور کا پانی آپ کے پاس پہنچا تو نبی کریم ﷺ نے وہ پانی انڈیل کر اپنے ہاتھوں میں لیا پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی قمیص اتاری اور وہ قمیص انہیں پہنادی اور اپنی چادر کا اس کے اوپر کفن پہنایا پھر حضور ﷺ نے اسامہ بن زید اور ابوایوب انصاری اور عمر بن خطاب اور ایک حبشی غلام کو بلایا کہ وہ ان کی قبر کھودیں جب قبر کھودتے ہوئے وہ لحد تک پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے خود قبر کھودی پھر اس میں لیٹ گئے پھر فرمایا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَحَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اِغْفِرْ لِاُمِّیْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدٍ وَلَقِّنْهَا حُجَّتَهَا وَاَوْسِعْ عَلَیْهَا مَدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِیِّكَ وَالْاَنْبِیَآءِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِیْ فَاِنَّكَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا (اے اللہ) میری ماں فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور اس کو اس کی حجت (قبر میں نکیرین کے سوالات کا جواب) خوب سمجھا دے اور اس کی قبر کو وسیع کر دے اپنے نبی (محمد ﷺ) کے توسل اور ان نبیوں کے توسل سے جو

مجھ سے پہلے ہوئے ہیں بے شک تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
نتیجہ! دیکھئے یہاں واضح طور پر حدیث سے ثابت ہو گیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اپنے اور دیگر انبیاء کے توسل و وسیلہ کو پیش کر کے دعا فرمائی

مزید تفصیل کے لئے ہماری کتاب ''توسُّل'' کا مطالعہ کیجئے

ملاحظہ ہوں حوالہ جات

حلیۃ الاولیاء	ج3	ص 143
معجم کبیر	ج24	ص351
مجمع الزوائد	ج9	ص304
المعجم الاوسط	ج1	ص68
المستدرک حاکم	ج3	ص117
وفاء الوفاء شریف	ج3	ص898
الاستیعاب	ج4	ص1891

اس حدیث سے بہت سے مسائل اخذ ہو سکتے ہیں لیکن سر دست آپ کا جو سوال ہے اس کے پیش نظر اتنے پر ہی اتفاق کیا گیا ہے مزید تفصیل نہیں بیان کی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم واحکم بالصواب

محمد عبد الغفور الوری مہتمم جامعہ فیاض العلوم رائیونڈ لاہور

محترمی ومکرمی حضرت قبلہ استاذی المکرم علامہ مفتی محمد عبد الغفور الوری مدظلہ العالی!

آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ یہ چند سوالات پیشِ خدمت ہیں ان کا مُدلل جواب مرحمت فرما کر مشکور فرمائیں۔

السائل محمد وسیم الدین (پرسٹن یو۔کے)
7-Stuart Road
Preston, PR2-6AD UK.

سوال نمبر 1

معذور آدمی نماز باجماعت کرسی پر بیٹھ کر پڑھے تو اُس کا قیام، رکوع اور سجود بیٹھ کر ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب و هو الموفق للصواب

معذور آدمی کا نماز میں کرسی پر بیٹھ کر رکوع، سجود کرنا جائز ہے۔

اِذَا عَجِزَ الْمَرِیْضُ عَنِ الْقِیَامِ صَلّٰی قَاعِدًا اَیَّرْکَعُ وَ یَسْجُدُ

جب کہ حضرت عمران بن حصین کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَی الْجَنْبِ تُوْمِیُٔ اِیْمَاءً وَلِاَنَّ الطَّاعَۃَ بِحَسْبِ الطَّاقَۃِ

شرح فتح القدیر	جلد 1 ص: 457	باب صلوٰۃ المریض

ردالمحتار	جلد2	ص 564
فتاویٰ عالمگیری	جلد1	ص 136

سوال نمبر 2

وُضو کرتے وقت دوسروں کے وضو کرتے ہوئے چھینٹے کپڑوں پر پڑ جائیں تو اُن کپڑوں میں نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب و هو الموفق للصواب

وضو کرتے وقت پانی کی چھینٹے کپڑوں پر پڑ جائیں تو نماز جائز ہے۔

اَلْمَآءُ الْمُسْتَعْمَلُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ رِوَايَةٌ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ هُوَ طَاهِرٌ غَيْرُ طُهُوْرٍ

ملاحظہ ہوں حوالہ جات

ہدایہ اولین	جلد1	ص:42تا43

فتاویٰ عالمگیری جلد1 ص 22 میں ہے

اِتَّفَقَ اَصْحَابُنَا رَحِمَهُمُ اللهُ اَنَّ الْمَآءَ الْمُسْتَعْمَلَ لَيْسَ بِطُهُوْرٍ حَتّٰى

لَایَجُوْزُ التَّوُضُؤُ بِہٖ وَاخْتَلَفُوْا فِیْ طَھَارَتِہٖ قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَہُ اللّٰہُ ھُوَطَاھِرٌ وَ ھُوَ رِوَایَۃٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ عَلَیْہِ الْفَتْوٰی کَذَا فِی الْمُحِیْطِ وَ

مَجْمُوْعَۃِ الْفَتَاوٰی جلد ا ص ۱۹۸

سوال نمبر 3

پانی کی قلت کی وجہ سے وضو کرتے ہوئے اعضاء وضو پر صرف پانی کی تری پہنچنا وضو اور نماز کے جائز ہونے کے لیے کافی ہے یا پانی کا بہنا ضروری ہے؟

الجواب و ھو الموفق للصواب

محض تری کے اعضاءِ وضوء پر پہنچنے سے وضو صحیح نہیں ہوگا اور وضوء ہی صحیح نہ ہوا تو نماز بھی صحیح و جائز نہ ہوگی کیونکہ وضوء میں اعضاء وضوء سے پانی کا بہنا یعنی تقاطر ضروری ہے۔

دیکھیے

مسلم شریف بیروت	جلد 1	ص 180

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی مؤمن وضوء کرتا

ہے تو جس وقت چہرہ دھوتا ہے تو جیسے ہی چہرہ سے پانی گرتا ہے اُس کے وہ گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے اپنی آنکھوں سے کیے تھے اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو جیسے ہی ہاتھوں سے لگ کر پانی کے قطرے گرتے ہیں اُس کے وہ گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے ہاتھوں سے کیے تھے اور جب وہ اپنے پیروں کو دھوتا ہے تو جیسے ہی اس کے پیروں سے پانی گرتا ہے تو اس کے وہ گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اُس نے اپنے پیروں سے کیے تھے۔

نتیجہ ثابت ہوا کہ وضوء میں اعضاءِ وضوء سے پانی کے قطروں کا ٹپکنا اور بہنا ضروری ہے۔ فقط چُپڑنا کافی نہیں۔ اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اَسْبِغُوْا الْوُضُوْءَ یعنی وضوء صحیح اور کامل کیا کرو۔ اور وُضوء کے پانی کو اعضاءِ وضوء تک پورے اہتمام اور استیعاب کے طریقہ سے پہنچاؤ۔

دیکھیے

مسلم شریف بیروت	جلد 1	ص 179
مرقات شرح مشکوٰۃ	جلد 2	ص 15

سوال نمبر4

جس جگہ اذان کی آواز سنائی نہ دے اور مسجد بھی دور ہو تو شرعاً کون سے عذر ہیں جن کی بناء پر جماعت میں شریک نہ ہونا جائز ہے؟

الجواب و هو الموفق للصواب

مسجد کا دور ہونا اور اذان کا سنائی نہ دینا نماز باجماعت میں شریک نہ ہونے کے لیے شرعاً عذر نہیں ہو سکتے جب تک کہ انسان صحیح و تندرست ہو۔

سوال نمبر5

نماز جماعت کی صف بندی کہاں سے شروع ہوتی ہے دائیں بائیں یا درمیان سے؟

الجواب و هو الموفق للصواب

جماعت کی صف درمیان امام کے پیچھے سے شروع ہوگی پھر دائیں پھر بائیں الایمن فالایمن۔

سوال نمبر 6

ایک امام صاحب نے ہماری مسجد میں پچھلے رمضان المبارک میں لوگوں کے ساتھ میٹنگ کی جس میں انھوں نے سحری کا وقت 45 منٹ دیر سے بتایا۔ کہ جب تک سورج 18 ڈگری زمین کے نیچے نہ ہو تب تک صبح صادق شروع نہیں ہوتی نیز نماز فجر کا وقت بھی نہیں شروع ہوتا۔ تمام شہر کے لوگوں نے اس سال سحری کا وقت دیر سے کیا جب کہ کچھ مساجد میں صحیح وقت پر سحری کی اور نماز ادا کی۔ اب اتنے لوگوں کے روزوں کی قضاء کیسے لازم آئے گی یا اُن کا کفارہ کیسے ادا ہوگا؟ نیز امام صاحب مستحق کبیرہ ہوئے یا نہیں؟ آیا یہ خُدا کے ہاں جواب دہ ہوں گے؟

الجواب و هو الموفق للصواب

بشرطِ صدق سائل یہ مذکورہ مولوی جس نے لوگوں کے روزے خراب کیے کبیرہ گناہ کا مرتکب ہی کیا بلکہ گمراہ ہے۔ اور اگر دیدہ دانستہ ہٹ دھرمی سے اُس نے ایسا کیا تو اس پر کفر عائد ہوتا ہے اور لوگوں کا وبال اسی پر ہے۔

حدیث پاک میں ہے

مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاہُ

یعنی جس شخص کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔

ملاحظہ ہو

کنز العمال	جلد 10 ص 84	حدیث نمبر 29013
ابوداؤد	جلد 2 ص 527	حدیث نمبر 3657
ابن ماجہ	جلد 1 ص 54	حدیث نمبر 53

سوال نمبر 7

عورت حاملہ ہو تو اس کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت کس وقت ہے؟

الجواب و ھو الموفق للصواب

حاملہ عورت کو بھی مثل مرضعہ (دودھ پلانے والی) کے روزہ نہ رکھنے کی اجازت اسی صورت میں ہے کہ اپنے یا بچے کے ضرر کا اندیشہ غلبۂ ظن کے

ساتھ ہو نہ کہ مطلقاً۔

فتاویٰ رضویہ	جلد 10	ص597
بہار شریعت	جلد5	ص 108

سوال نمبر 8

جسم کے اعضاء کی پیوندکاری اور خون کا لینا دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اگر جان بچانے کے لیے صرف کفار کے ڈونر ملیں تو یہ جائز ہیں یا حرام؟ تفصیلاً جواب سے آگاہ کریں اور قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں مطلع فرمائیں۔

الجواب و هو الموفق للصواب

ایک انسان کا خون دوسرے انسان کے جسم میں منتقل کرنا اگرچہ شرعاً ناجائز ہے جو کہ واضح ہے مگر پھر بھی اضطراری حالت میں اس کی شریعت نے گنجائش رکھی ہے۔ کیونکہ الضرورات تبیح المحظورات مگر عام حالات میں نہیں۔

(۲) انسانی اعضاء کو کاٹ کر دوسرے انسان کے جسم میں پیوندکاری کرنا کسی

صورت میں بھی جائز نہیں ہے۔ نہ زندہ کے نہ مردہ کے کسی عضو کو قطع کر کے دوسرے انسان کے جسم میں لگا سکتے ہیں۔ اس میں زندہ اور مردہ کا کوئی فرق نہیں ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ

كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا

یعنی مردہ کی ہڈی کو توڑنا ایسے ہی ہے جیسے زندہ کی ہڈی کو توڑنا۔

دیکھیے حوالہ جات

کنزل العمال بیروت	جلد 10 صفحہ 285	حدیث نمبر 42687
مسند امام احمد بن حنبل بیروت	جلد 10 صفحہ 205	حدیث نمبر 25476
ابن ماجہ بیروت	جلد 2 صفحہ 292	حدیث نمبر 1616
ابو داؤد بیروت	جلد 2 صفحہ 421	حدیث نمبر 3207
مشکوٰۃ شریف بیروت	جلد 1 صفحہ 325	

سوال نمبر 9

سحری کے اخیر وقت سے پہلے روزہ بند کرلیا لیکن نیت نہیں کی اور پھر بھول کر پانی پی لیا اور سحری کا وقت ابھی باقی تھا روزہ ٹوٹ جائے گا؟ یا نیت کر کے روزہ رکھے؟ بیان فرمائیں اور اجر کمائیں۔

الجواب و ھو الموفق للصواب

ابھی تک جب نیت بھی نہیں کی اور وقتِ سحری بھی باقی ہے تو پانی پینے سے روزہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا بھول کر پیا یا جان بوجھ کر پیا۔

سوال نمبر 10

حضرت گزارش ہے کہ بعض لوگ کتاب تذکرہ غوثیہ کو من گھڑت قرار دیتے ہیں یہ کس بنا پر یا کن وجوہ پر کہا گیا اور آیا ایسے اکابر اولیاء کی سوانح سے بھری ہوئی کتاب پر کس قدر عدم اسناد کا جائزہ لیں یا استفادہ برقرار رکھیں۔ آپ کا اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

الجواب و هو الموفق للصواب

تذکرہ غوثیہ حضرت غوث علی پانی پتی علیہ الرحمہ کی سوانح ہے جوان کے ایک مرید نے لکھی ہے۔ اُن کے حالاتِ زندگی اوران کے سیر و سیاحت اور پیش آمدہ واقعات وحالات کو قلم بند کیا ہے تو یہ تو واضح بات ہے کہ

مَنْ صَنَّفَ قَدِ اسْتَحْدَفَ

یعنی جس نے کوئی چیز تصنیف کی وہ نشانہ بن گیا۔

تو ہرایک کی اپنی اپنی سوچ ہوتی ہے اوراس کے مطابق وہ اس تحریر کو سمجھتا اور پرکھتا ہے بہرحال اس میں اچھی اچھی باتیں بھی تو ہیں۔اہل علم کے لیے یہ ضروری ہے کہ جو بات شریعت کے مطابق ہو وہ اختیار کرے اور جو شریعت کے خلاف معلوم ہو اُسے ترک کر دے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم واحکم بالصواب

محمد عبد الغفور الوری مہتمم جامعہ فیاض العلوم رائیونڈ لاہور

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مرحوم زید کی دو عورتیں اور ایک لڑکا دولڑکیاں اور ایک بہن ہیں تو زید کی جائیداد کی تقسیم کس طرح ہوگی ۔ بینوا وتو جروا۔

السائل **مولانا نذیر احمد** سٹوک آن ٹرنٹ یو۔کے

الجواب و هو الموفق للصواب

ضروری حقوق ادا کرنے کے بعد مرحوم کے ترکہ کے کل بتیس (۳۲) حصے ہوں گے۔ ان میں سے دو دو حصے دونوں عورتوں کو اور چودہ (۱۴) حصے لڑکے کو اور سات سات حصے دونوں لڑکیوں کو ملیں گے۔

بہن محروم ہے۔

المیت مسئلہ ۳۲

زوجہ	زوجہ	ابن	بنت	بنت	اخت
۲	۲	۱۴	۷	۷	م

ھذا ما عندی و اللہ اعلم واحکم بالصواب

محمد عبد الغفور الوری غفرلہٗ
مہتمم جامعہ مجدّدیہ فیاضُ العلوم
غلہ منڈی رائے ونڈ لاہور پاکستان

بخدمت حضرت
شیخ الحدیث والتفسیر علامہ محمد عبد الغفور الوری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مہتمم جامعہ مجددیہ فیاضُ العلوم غلہ منڈی رائے ونڈ لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب عالی! مؤدبانہ گزارش ہے کہ فی زمانہ ایک نہایت اہم اور پیچیدہ مسئلہ شادی ونکاح سے متعلق ہے جس سے مختلف مندرجہ ذیل سوالات پیدا ہوتے ہیں جب کہ لوگوں کے غلط نظریات کے پیشِ نظر اس کی وضاحت بہت ضروری ہے۔مہربانی فرما کر اِن کے نمبروار مدلّل جوابات قرآن و حدیث کی روشنی میں عنایت فرما کر عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہوں

السائل (مولانا) حبیب اللہ فاروقی (خطیب اعظم ریڈنگ یو۔کے)

سوال نمبر 1

ایک شخص کا 50 یا 60 سال کی عمر میں دوسری شادی یا نکاح کرنا ازروئے قرآن وحدیث جائز ہے؟ یا ناجائز؟

الجواب و هو الموفق للصواب

جائز ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (النساء:3)

ترجمہ تو اپنی پسند کے موافق (ان کی بجائے ایک وقت میں) دو دو تین تین، چار چار عورتوں سے نکاح کرلو۔

یہ حکمِ قرآن مطلق ہے جو کسی جوان یا بوڑھے کے ساتھ مخصوص نہیں کسی عمر میں بھی شادی کرسکتا ہے 50 سال 60 سال یا 100 سال کی عمر میں بھی ہو تو شادی کر سکتا ہے جائز ہے۔ بشرطیکہ حقوقِ زوجیت ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ نیز بیک وقت چار عورتوں سے نکاح کرسکتا ہے جیسا کہ قرآن میں مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ کا حکم کا موجود ہے۔

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود شادی و نکاح کرنے کی بلا تخصیصِ عمر تاکید فرمائی جب کہ تین صحابیوں نے ازواج مطہرات سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عبادت کا معلوم کرکے عہد کیا اور ان میں سے ایک نے کہا: میں تو ہمیشہ پوری رات نماز پڑھتا رہوں گا اور دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ روزہ رکھتا رہوں گا اور روزہ نہیں چھوڑوں گا اور تیسرے نے کہا: میں ہمیشہ عورتوں سے اجتناب کروں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ تو تیسرے صحابی کی بات پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے کہ نکاح میری سنت ہے جو اس سے اعراض کرے وہ میرے طریقہ پر نہیں۔

ثابت ہوا کہ جو نکاح کی طاقت رکھتا ہو اور حقوقِ زوجیت کے ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ ترکِ نکاح ہرگز نہ کرے اور اس فضیلت سے محروم نہ ہو۔ دیکھئے حدیث میں ہے:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْبَاءَةِ وَيَنْهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ نَهْيًا شَدِيْدًا وَيَقُوْلُ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ اِنِّيْ مُكَاثِرٌ الْاَنْبِيَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکاح کرنے کا حکم دیتے اور اس سے اعراض کرنے کی شدید ممانعت فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ محبت کرنے والی اور بچوں کی ماں بننے والی عورت سے شادی کیا کرو کہ میں قیامت کے دن دیگر انبیاء علیہم السلام پر تمہاری کثرت سے فخر کروں گا۔

ملاحظہ ہو

مسند امام احمد بن حنبل	جلد 5 ص 444	حدیث 12948

سوال نمبر 2

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب ایک شادی کرلی تو پھر اور شادی کرنے کا کیا فائدہ؟

الجواب و هو الموفق للصواب

اول تو ضمناً اس سوال کا جواب پہلے سوال میں گزر چکا ہے اس کے باوجود دوسری شادی کا فائدہ دیکھئے: فرمانِ حضرت سفیان بن عینیہ رضی اللہ عنہ:

وَقَالَ سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَثْرَةُ النِّسَآءِ لَيْسَتْ مِنَ الدُّنْيَا لِاَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اَزْهَدَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهٗ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَ سَبْعَ عَشْرَةَ سَرِيَّةٍ

ترجمہ حضرت سفیان بن عینیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیویوں کی کثرت دنیا نہیں ہے کیوں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام میں سے سب سے زیادہ زاہد تھے لیکن آپ کی چار بیویاں اور سترہ (17) لونڈیاں تھیں۔ پس نکاح قدیم سنت اور انبیاء کرام کی سیرتوں میں سے ہے۔

احیاء العلوم	جلد 2	ص 21۔22

[redacted]

فَقَدْ نَكَحَ عَلِيٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَعْدَ وَفَاۃِ فَاطِمَۃَ عَلَیْھَا السَّلَامُ بِسَبْعِ لَیَالٍ

ترجمہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے وصال کے سات دن بعد نکاح کر لیا تھا۔

احیاء العلوم	جلد 2	ص 27

سوال نمبر 3

کیا زیادہ شادیاں کرنے کا ثبوت خیر القرون میں پایا جاتا ہے؟

الجواب و ھو الموفق للصواب

جی ہاں پایا جاتا ہے دیکھئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے:

وَکَانَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُکْثِرُ النِّکَاحَ وَیَقُوْلُ مَا اَتَزَوَّجُ اِلَّا لِاَجْلِ الْوَلَدِ

ترجمہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ زیادہ نکاح کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں اولاد کے حصول کے لیے نکاح کرتا ہوں۔

احیاء العلوم	جلد 2	ص 21

نیز حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ہے:

وَ تَزَوَّجَ الْمُغِیْرَۃُ ابْنُ شُعْبَۃَ بِثَمَانِیْنَ اِمْرَأَۃٍ وَ کَانَ فِی الصَّحَابَۃِ مَنْ لَّہُ الثَّلَاثُ

وَالْاَرْبَعُ وَ مَنْ کَانَ لَہُ اثْنَتَانِ لَایُحْصَیٰ

ترجمہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اسی (۸۰) عورتوں سے نکاح کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بعض کی تین اور بعض کی چار بیویاں ہوتی تھیں۔ جبکہ دو بیویوں والے تو بے شمار تھے۔

احیاء العلوم	جلد 2	ص 27

اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے متعلق آتا ہے:

اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ کَانَ مِنْکَاحًا حَتّٰی نَکَحَ زِیَادَۃً عَلٰی مِائَتَیْ اِمْرَأَۃٍ وَ کَانَ

رُبَمَا عَقَدَ عَلٰی اَرْبَعٍ فِیْ وَقْتٍ وَاحِدٍ وَ رُبَمَا طَلَّقَ اَرْبَعًا فِیْ وَقْتٍ وَاحِدٍ وَ اسْتَبْدَلَ

بِهِنَّ وَ قَدْ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لِلْحَسَنِ اَشْبَهْتَ خَلْقِیْ وَ خُلُقِیْ

ترجمہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بہت زیادہ نکاح کرنے والے تھے حتیٰ کہ انھوں نے دو سو سے زائد عورتوں سے نکاح کیا بعض اوقات آپ ایک

وقت میں چار عورتوں سے نکاح کرتے اور بعض اوقات ایک ہی وقت میں چار عورتوں کو طلاق دیتےاور ان کی جگہ دوسری عورتوں کو لے آتے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن سے فرمایا کہ آپ سیرت اور صورت میں مجھ سے مشابہ ہیں۔

احیاء العلوم	جلد2	ص27

سوال نمبر 4

کیابوڑھے آدمی کاجوان لڑکی سے شادی کرنا شریعت میں جائز ہے؟

الجواب و هو الموفق للصواب

اس کا جواب پہلے سوال میں سورۃ النساء کی آیت نمبر 3میں تفصیلاً گزر چکا ہے اس کے باوجود سُنئے حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِالْاَبْكَارِ فَاِنَّهُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا وَ اَنْتَقُ اَرْحَامًا وَ اَرْضٰى بِالْيَسِيْرِ

ترجمہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایاکنواری لڑکیوں سے شادی کروکیونکہ وہ شیریں دہن، صاف رحم، اور تھوڑے پر خوش ہو جانے والی ہوتی ہیں۔

ابن ماجہ بیروت	جلد2ص424	حدیث نمبر1861

یہی حدیث

مستدرک حاکم	کتاب النکاح	ج2ص 177
بیہقی شریف	ج 7	ص 81
مجمع الزوائد	ج4ص 337	حدیث نمبر 7345
طبرانی کبیر	ج10ص140	حدیث نمبر 10244
دار قطنی		

میں بھی موجود ہے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

تَزَوَّجُوا الْاَبْكَارَ فَاِنَّهُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا وَ اَنْتَقُ اَرْحَامًا وَ اَرْضٰى بِالْيَسِيْرِ

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کنواری لڑکیوں سے شادی کرو کیونکہ وہ شیریں دہن، صاف رحم، اور تھوڑے پر خوش ہو جانے والی ہوتی ہیں۔

مجمع الزوائد بیروت	جلد4ص 337	حدیث نمبر 7346

طبرانی کبیر	جلد 10 ص 140	حدیث نمبر 10244

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَتَزَوَّجتَ قُلتُ نَعَم قَالَ بِکرًا اَم ثَیِّبًا فَقُلتُ ثَیِّبًا

قَالَ اَفَلَا بِکرًا اتُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُکَ

ترجمہ کیا تو نے نکاح کیا ہے؟ میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کنواری یا بیوہ سے؟ میں نے کہا بیوہ سے آپ نے فرمایا تو نے کنواری سے کیوں نہ نکاح کیا؟ تو اُس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی۔

ابوداؤد بیروت	ج 2 ص 85	حدیث نمبر 2048

اور دیکھئے

حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تَزَوَّجُوا الوَدُودَ الوَلُودَ فَاِنِّی مُکَاثِرٌبِکُمُ الاُمَم

ترجمہ نکاح کرو چاہنے والی محبت کرنے والی بہت جننے والی عورت سے کیونکہ میں اپنی اُمت کو بڑھانے والا ہوں تمہاری وجہ سے۔

ابوداؤد بیروت	جلد 2 ص 86	حدیث نمبر 2050

معلوم ہوا کہ جوان عورت سے شادی افضل و بہتر ہے اب بوڑھا کرے یا جوان کوئی قید نہیں۔ بلکہ اس میں فضیلت ہے کہ جوان لڑکی سے شادی کی جائے۔اور قرآن میں بھی عام ہے کہ فانکحوا۔۔۔اس میں عمر کی کوئی قید نہیں بلکہ حکم ہے کہ نکاح کرو تم جو تمہیں پسند آئے۔

سوال نمبر 5

اگر چھوٹی یا کنواری لڑکی سے عمر رسیدہ شخص شادی کر لے تو لوگ اس کو بہت بُرا جانتے ہیں کیا ایسی صورت میں نکاح جائز ہو گا یا ناجائز؟

الجواب و ھو الموفق للصواب

نکاح جائز ہو گا اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے۔ دیکھئے

عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تَزَوَّجَھَا وَ

ھِیَ بِنْتُ سِتِّ سِنِیْنَ وَ بَنٰی بِھَا وَھِیَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِیْنَ

ترجمہ حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے اُن سے اس وقت نکاح کیا جب اُن کی عمر چھ سال تھی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس اس وقت لائی گئیں جس وقت اُن کی عمر نو سال تھی۔

صحیح بخاری بیروت	جلد 3 ص 380	حدیث نمبر 5134

نیز

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَرَاَیْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِیًا وَ فِیْہِ شَجَرَۃٌ قَدْ اُکِلَ مِنْھَا وَ وَجَدْتَ شَجَرًا لَمْ یُؤْکَلْ مِنْھَا فِیْ اَیِّھَا کُنْتَ تُرْتِعُ بَعِیْرَکَ قَالَ فِی الَّذِیْ لَمْ یُرْتَعْ مِنْھَا۔ تَعْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ لَمْ یَتَزَوَّجْ بِکْرًا غَیْرَھَا۔

ترجمہ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ وہ عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ آپ ایسی وادی میں اُتریں جہاں بہت سے درخت ہوں لیکن اُن کے پتے چرا لیئے گئے ہوں اور ایک درخت آپ ایسا بھی پائیں جس کے پتے چرائے نہ گئے ہوں تو آپ اپنے

اونٹ کو کس درخت سے چرائیں گے؟ فرمایا اُس درخت سے جس کے پتے چرائے نہیں گئے۔ حضرت صدیقہ کی مراد یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن کے سوا کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا تھا۔

صحیح بخاری بیروت	جلد 3 ص 365	حدیث نمبر 5077

تو ثابت ہوا کہ عمر رسیدہ آدمی کنواری اور چھوٹی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے اور جائز ہے جو کہ حضور پاک ﷺ کے عمل سے ثابت ہے۔

سوال نمبر 6

دوسری شادی کے لیے از روئے شرع شریف پہلی بیوی سے اجازت لینا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب و ھو الموفق للصواب

کوئی ضروری نہیں قرآن پاک نے فانکحوا۔۔۔کے تحت مطلق مردوں کو حکم فرمایا ہے اور احادیث میں بھی مردوں سے ہی خطاب ہے کہیں تزوجوا

اور کہیں تنا کحوا کے الفاظ ہیں۔کہیں علیکم بالابکار کے الفاظ ہیں۔

سوال نمبر 7

یہ جو چھوٹی عمر والی لڑکی کی شادی کو لوگ بُرا جانتے ہیں اگر والدین اپنی رضا مندی سے شادی کرنا چاہیں تو اس میں کوئی عمر کی قید شرعاً ہے یا نہیں؟

الجواب و ھو الموفق للصواب

عمر کی کوئی قید شرعاً نہیں ہے دیکھئے

قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ اَجْمَعَ الْعُلَمَآءُ اَنَّہٗ یَجُوْزُ لِلْاٰبَآءِ تَزْوِیْجُ الصِّغَارِ

مِنْ بَنَاتِھِمْ وَاِنْ کُنَّ فِی الْمَھْدِ

ترجمہ ابن بطال نے کہا کہ علماء کا اس پر اجماع ہے کہ باپ دادا کے لیے اپنی چھوٹی (عمر کی) بیٹیوں کا نکاح کرنا جائز ہے چاہو وہ پنگھوڑے میں ہوں۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد 20 ص 78۔)

نیز

وَ تَزْوِيجُ اَبِیْ بَكْرٍ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَ هِیَ بِنْتُ سِتٍّ

نَصٌّ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُتَوَاتِرِ

وَ تَزَوَّجَ قُدَامَةُ ابْنُ مَظْعُوْنٍ بِنْتَ الزُّبَيْرِ يَوْمَ وَلَدَتْ مَعَ عِلْمِ الصَّحَابَةِ رَضِیَ

اللّٰهُ عَنْهُمْ نَصٌّ فِیْ فَهْمِ الصَّحَابَةِ عَدَمَ الْخُصُوْصِيَّةِ فِیْ نِكَاحِ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

ترجمہ حضرت ابوبکر کا عائشہ رضی اللہ عنہما کا نکاح کرانا جب کہ وہ چھ سال کی بچی تھیں یہ ایسی نص ہے جو تواتر کے قریب ہے۔

اور حضرت قدامہ بن مظعون نے حضرت زبیر کی بیٹی سے اُس کی ولادت کے دن نکاح کیا صحابہ کی موجودگی میں۔

یہ نص ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے صغرِ سنی میں نکاح کو اُن کی خصوصیت نہیں سمجھتے تھے۔

ملاحظہ ہوں حوالہ جات

شرح فتح القدیر	ج3ص172	دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان
مرقات شرح مشکوٰۃ	جلد6ص206	مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان

سوال نمبر 8

لوگ کہتے ہیں کہ لڑکی 14، 15 سال کی عمر میں ازدواجی زندگی کے قابل نہیں ہو سکتی تو قرآن و حدیث کی رو سے فرمایا جائے کیا لوگوں کا یہ کہنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب و ھو الموفق للصواب

لوگوں کا یہ کہنا درست نہیں جس کا ثبوت بین ہے کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے چھ سال کی عمر میں ہوا اور آپ کی رخصتی نو سال کی عمر میں ہوئی۔

دیکھئے

عَنْ هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَبَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ

ترجمہ: حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے اس وقت نکاح کیا جب اُن کی عمر چھ سال تھی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

آپ کے پاس اس وقت لائی گئیں جس وقت اُن کی عمر نو سال تھی۔

صحیح بخاری بیروت	جلد3ص380	حدیث نمبر5134

اور فتاویٰ رضویہ ص275ج 11 پر ہے کہ لڑکی کم از کم نو برس میں اور زیادہ سے زیادہ پندرہ برس کی عمر میں بالغہ ہوتی ہے اس کے بیچ میں جب آثارِ بلوغ ظاہر ہوں بالغہ ہے ورنہ پندرہ سال پورے ہونے پر حکمِ بلوغ دے دیا جائے گا اگر چہ آثارِ بلوغ کچھ نہ ظاہر ہوں۔

نیز دیکھئے

وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ اَدْرَكْتُ جَارَةً لَّنَا جَدَّةً بِنْتَ اِحْدٰى وَ عِشْرِيْنَ سَنَةً

اور حضرت حسن بن صالح نے کہا کہ میری ایک پڑوسن 21سال کی عمر میں نانی (بن گئی) تھی۔

صحیح بخاری بیروت	جلد 2	ص177

علامہ عینی نے کہا: اس کی صورت یہ ہے کہ اُس کو نو سال کی عمر میں حیض آ گیا اور اُس کی شادی ہو گئی، دس سال کی عمر میں اُس کی بچی ہو

گئی اور وہ بھی نو سال کی عمر میں بالغہ ہو گئی اور ایک سال کے بعد اس کے ہاں بچی ہو گئی اور کوئی عورت کم سے کم 21 سال میں نانی بن سکتی ہے۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انھوں نے یمن میں 21 سال کی عمر کی ایک نانی دیکھی، وہ بھی اسی طرح نو سال کی عمر میں بالغہ ہوئی اور دس سال کی عمر میں اس کے ہاں بچی ہو گئی اور وہ بچی بھی نو سال کی عمر میں بالغہ ہوئی اور دس سال کی عمر میں وہ ماں بن گئی۔ بالغہ

عمدۃ القاری	ج 13	ص240

اسی لیے

قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ اَجْمَعَ الْعُلَمَآءُ اَنَّهٗ یَجُوْزُ لِلْاٰبَآءِ تَزْوِیْجُ الصِّغَارِ مِنْ بَنَاتِهِمْ وَاِنْ کُنَّ فِی الْمَهْدِ

ترجمہ ابن بطال نے کہا کہ علماء کا اس پر اجماع ہے کہ باپ دادا کے لیے اپنی چھوٹی (عمر کی) بیٹیوں کا نکاح کرنا جائز ہے چاہو وہ پنگھوڑے میں ہوں۔

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری	جلد20ص78

سوال نمبر 9

شریعت محمدی میں شادی شدہ مرد افضل ہے یا غیر شادی شدہ؟
صحابۂ کرام کی زندگی اس سلسلہ میں کیا رہنمائی کرتی ہے؟

الجواب و ھو الموفق للصواب

شریعت محمدی میں شادی شدہ مرد غیر شادی شدہ سے افضل ہے دیکھئے

وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمْرِيْ اِلَّا عَشَرَةَ اَيَّامٍ لَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ لِكَيْلَا اَلْقِيَ اللّٰهَ عَزَبًا۔

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اگر میری عمر سے صرف دس دن بھی باقی رہ جائیں تو میں نکاح کرلوں کیونکہ میں غیر شادی شدہ ہونے کی صورت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا۔

احیاء العلوم	جلد 2	ص 21

نیز حضرت معاذ بن جبل کا قول ہے کہ

فَقَالَ زَوِّجُوْنِیْ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ اَلْقِیَ اللّٰہَ عَزَبًا

ترجمہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں طاعون سے انتقال کر گئیں اور آپ کو بھی طاعون ہو گیا تھا آپ نے فرمایا میرا نکاح کر دو میں اللہ تعالیٰ سے مجرد ہونے کی صورت میں ملنا پسند نہیں کرتا۔

احیاء العلوم	جلد 2	ص 21

(اگر نکاح کا باعث محض شہوت کی تکمیل ہوتی تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ طاعون کی حالت میں یہ بات نہ فرماتے کہ میرا نکاح کر دو میں حالتِ تجرد میں اللہ تعالیٰ سے ملنا نہیں چاہتا۔)

اور

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قَالَ لِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ ھَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ لَا، قَالَ فَتَزَوَّجْ فَاِنَّ خَیْرَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَکْثَرُھَا نِسَآءً۔

ترجمہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کیا تو نے شادی کر لی ہے؟ میں نے کہا

نہیں۔ تو انھوں نے کہا کہ شادی کرلو (کیونکہ) اس امت کا بہتر انسان وہ ہے جس کی بیویاں زیادہ ہیں۔

صحیح بخاری بیروت	جلد3ص363	حدیث نمبر5069

اس حدیث کے تحت محقق علی الاطلاق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معرکۃ الآراء کتاب مدارج النبوۃ شریف جلد1 صفحہ 481 پر فرماتے ہیں کہ

گفت بندۂ مسکین ظاہر آنست کہ مراد تمام امت باشد وباتفاق اھل عرف ابتہاج ومباہات وتفاخر وتمادح وتفاضل میان مردان در قوت جماع امرے مقرر ست وزیادہ بریں چہ دلیل باشد کہ سید انبیاء ﷺ مباشر ایں کار بود۔

ترجمہ یعنی بندۂ مسکین (صاحبِ مدارج) کہتا ہے کہ مراد تمام امت ہے کیونکہ اس میں اتفاق ہے کہ اہل عرب، مردوں میں جماع کی قوت پر فخر ومباہات کرتے تھے اور یہ بات مسلم اور اس سے زیادہ کیا دلیل ہو گی کہ حضور سید الانبیاء ﷺ اس فعل کو شرف بخشتے تھے۔

سوال نمبر 10

دوسری شادی کے بعد پہلی بیوی کا اپنے خاوند یا پہلی اولاد کا اپنے باپ سے قطع تعلق کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب و هو الموفق للصواب

ناجائز ہے جو ایسا کرے وہ گناہِ عظیم کا مرتکب ہے۔

ملاحظہ ہوں مندرجہ بالا سوالات کے جوابات کے مزید حوالہ جات

کثرت نکاح و نساء

نمبر شمار	کتاب	جلد	صفحہ	حدیث نمبر
1	بخاری شریف بیروت	3	341	5067
2	ترمذی بیروت	2	180	1099
3	شعب الایمان	4	380	5484
4	بیہقی شریف بیروت	7	124	13450
5	سنن الکبریٰ نسائی	3	262	5316
6	سنن دارمی بیروت	2	110	2164
7	العرف الشذی شرح ترمذی	2	342	1101
8	العرف الشذی شرح ترمذی	2	343	1103
9	اسنیٰ المطالب		110	485
10	الجامع الصغیر وزیادہ		358	2427
11	کنز العمال	16	271	44403تا44479

12	سیرت الرسول ضیاء النبی	7	423	
13	شرح فتح القدیر	3	265	
14	مبسوط سرخسی	4	335	
15	مدارج النبوۃ (اصل)	1	481	
16	مدارج النبوۃ (اردو)	1	803	

وحوالہ جات باکرہ عورت سے نکاح کی فضیلت

نمبر شمار	کتاب	جلد	صفحہ	حدیث نمبر
1	بخاری بیروت	3	365	5077
2	بخاری بیروت	3	380	5134
3	بخاری بیروت	2	177	
4	مسلم بیروت	2	1087	55
5	نسائی بیروت	6	61	3219
6	ترمذی بیروت	2	180	1100
7	مسند امام احمد بن حنبل	3	360	14160
8	المعجم الاوسط	1	141	455
9	المعجم الاوسط	5	381	7677
10	کشف الخفاء	2	66	1776
11	مسند الفردوس بیروت	3	21	4039
12	بیہقی شریف بیروت	7	129	13470
13	بیہقی شریف بیروت	7	129	13471

نمبر شمار	کتاب	جلد	صفحہ	حدیث نمبر
14	بیہقی شریف بیروت	7	130	13473
15	سنن الکبریٰ نسائی	3	302	8937
16	سنن الکبریٰ نسائی	3	265	5327
17	سنن دارمی بیروت	2	122	2216
18	العرف الشذی شرح ترمذی	2	352	1123
19	مسند ابویعلیٰ الموصلی	2	264	1985
20	مسند حمیدی	2	515	1227
21	مصنف ابن ابی شیبہ	3	270	1 تا 13
22	مصنف ابن ابی شیبہ	3	271	1 تا 13
23	صحیح ابن حبان	9	136	7094
24	کنزل العمال	16	294	44547 تا
25	کنزل العمال	16	294	44569
26	عون المعبود شرح ابوداؤد	6	29	2047
27	تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی	4	233	1100
28	عمدۃ القاری	2	108	

ھذا ما عندی واللہ اعلم و احکم بالصواب و الیہ المرجع و المآب

محمد عبد الغفور الوری
مہتمم جامعہ مجدّدیہ فیّاضُ العلوم
غلہ منڈی رائے ونڈ لاہور پاکستان

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ فدوی کی شادی کچھ عرصہ پہلے نبیلہ دختر محمد شفیع کے ہمراہ ہوئی بعد میں زوجہ ام کے رشتہ داروں نے اس قدر شدید اکراہ واجبار کیا کہ مجھ سے زبردستی ایک طلاق نامہ جعلی بنا کر اُس پر دستخط اور انگوٹھا لگوالیا جب کہ میں حلفاً عرض کرتا ہوں کہ میں نے نہ تو زبان سے لفظِ طلاق بولا اور نہ ہی میری طلاق کی نیت تھی اب مجھے شرع شریف کی روشنی میں بتایا جائے کہ اس طرح طلاق ہو جاتی ہے یا کہ نہیں اور میری بیوی میرے نکاح میں ہے یا نہیں؟

السائل ملک نصیر احمد نیلا گنبد لاہور 24-9-1992

الجواب و هو الموفق للصواب

بشرطِ صدقِ سائل صورتِ مسؤلہ مذکورہ میں سائل کی بیوی کو طلاق نہیں ہوئی وہ بدستور اس کے نکاح میں ہے کیونکہ اکراہ واجبار سے طلاق تب ہوتی ہے جب کہ منہ سے بول کر طلاق دی جائے اور وہ بولنے سے قاصر نہ ہو۔

زبردستی اگر انگوٹھا لگوایا گیا یا دستخط یا تحریر طلاق کرائی گئی جیسا کہ سوال میں مذکور ہے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

فتاویٰ شامی ج2 ص432 پر ہے کہ

فلوا کرہ علیٰ ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق

یعنی اگر کسی کو اپنی بیوی کو طلاق لکھ دینے پر مجبور کیا جائے اور وہ طلاق لکھ دے تو طلاق نہیں ہوگی۔

اور فتاویٰ عالمگیری ج1 ص353 پر ہے کہ

واجمعوا علیٰ انہٗ لو اکرہ علی الاقرار بالطلاق لا ینفذ اقرارہٗ

یعنی اس پر اجماع ہے کہ اگر خاوند کو بیوی کی طلاق پر مجبور کر کے اقرار بھی کرا لیا جائے تب بھی وہ اقرار قابل قبول نہ ہوگا۔ چہ جائیکہ مجبور کر کے دستخط و انگوٹھا لگوایا جائے لہٰذا طلاق نہیں ہوئی اور سائل کی بیوی اس کے نکاح میں رہے گی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم واحکم بالصواب

محمد عبد الغفور الوری غفرلہٗ
مہتمم جامعہ مجددیہ فیاض العلوم
غلہ منڈی رائے ونڈ لاہور پاکستان

سوال

بخدمت جناب مولانا عبدالغفور الوری صاحب

مہتمم جامعہ فیاض العلوم منڈی رائے ونڈ لاہور

جناب عالی!

عرض ہے کہ ایک آدمی اپنی بیوی کو دو طلاقوں کے دو نوٹس بھیج چکا ہے جب کہ ایک طلاق کا ایک نوٹس باقی ہے اندریں حالات یا صورت اُسے رجوع کا حق حاصل ہے یا نہیں جب کہ 90 دن ابھی پورے نہیں ہوئے۔

السائل محمد انور سلیم الدین

الجواب و هو الموفق للصواب

بشرطِ صدقِ سائل صورتِ مذکورہ میں اُس آدمی کو اپنی بیوی سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے کیونکہ ابھی دو طلاقوں کا نوٹس دیا ہے جب کہ ایک طلاق کا نوٹس باقی ہے اور قرآن پاک پارہ نمبر ۲ رکوع ۱۳ میں ہے کہ

الطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ

(البقرہ:229)

یعنی طلاق (رجعی) دو بار ہے پھر (عدت میں) حُسن سلوک کے ساتھ روک لینا ہے یا (عدت پوری کرنے کے لئے) احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔

معلوم ہوا کہ دو طلاق تک رجوع کیا جا سکتا ہے لہٰذا یہ آدمی اپنی بیوی سے رجوع کر سکتا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم واحکم بالصواب

محمد عبد الغفور الوری غفرلہٗ
مہتمم جامعہ مجدّدیہ فیاضُ العلوم
غلہ منڈی رائے ونڈ لاہور پاکستان

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک خاتون فوت ہو گئی جو اپنے پیچھے ایک لڑکی اور تین بھائی ایک بہن، دو پوتے اور چار پوتیاں زندہ چھوڑ گئیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ مرحومہ کا لڑکا اس کی زندگی میں وفات پا گیا ہے لہٰذا مرحومہ کا ترکہ کس طرح تقسیم ہو گا؟ بینوا وتو جروا۔

السائل مولانا وسیم الدین (پریسٹن یو۔کے)

الجواب و هو الموفق للصواب

حقوق متقدمہ علی الارث کی ادائیگی کے بعد مرحومہ کے ترکہ کے سولہ (۱۶) حصّے ہوں گے جن میں سے لڑکی کو آٹھ حصے اور دونوں پوتوں کو دو دو حصے اور چاروں پوتیوں کو ایک ایک حصہ ملے گا۔ مرحومہ کا لڑکا نہیں جس بناء پر اس کی اولاد وارث ہوئی اگر لڑکا ہوتا تو پوتا پوتیاں محروم ہوتیں۔ بھائی بہن محروم ہیں۔ صورت مسئلہ اس طرح ہوگی

المیت مسئلہ ۱۶

بنت	ابن الابن	ابن الابن	بنت الابن	بنت الابن	بنت الابن	بنت الابن	اخ	اخت
۸	۲	۲	۱	۱	۱	۱	م	م

هذا ما عندی واللّٰہ اعلم واحکم بالصواب

محمد عبد الغفور الوری غفرلہٗ
مہتمم جامعہ مجدّدیہ فیّاضُ العلوم
غلہ منڈی رائے ونڈ لاہور پاکستان

سوال

بخدمت جناب عزت مآب جناب مولانا عبدالغفور الوری صاحب

(مہتمم جامعہ فیاض العلوم منڈی رائے ونڈ لاہور)

جناب عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ مسمی یٰسین ولد اللہ دتہ قوم آرائیں سکنہ حویلی گھٹیانوالی مشمولہ راجہ جنگ ضلع قصور نے اپنی منکوحہ بیوی مسماۃ شریفاں بی بی دختر بوٹا قوم ارائیں سکنہ نزد ناز سینما رائے ونڈ ضلع لاہور کو مؤرخہ 20-9-1999 کو طلاق ثلاثہ دے کر اپنی زوجیت سے ہمیشہ کے لئے آزاد کر دیا ہوا ہے جو کہ 20-9-99 سے دونوں میاں بیوی کا کوئی بھی تعلق واسطہ نہ رہا ہے اندریں حالات جناب سے ملتمس ہیں کہ قرآن وسنت کی روشنی میں رہنمائی فرمائی جاوے کہ طالق اور مطلقہ آگے عقد ثانی کر سکتے ہیں یا نہیں نیز طلاق واقع ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں بھی مناسب رہنمائی فرمائیں۔

عین نوازش ہوگی

نوٹ: طلاق نامہ کی کاپی لف ہے

السائل یٰسین ولد اللہ دتہ قوم ارائیں سکنہ حویلی گھٹیانوالی مشمولہ راجہ جنگ ضلع قصور

19-10-2000

الجواب و ھو الموفق للصواب

بشرطِ صدقِ سائل صورتِ مذکورہ میں یٰسین کی بیوی کو طلاق ہو چکی ہے
ب جہاں چاہے عدت گزارنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے۔
طالق اور مطلقہ دونوں مختار ہیں

ھذا ما عندی واللہ اعلم واحکم بالصواب

محمد عبد الغفور الوری غفرلہٗ مہتمم جامعہ مجدّدیہ فیّاضُ العلوم
غلہ منڈی رائے ونڈ لاہور پاکستان

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص داڑھی منڈواتا یا کترواتا ہے اور پھر وہ امامت کرتا ہے تو از روئے شرع شریف کے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں اور یہ شخص لائق امامت ہے یا نہیں؟

السائل حاجی عبدالحق موضع راجہ جنگ اسٹیشن والی مسجد ضلع قصور

الجواب و هو الموفق للصواب

صورتِ مذکورہ میں یہ امام فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ ایسے شخص کو ہرگز امام نہ بنایا جاوے کیونکہ امامت میں اس کی عظمت ہے جب کہ وہ شرعاً مستحقِ اہانت ہے اگر سہواً یا غلطی سے کسی نے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھ لی تو اُس نماز کا اعادہ کرے۔ کیونکہ یہ شخص قوم کے لئے باعث تنفیر ہے۔ حدیث شریف میں ہے

لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْھُمْ صَلٰوۃَ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَّھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ

ابوداؤد شریف	ج1	ص88
فتاویٰ شامی	ج1	ص393

ھذا ما عندی واللہ اعلم واحکم بالصواب

محمد عبدالغفور الوری غفرلہٗ
مہتمم جامعہ مجدّدیہ فیّاضُ العلوم
غلہ منڈی رائے ونڈ لاہور پاکستان

سوال

بخدمت جناب علامہ مفتی عبدالغفور الوری صاحب

(جامعہ فیاض العلوم منڈی رائے ونڈ ضلع لاہور)

مکرمی ومحترمی گزارش ہے کہ میرا شریعت محمد کے مطابق نکاح مسماۃ نسرین بی بی دختر لیاقت علی قوم بھٹی سکنہ دناں ولی یونین کونسل نمبر 74 محمد نگر تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے ساتھ مؤرخہ 12-1-24 کو بذریعہ عدالت ہوا تھا۔ مؤرخہ 12-02-04 ہمارے وارثان اور گاؤں کے چوہدریوں نے طلاق نامہ پر میرے دستخط خود کر کے میرا زبردستی انگوٹھا ثبت کروایا۔ اس پر آپ میری رہنمائی فرمائی جائے کہ طلاق ہوئی ہے یا نہیں۔ میں نے زبان سے طلاق نہ دی ہے۔

گواہ: محمد اشرف ولد محمد صادق

گواہ: نذیر احمد ولد محمد مانگا منڈی

السائل **محمد احمد ولد محمد عارف قوم مغل** سکنہ دناں والی ڈاکخانہ چک گنڈا سنگھ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ

بشرطِ صدقِ سائل صورتِ مذکورہ فی السوال سے طلاق واقع نہیں ہوتی کیونکہ دستخط بھی جعلی اور انگوٹھا بھی زبردستی لگوایا جبکہ زبان سے اقرار یا طلاق کا لفظ نہیں کہا اس لیے سائل کی زوجہ کو طلاق واقع نہیں ہوئی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآل

محمد عبدالغفور الوری غفرلہٗ مہتمم جامعہ مجدّدیہ فیّاضُ العلوم
غلہ منڈی رائے ونڈ لاہور پاکستان

سوال

بخدمت جناب حضرت علامہ مفتی عبدالغفور الوری صاحب

(مہتمم جامعہ فیاض العلوم منڈی رائے ونڈ ضلع لاہور)

جناب عالی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کے بعد عرض ہے کہ ہمارے گاؤں میں ایک مولوی شادی شدہ تھا وہ اپنی سالی کو نکال کر لے گیا اور اپنی بیوی کو چھوڑ گیا۔ اب دوبارہ اُس نے وہی

بیوی گھر میں رکھی ہے اب پھر وہ ہماری مسجد میں امامت کرا رہا ہے کیا اُس کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟ بینوا وتو جروا

السائل حافظ شفیق احمد ولد مولانا نور احمد

الجواب و هو الموفق للصواب

بشرطِ صدقِ سائل صورتِ مذکورہ فی السوال میں مولوی مذکور کا سالی کو نکال کر لے جانا بجائے خود اگر چہ فعل شنیع و قبیح اور ممنوع و حرام ہے مگر اس سے اُس کی بیوی کا نکاح فسخ نہیں ہوا۔ وہ بدستور اِس کے نکاح میں ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے کر نہ چھوڑ گیا ہو۔

سوال مذکور میں مولوی کی امامت کے جائز و نا جائز ہونے کا مدار اُس کا بیوی کو گھر میں رکھنا ہے۔

سوال چونکہ خاصا مبہم ہے جس کے ابہام کو دور کرنا ضروری ہے تا کہ جواب آسانی سے سمجھ میں آجائے۔

پہلا ابہام تو یہ ہے کہ سوال میں ہے [اپنی سالی کو نکال کر لے گیا] دوسرا ابہام

سوال میں یہ ہے کہ [اپنی بیوی کو چھوڑ گیا]

پہلی عبارت کی تین صورتیں ہیں (۱) محض نکال کر ہی لے گیا اور کچھ نہ کیا۔ (۲) اس سے زنا کرتا رہا۔ (۳) یا اُس سے نکاح کیا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا چھوڑ جانے سے مراد طلاق دے جانا ہے ۔(۲) یا فقط گھر میں تنہا چھوڑ جانا مراد ہے۔ اور یہ بات سوال کے اس فقرہ سے نکلتی ہے کہ [اب دوبارہ اس نے وہی بیوی گھر میں رکھی ہے] اگر طلاق کے بعد بلا حلالہ رکھی تو یہ قطعاً حرام ہے اور نصِ قطعی کے خلاف ہے۔

قرآن میں واضح ارشاد ہے (البقرہ:230)

فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰى تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهٗ ؕ

ترجمہ: پھر اگر اُسے (تیسری) طلاق دے دی تو وہ (عورت) اُس (تیسری طلاق) کے بعد اُس کے لئے حلال نہیں یہاں تک کہ وہ (عورت) اُس کے علاوہ کسی اور مرد سے نکاح کر لے۔

اور اگر ویسے ہی گھر میں چھوڑ کر چلا گیا اور پھر واپس آ گیا تو اب اس بیوی کو گھر میں رکھنے میں کوئی قباحت نہیں۔ جیسا کہ

درمختار برحاشیہ ردالمحتار ج2 ص288 پر ہے

وفی الخلاصۃ وطئ اخت امرأتہ لاتحرم علیہ امرأتہ

ترجمہ: اور خلاصہ میں یہ ہے کہ جماع اپنی زوجہ کی بہن کا اس کی زوجہ کو اس پر حرام نہیں کرتا۔

اور فتاویٰ شامی ج2 ص288 سطر 22 میں ہے

لاتحرم حرمۃ مؤبدۃ والافتحرم الیٰ انقضاء عدۃ الموطوأۃ لوبشبھۃ

عین الہدایہ ج2 ص14 تا ص15 اور ہدایہ شریف ج2 ص288 میں ہے

مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ لَایَجْمَعَنَّ مَآءَہٗ فِیْ رِحِمِ اُخْتَیْنِ

یعنی جس کا اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان ہے تو وہ اپنا پانی دو بہنوں کے رحم میں ہرگز جمع نہ کرے۔

بحرالرائق ج3 ص 94 سطر 22 تا23 پر ہے

لووطئ اخت امرأتہ بشبھۃ حیث تحرم امرأتہ مالم تنقض عدۃ ذات الشبھۃ

فتاویٰ رضویہ ج11 ص370 پر ہے کہ

سالی اگرچہ خاص نسبتی حقیقی ہواس سے معاذ اللہ زنا اگرچہ بار ہا ہو عورت کو اصلاً حرام نہیں کرتا۔

ہاں اگر سالی سے شبہ اور دھوکے میں وطی واقع ہو جائے تو جب تک سالی اس وطی بالشبہ کی عدت سے نہ نکلے مرد اپنی منکوحہ کو ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ یہ حرمت اُتنے ہی دنوں کے لئے ہوگی بعد اختتام عدت عورت بدستور حلال ہو جائے گی۔

لاتحرم حرمة مؤبدة یعنی ہمیشہ حرام نہیں رہے گی۔

غایۃ الاوطار ج 2 ص 17 سطر 11۔ العطایا النبویہ فی الفتاوٰی الرضویہ کتاب النکاح حصہ دوم ج 2 ص 206 سطر 12

سالی سے نکاح یا زنا کرنے سے زوجہ مطلقہ نہیں ہوتی نہ سالی سے زنا کے سبب زوجہ سے جماع حرام ہو۔ جیسا کہ درمختار میں ہے

فی الخلاصة وطی اخت امرأته لاتحرم علیه امرأته

نہ سالی کے ساتھ فقط نکاح کرنے سے جماع زوجہ ممنوع ہو۔ جب تک سالی سے جماع واقع نہ ہو ہاں اگر بعد نکاح سالی سے جماع کر لیا تو اب

زوجہ سے بھی جماع حرام ہو گیا یہاں تک کہ سالی کو چھوڑ دے اور اس کی عدت گزر جائے اس وقت زوجہ سے جماع جائز ہوگا۔اور یہ امام اپنے کردہ گناہ سے تائب ہو پھر امامت کے لائق ہوگا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآل

محمد عبد الغفور الوری غفرلہٗ
مہتمم جامعہ مجدّدیہ فیاّضُ العلوم
غلہ منڈی رائے ونڈ لاہور پاکستان

سوال

جناب محترم مفتی صاحب مدظلہٗ (جامعہ مجددیہ فیاض العلوم)

السلام علیکم

کیا ارشاد فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین کہ

(۱) اگر تراویح کی کچھ رکعتیں چھوٹ جائیں تو بعد میں علیحدہ پڑھ سکتے ہیں؟

(۲) اگر فرض امام کے پیچھے نہ ادا کئے بعد میں شامل ہوا تو وتر امام کے ساتھ ہو

جائیں گے یا الگ ہی پڑھنا ہوں گے؟

(۳) اگر امام کی طبیعت ناساز ہو یا کسی چوٹ کے سبب کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھا سکے تو بیٹھ کر امامت کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ جزاکم اللہ خیرا

والسلام

السائل محمد آصف اقبال قادری اشرفی

۹۔محرم الحرام ۱۴۳۱ھ

الجواب و هو الموفق للصواب

(۱) پڑھ سکتے ہیں

(۲) وترامام کے ساتھ ہو جائیں گے علیحدہ اور الگ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

(۳) اِس صورت میں امامت کی جاسکتی ہے۔ دیکھئے

درمختار علی ہامش ردالمحتار بیروت ج 2 ص 336 اور بخاری شریف بیروت ج 1 ص 167 حدیث نمبر 687 تا 689 پر ہے

و قائم بقاعد یرکع و یسجد لِاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى اٰخِرَ صَلَاتِهٖ قَاعِدًا وَّهُمْ قِيَامٌ ۔۔۔ الخ

پس اگر امام معذور ہے کہ کھڑا نہیں ہوسکتا تو اس کو بیٹھ کر نماز پڑھانا درست ہے

اس کے پیچھے کھڑے ہونے والوں کی نماز درست وصحیح ہے۔

هذا ما عندی واللہ اعلم واحکم بالصواب

محمد عبدالغفور الوری غفرلہٗ مہتمم جامعہ مجدّدیہ فیّاضُ العلوم
غلہ منڈی رائے ونڈ لاہور پاکستان

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مرحوم کے ورثاء میں ایک بیوی اور ایک لڑکی اور ایک بھائی ہیں تو میراث کس طرح تقسیم ہوگی؟ بینوا وتو جروا

السائل رحمت علی ممبر (حویلی پڑھانہ والی ضلع قصور)

الجواب و هو الموفق للصواب

شرعی حقوق ادا کرنے کے بعد مال کے آٹھ (۸) حصے ہوں گے ایک حصہ بیوی کو اور چار حصے لڑکی کو اور بقیہ تین حصے بھائی کو ملیں گے۔

مسئلہ ۸ المیت

زوجہ	بنت	اخ
۱	۴	۳

هذا ما عندی واللہ اعلم واحکم بالصواب

محمد عبدالغفور الوری غفرلہٗ مہتمم جامعہ مجدّدیہ فیّاضُ العلوم
غلہ منڈی رائے ونڈ لاہور پاکستان

سوال

حضرت مفتی صاحب رائے ونڈ کی تبلیغی جماعت کے بارے میں ہمیں بتایا جائے کہ اس کا مشن کیا ہے کبھی جنگ اور دیگر مصیبت میں مسلمانوں کیلئے دعا مانگتے نہیں دیکھا گیا؟ اور ان کی دعا میں ہم نے کبھی نہیں سنا کہ حضور ﷺ کے وسیلہ سے دعا کی ہو؟ تو اس جماعت کی حقیقت کیا ہے؟

السائل مولانا حبیب اللہ فاروقی (خطیب اعظم ریڈنگ یو۔کے)

الجواب و هو الموفق للصواب

اس سوال کے مندرجات کے جواب کے لئے اگر تفصیلاً جاننا اور سمجھنا ہو تو ہماری کتاب **تبلیغی جماعت کا صحیح رُخ** کا مطالعہ کیجئے۔ تبلیغی جماعت کو سمجھنے کے لئے اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں

محمد عبد الغفور الوری غفرلہٗ
مہتمم جامعہ مجدّدیہ فیّاض العلوم
غلہ منڈی رائے ونڈ لاہور پاکستان

سوال

بعد ادائے آداب وتسلیم عرض یہ ہے کہ میرے پاس تھوڑی زمین ہے اور میری اولاد موجود ہے اور اب چونکہ میں کمزور ہو چکا ہوں اور ظاہری اسباب کوئی نہیں ہیں۔اور مقروض بھی ہوں اوراس کی ادائیگی کی صورت سوائے زمین فروخت کرنے کے کوئی نہیں ہے تو دریافت امر یہ ہے کہ کیا میری اولاد میرے ہوتے ہوئے زمین کا حق دار بن سکتی ہے؟ اولاد کا کوئی حق ضائع تونہیں ہوگا؟ بینواوتوجروا

السائل مولانا محمد انور

الجواب و ہو الموفق للصواب

اپنے مال کے آپ خود مالک ومختار ہیں جو چاہو کر سکتے ہو۔اولاد مانع نہیں ہوسکتی ہے۔لیکن وارثوں کو بلاوجہ محروم کرنے ، یا نقصان پہنچانے کی غرض سے فروخت کرنے اور خیرات کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ

عَنْ سَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا (اَشْفَیْتُ عَلَی الْمَوْتِ) فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَعُوْدُنِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ لِیْ مَالًا کَثِیْرًا وَلَیْسَ یَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَتِیْ فَاُوْصِیْ بِمَالِیْ کُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَیْ مَالِیْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِیَاءَ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً یَّتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ۔۔۔ الخ

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیادت کے لئے تشریف لائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرے پاس بہت مال ہے اور بیٹی کے سوا کوئی وارث نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنے سب مال کی اللہ کے راستے میں صرف کرنے کی وصیت کروں؟ فرمایا نہیں! میں نے عرض کیا نصف مال کی؟ فرمایا نہیں! تب میں نے کہا تہائی مال کی؟ تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تہائی مال کی کر سکتے ہو اور یہ بھی زیادہ ہے تمہارا

اپنے ورثاء کو آسودہ چھوڑ نا اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو محتاج چھوڑ جاؤ اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۲۶۵)

البتہ قرض سے سبکدوش ہونے کے لئے جتنا مال فروخت کرنے کی ضرورت ہے بلا تأمل فروخت کر سکتے ہو۔ اس کے لئے نہ اولاد مانع ہوسکتی ہے اور نہ شریعت۔ فقط

ھذا ما عندی واللہ اعلم واحکم بالصواب

محمد عبد الغفور الوری غفرلہٗ
مہتمم جامعہ مجدّدیہ فیّاضُ العلوم
غلہ منڈی رائے ونڈ لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال

جناب حضرت علامہ مفتی محمد عبد الغفور الوری صاحب اس ایک اہم مسئلہ کے بارے میں مدلل وضاحت فرمائیں کہ

تین طلاقیں اگر یکدم دے دی جائیں تو وہ تین ہی ہوں گی یا ایک ہوگی؟ جبکہ ایک طبقہ کے لوگ یکدم دی گئیں تین طلاقوں کو ایک شمار کرتے ہیں اور اس پر فتویٰ دے کر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ کیا یکدم تین طلاق دینے کو تین ہی شمار کرنے کا کسی حدیث میں ثبوت ہے؟ بینوا بالکتاب وتوجروا یوم الحساب

السائل ناچیز آصف کمال (پریسٹن یو۔کے)

الجواب و هو الموفق للصواب

حضرت سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو عائشہ بنت خلیفہ خشعمیہ جو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں انھوں نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کو امیر المؤمنین بننا مبارک ہو تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا تم امیر المؤمنین

(یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی شہادت پر مجھے مبارک باد دے رہی ہو تم چلی جاؤ تمہیں طلاق ہے۔ اُس عورت نے (روتے ہوئے) اپنا کپڑا منہ پر رکھا اور بولی اے اللہ! میرا مقصد تو صرف بھلا ہی تھا (یعنی میرا یہ ارادہ نہیں تھا) بعد میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے متاع کے طور پر اُس خاتون کو دس ہزار (درہم یا دینار) اور مہر کا بقیہ حصہ بھجوائے۔ جب یہ چیزیں اُس کے سامنے رکھی گئیں تو وہ رو پڑی اور بولی: جدا ہونے والے محبوب کے مقابلے میں یہ سب کچھ بہت تھوڑا ہے۔ جب قاصد نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا تو آپ رو پڑے اور آپ نے فرمایا

لَوْلَا اَنِّیْ اَثْبَتُّ الطَّلَاقَ لَهَا لَرَاجَعْتُهَا وَلٰكِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ ثَلَاثًا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيْقَةً اَوْ عِنْدَ رَأْسِ كُلِّ شَهْرٍ اَوْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا جَمِيْعًا لَمْ تَحِلَّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ

اگر میں نے طلاق کو اُس عورت کے لئے ثابت نہ کیا ہوتا تو میں اُس سے

رجوع کر لیتا لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے یوں کہ ہر طہر میں ایک طلاق دے یا ہر مہینے میں ایک طلاق دے یا تین طلاقیں ایک ساتھ دے دے تو وہ عورت اُس شخص کے لئے اُس وقت تک حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے شخص سے شادی کر کے (مطلقہ یا بیوہ) نہ ہو جائے۔

نیز ملاحظہ ہو

طبرانی کبیر، بیروت	ج ۳، ص ۹۱	حدیث نمبر ۲۷۵۷
مجمع الزوائد	ج ۴، ص ۳۴۳	حدیث نمبر ۷۷۸۸
نسائی شریف، بیروت	ص ۵۷۵	حدیث نمبر ۳۴۰۱
سنن الکبریٰ بیہقی	ج ۷، ص ۳۳۴	
مسلم شریف	ج ۱ ص ۴۷۸	

علامہ نووی فرماتے ہیں کہ

مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهٖ اَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا فَقَالَ الشَّافِعِیُّ وَّ مَالِکٌ وَّ اَبُوْحَنِیْفَةَ وَ اَحْمَدُ وَ جَمَاهِیْرُ الْعُلَمَآءُ مِنَ السَّلْفِ وَ الْخَلْفِ یَقَعُ الثَّلَاثُ وَ هٰکَذَا فِیْ عُمْدَةِ الْقَارِیْ۔ وَ قَدْ رَوٰی عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ مِنْ

غَيْرِ طَرِيْقٍ اَنَّهٗ اَفْتٰى بِلزُوْمِ الثَّلَاثِ لِمَنْ اَوْقَعَهَا مُجْتَمِعَةً (فتح الباری)

جس نے اپنی عورت کو کہہ دیا کہ تجھے تین طلاقیں ہیں تو امام شافعی، امام مالک، امام ابوحنیفہ، امام احمد بن حنبل اور تمام اسلاف و اخلاف علماء نے فرمایا کہ تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ اسی طرح عمدۃ القاری میں ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کئی طریقوں سے تین طلاقوں کے لازم ہو جانے کا فتوٰی دیا ہے جب کہ تین طلاقیں اکٹھی دی جائیں۔

هذا ما عندی و اللہ اعلم و احکم بالصواب

محمد عبد الغفور الوری غفرلہٗ
مہتمم جامعہ مجددیہ فیّاض العلوم
غلہ منڈی رائے ونڈ لاہور پاکستان

سوال

جناب حضرت علامہ مفتی محمد عبد الغفور الوری صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
جناب اس ایک اہم پیچیدہ مسئلہ کے بارے میں مدلل وضاحت فرمائیں کہ اگر تین طلاقیں بیک وقت دی جائیں خواہ ایک لفظ سے کہے کہ میں نے تجھے تین طلاقیں دیں یا مختلف الفاظ سے پھر فتوٰی لے آئے کہ یکدم دی گئی تین

طلاقیں تین شمار نہیں ہوں گی بلکہ ایک ہی شمار ہوگی اور وہ شخص اس فتویٰ کی بناء پر بدستور اُسی طریقے سے اپنی مطلقہ عورت کو بلا حلالہ کے بیوی بنا کر اپنے گھر میں رکھے اور بچے بھی پیدا ہوتے رہیں تو اُس کا یہ فعل جائز ہوگا یا ناجائز؟ اور اولاد حلال کی ہوگی یا حرام کی؟

السائل ناچیز آصف کمال (پریسٹن یو۔کے)

الجواب و هو الموفق للصواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

محترم جناب آصف اقبال صاحب یک دم دی گئی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوں گی ایک نہیں۔ کیونکہ تین کا عدد ایک نہیں بنتا اور ایک کا تین نہیں بنتا، تین، تین ہے اور ایک، ایک ہے۔ تین کو ایک کہنا سراسر جہالت ہے۔ اور تین کو ایک قرار دے کر فتویٰ دینا یہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے اور قرآن کا واضح ارشاد ہے کہ

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ

سورۃ البقرہ آیت نمبر 229

یہ طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا اچھے طریقے کے ساتھ چھوڑ دینا ہے

جب یہ قرآن پاک میں موجود ہے کہ طلاق دو تک دے کر روک سکتا ہے اور رجوع کر سکتا ہے لیکن اگر تین طلاقیں دے دیں تو پھر کیسے روک سکتا ہے ۔کیونکہ قرآن کا حکم ہے کہ

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ

سورۃ البقرہ آیت نمبر 230

پھر اگر اُسے (تیسری) طلاق دے دی تو وہ (عورت) اُس (تیسری طلاق) کے بعد اُس کے لئے حلال نہیں یہاں تک کہ وہ (عورت) اس کے علاوہ کسی اور مرد سے نکاح کر لے۔

لہٰذا تین طلاقوں کو ایک شمار کر کے دیا ہوا فتویٰ تو قرآن کی رو سے غلط ہے بلکہ یہ محض ایک نفسانی خواہشات ہیں جن کے مطابق قرآن و حدیث سے روگردانی کی جاتی ہے۔اور یہ علاماتِ قیامت میں سے ایک علامت ہے کہ گناہوں کی پیداوار بکثرت پائی جائے گی بالخصوص آج کے پُرفتن دور میں یہ ایسا فتنہ ہے کہ شاید ہی کوئی بستی یا برادری اس سے محفوظ ہو۔اس چیز کو بُرا

جاننے والوں کا بھی کوئی عزیز اپنی منکوحہ کو تین طلاقیں دے بیٹھتا ہے تو پھر قرآن وحدیث وجمہور اھل اسلام اور ائمہٗ اربعہ کے فتاوٰی میں گنجائش نہ ملنے پر دین میں سب سے بڑا جھوٹ بولنے والے گروہ کے پاس پہنچ جاتے ہیں وہ ایسے شخص کو دیکھ کر پھولے نہیں سماتے کہ ہماری جماعت میں ایک خاندان کا مزید اضافہ ہو گیا ہے۔اور اُس طلاق دہندہ کو خوش خبری سنا دیتے ہیں کہ تم طلاق ثلاثہ دینے کے باوجود اُسے گھر کی زینت بنائے رکھو۔العیاذ باللہ۔

دیکھئے حدیث پاک میں علاماتِ قیامت میں حدیث تو طویل ہے مگر میں مختصر عرض کرتا ہوں طبرانی شریف بیروت جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۸ تا ۲۳۰ حدیث نمبر ۱۰۵۵۶

حضرت عتی سعدی کہتے ہیں کہ میں طلبِ علم کے لئے نکلا یہاں تک کہ کوفہ پہنچا۔اہل کوفہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جلوہ افروز تھے۔ میں نے اُن کے بارے میں پوچھا تو میری اُن کی طرف رہنمائی کی گئی۔وہ کوفہ کی سب سے بڑی مسجد میں تھے، میں حاضر ہوا اور کہا اے ابو عبدالرحمٰن (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) میں آپ کی

طرف سفر کرتے ہوئے آیا ہوں تا کہ آپ سے علم حاصل کروں۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بعد ہمیں اس علم سے نفع دے۔ آپ نے فرمایا کون شخص ہے؟ میں نے عرض کیا اہل بصرہ سے ایک آدمی ہوں۔ آپ نے کہا کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو؟ عرض کی بنو سعد سے۔ آپ نے فرمایا اے سعدی! میں تمہارے بارے میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں جس کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جس وقت آپ کے پاس ایک آدمی آیا اُس نے عرض یا رسول اللہ ﷺ کیا میں آپ کو ایسی قوم کے بارے میں نہ بتاؤں جن کے پاس مال کثیر ہے اور اُن کی شان وشوکت بہت زیادہ ہے آپ کو اُن سے (جب اُن پر حملہ کریں گے) زیادہ مال (غنیمت) حاصل ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی ریگستان والوں سے بنو سعد ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا رُک جاؤ یقیناً بنو سعد اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم حصہ رکھتے ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا سعدی سوال کرو! انھوں نے عرض کیا: اے ابو عبدالرحمٰن! کیا قیامت کی کوئی ایسی نشانی ہے؟ جس سے قیامت کی پہچان ہوسکے۔!

آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا اے سعدی! آپ نے مجھ سے وہی سوال کیا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا قیامت کی کوئی ایسی نشانی ہے جس سے قیامت کی پہچان ہو سکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اے ابن مسعود! قیامت کی نشانیاں اور علامات ہیں۔

۱۔ اولاد (والدین پر) غضب ناک ہوگی۔ بارش نباتات کو ختم کرنے والی ہوگی اور شریر دندانتے پھریں گے۔

۲۔ خیانت کرنے والے کو امین بنایا جائے گا اور امین کو خائن قرار دیا جائے گا۔

۳۔ دور والوں سے ناطہ جوڑا جائے گا اور قریب رشتہ داروں سے تعلق ختم کیا جائے گا۔

۴۔ ہر قبیلہ کے منافق لوگ اُس کے سردار بن جائیں گے اور بازار کے فاجر بازار کے سربراہ بن جائیں گے۔

۵۔ محرابوں کو سجایا جائے گا اور دلوں کی دنیا خراب ہوگی۔

۶۔ مؤمن کو قبیلہ میں بھیڑ بکریوں سے زیادہ ذلیل سمجھا جائے گا۔

۷۔ مرد، مردوں سے اور عورت، عورتوں سے اکتفاء کریں گی۔

۸۔ بچے بادشاہ بن جائیں گے اور عورتیں حکومت کریں گی۔

۹۔ دنیا کی ویران جگہوں کو آباد اور آباد جگہوں کو ویران کرنا بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

۱۰۔ گانے باجے کے آلات ڈھول وغیرہ عام ہوں گے، شرابیں پی جائیں گی۔

۱۱۔ قیامت کی نشانیوں میں سے اصل مدعا بالفاظ حدیث میں ملاحظہ فرمایئے۔

یَا بْنَ مَسْعُوْدٍ اِنَّ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ وَ اَشْرَاطِهَا اَنْ یَّکْثُرَ اَوْلَادُ الزِّنَا

قُلْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ هُمْ مُسْلِمُوْنَ ؟قَالَ نَعَمْ۔ قُلْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

وَالْقُرْاٰنُ بَیْنَ ظَهْرَانَیْهِمْ ؟قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ اَنّٰی ذٰلِكَ؟

قَالَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُّطَلِّقُ الرَّجُلُ الْمَرْاَۃَ ثُمَّ یَجْحَدُ طَلَاقَهَا فَیُقِیْمُ

عَلٰی فَرْجِهَا فَهُمَا زَانِیَانِ مَا اَقَامَا

یعنی زنا کی اولاد بکثرت ہوگی عرض کیا اے ابو عبدالرحمٰن وہ مسلمان ہوں گے؟ فرمایا ہاں! قرآن مجید اُن کے پاس ہوگا؟ فرمایا ہاں! عرض کیا یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا آدمی اپنی بیوی کو پکی پکی طلاق دے دے گا وہ طلاق کے باوجود اُس کے پاس ٹھہری رہے گی وہ جب تک

اس طرح ٹھہرے رہیں گے زنا کرنے والے ہوں گے۔

نتیجہ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب پکی پکی (تین طلاق) ہوگئی اور اُس نے پھر بھی اُس عورت کو اپنے گھر میں رکھ لیا تو اُس کی اولاد زنا کی ہوگی اور یہ دونوں زانی ہوں گے۔

مزید حوالے ملاحظہ ہوں

مجمع الزوائد بیروت	ج ۷ ص ۴۴۲	حدیث نمبر ۱۲۴۳۴
کنز العمال بیروت	ج ۱۴ ص ۱۰۱	حدیث نمبر ۳۸۴۹۳
خصائص کبریٰ مصری	ج ۳ ص ۵۲	

ھذا ما عندی واللہ اعلم واحکم بالصواب

محمد عبد الغفور الوری غفرلہٗ
مہتمم جامعہ مجدّدیہ فیّاضُ العلوم
غلہ منڈی رائے ونڈ لاہور پاکستان

سوال

حضرت والد گرامی اَدَامَ اللہُ ظِلَّکُمْ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

(۱) حضرت عرض ہے کہ یہاں برطانیہ میں ایک کرم فرما بہت بڑے عالم دین نے مجھ سے کہا ہے کہ حضرت قبلہ الوری صاحب سے پوچھ کر بتانا کہ یہ فرض، واجب، سنت، مستحب اور حرام، مکروہ تحریمی و تنزیہی وغیرہ احکام کس دلیل سے ثابت ہیں۔

(۲) میرے محترم علامہ برکات احمد چشتی صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ حضرت قبلہ مفتی الوری صاحب سے یہ پوچھنا کہ یہ حدیث کس کتاب میں اور کس طرح ہے کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور وہ اُس کا نام میری محبت میں میرے نام پر رکھے تو وہ بھی اور اس کا بیٹا بھی جنت میں داخل ہوں گے۔

السائل احمد سعید الوری غفرلہ

الجواب و هو الموفق للصواب

عزیزم قاری احمد سعید سلمہ اللہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ

گزارش ہے کہ جو چیزیں آپ نے لکھی ہیں فرض واجب وغیرہ کہ یہ کن دلائل سے

ثابت ہوتے ہیں تو ملاحظہ ہو:

بَعْضُ النَّاسِ فِیْ دَفْعِ الْوَسْوَاسِ بحوالہ فتاویٰ مظہری جلد ۲ صفحہ ۴۱۵

کہ اَلْاَدِلَّۃُ اَرْبَعَۃُ اَنْوَاعٍ اَوَّلُہَا قَطْعِیُّ الثُّبُوْتِ وَالدَّلَالَۃِ کَالنُّصُوْصِ الْمُتَوَاتِرَۃِ الْمُحْکَمَۃِ وَ ثَانِیْہَا قَطْعِیُّ الثُّبُوْتِ وَ ظَنِّیُّ الدَّلَالَۃِ کَالْاٰیَاتِ الْمُؤَوَّلَۃِ وَ ثَالِثُہَا ظَنِّیُّ الثُّبُوْتِ وَقَطْعِیُّ الدَّلَالَۃِ کَالْاَخْبَارِ الَّتِیْ مَفْہُوْمُہَا قَطْعِیٌّ وَ رَابِعُہَا ظَنِّیُّ الثُّبُوْتِ وَالدَّلَالَۃِ کَالْاَخْبَارِ الَّتِیْ مَفْہُوْمُہَا ظَنِّیٌّ فَبِالْاَوَّلِ یَثْبُتُ الْفَرْضُ وَالْحَرَامُ وَ بِالثَّانِیْ وَالثَّالِثِ یَثْبُتُ الْوُجُوْبُ وَ کَرَاہَۃُ التَّحْرِیْمِ وَ بِالرَّابِعِ یَثْبُتُ السُّنَّۃُ وَ الْاِسْتِحْبَابُ وَ کَرَاہَۃُ التَّنْزِیْہِیِّ لِیَکُوْنَ ثُبُوْتُ الْحُکْمِ بِقَدْرِ دَلِیْلِہٖ ۔۔۔ انتہیٰ

دلیل کی چار قسمیں ہیں

اول — وہ دلیل جس کا ثبوت اور دلالت قطعی ہو مثلاً نصوص متواتر محکمہ۔

دوم — وہ دلیل جس کا ثبوت قطعی اور دلالت ظنی ہو مثلاً تاویل کردہ آیتیں،

سوم — وہ دلیل جس کا ثبوت ظنی اور دلالت قطعی ہو مثلاً وہ حدیثیں جن کے مفہوم قطعی ہیں۔

چہارم وہ دلیل جس کا ثبوت ظنی اور دلالت بھی ظنی ہو مثلاً وہ احادیث جن کے مفہوم ظنی ہیں۔

پہلی دلیل سے فرض وحرام، دوسری و تیسری دلیل سے وجوب و کراہت تحریمی اور چوتھی دلیل سے سنت و استحباب اور کراہت تنزیہی ثابت ہوتی ہے تاکہ حکم کا ثبوت دلیل کے موافق ہو۔

تو یہ ہے آپ کے مطلوبہ سوال کا جواب اُن عالم دین کو بتا دینا۔

دوسرے سوال کا جواب دیکھیے

وہ حدیث یہ ہے جو مولانا چشتی صاحب نے پوچھی ہے

مَنْ وُّلِدَ لَهٗ مَوْلُوْدٌ ذَكَرٌ فَسَمَّا مُحَمَّدًا اُحُبَّالِیْ وَتَبَرُّكًا بِاِسْمِیْ كَانَ هُوَ وَمَوْلُوْدُهٗ فِی الْجَنَّةِ (کنزل العمال بیروت ج۱۶ ص ۱۷۵ حدیث نمبر ۴۵۲۱۵)

ھذا ما عندی واللہ اعلم واحکم بالصواب

محمد عبد الغفور الوری غفرلہٗ
مہتمم جامعہ مجدّدیہ فیّاض العلوم
غلہ منڈی رائے ونڈ لاہور پاکستان

سوال

حضرت قبلہ مفتی علامہ محمد عبد الغفور الوری صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت فقہاء کے ہاں کتاب الفرائض میں مسئلہ منبریہ بڑا مشہور ہے تو اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟ اور یہ مسئلہ منبریہ کیا ہے؟ وضاحت فرما کر مشکور فرمائیں۔ نوازش

السائل سید محمد امین شاہ (خطیب اعظم) تُنس پورہ لاہور

الجواب و ھو الموفق للصواب

مکرمی مولانا سید محمد امین شاہ صاحب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس مسئلہ کو مسئلہ منبریہ اس لئے کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے تو آپ سے یہ مسئلہ دورانِ خطبہ پوچھا گیا کہ ایک شخص مر گیا اور پیچھے ماں باپ، بیوی اور دو بیٹیاں چھوڑ گیا اب اُس کا ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا آپ نے دورانِ خطبہ منبر پر ہی فی البدیہہ جواب دیا اور فرمایا کہ بیوی کا ثمن نواں حصہ ہوگا یعنی ستائیس (۲۷) کا نواں حصہ تین ہے وہ اس کو ملے گا۔

تو اصل صورت یہ ہے کہ دارمی شریف ج ۲ ص ۳۰۲ پر ایک حدیث ہے کہ عَالَتِ الْفَرِیْضَۃُ یعنی فرائض میں عول ہوگیا (یعنی سہام کے عدد بڑھ گئے)

مثلاً کوئی مرگیا اس نے دو بیٹیاں چھوڑیں اور ماں باپ بیوی تو بیٹیوں کو دوثلث ماں باپ کو دو سُدس اور بیوی کو ثمن ملنا ہے سب ملا کر نو حصے ہو گئے تو ایک ثمن زائد ہوا۔ تو اصل مسئلہ ۲۴ سے ہے لیکن عول ہو کر ۲۷ کرنا ہوں گے اب تقسیم یوں ہو گی مسئلہ ۲۴ وتعول ۲۷

المیت مسئلہ ۲۴ وتعول ۲۷

بنت	بنت	اب	ام	زوجہ
۸	۸	۴	۴	۳

ھذا ما عندی واللہ اعلم واحکم بالصواب

محمد عبد الغفور الوری غفرلہٗ
مہتمم جامعہ مجدّدیہ فیّاضُ العلوم
غلہ منڈی رائے ونڈ لاہور پاکستان

بارگاہِ خداوندی میں عاجزانہ دعاء

اے اللہ میری اس حقیر سی خدمتِ دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرفِ قبولیت عطا فرما کر اسے میرے لئے اور میرے تمام معاونین و محبین کیلئے بطفیل حبیبہٖ صلی اللہ علیہ وسلم فلاحِ دارین کا ذریعہ بنا دے

اٰمِیْنْ بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ﷺ

وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

جامعہ مجددیہ فیاض العلوم

غلہ منڈی رائیونڈ

جامعہ فیاض العلوم اہلسنت وجماعت کی مرکزی درسگاہ ہے

جس میں

قرآن پاک حفظ وناظرہ، قرأت وتجوید کے ساتھ ساتھ مکمل درسِ نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے۔

جامعہ میں شعبہ جامعۃ الطالبات بھی قائم ہے جس میں طالبات کو حفظ قرآن وقراءت و تجوید، عالمہ فاضلہ کورس، درس نظامی، فاضل عربی، اے۔ٹی۔سی کورس بھی پڑھایا جاتا ہے۔

جامعہ میں بیرونی طلبہ وطالبات کی رہائش، خوراک، لباس، صابن وغیرہ کا بہترین انتظام ہے مخیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر سعادتِ دارین حاصل کریں

ترسیل زر

محمد عبد الغفور الرازی بانی ومہتمم جامعہ فیاض العلوم غلہ منڈی رائیونڈ لاہور

042-35390243, 0300-4857229, 0300-4256623